

اللا الی ولیا، اللہ لا خوف علیہم ولا هم یحزنون

المنہ کثرین آوان میمنت قرآن کتاب مستطاب حالات حضرت قطب المذہب و خلفاء امداد مسئلے بہ

# تذکرہ ائمہ

(فی احوال خلفاء حضرت)

## سید علی دین

من تالیف شریف مجمع الحنات نفع البرکات و حذر من لم یسید محمد امیر حسن ی حسن بایزید مولانا سید محمد حسن صاحب

در مطبع قیومی واقع کان پور طبع





سلسلہ مدارِیہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح  
سلسلہ عالیہ مدارِیہ سے متعلق کتابیں  
سلسلہ مدارِیہ کے علماء کے مضامین تحریرات  
سلسلہ مدارِیہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائٹ پر جائیے

[www.MadaariMedia.com](http://www.MadaariMedia.com)

 @MadaariMedia

 @MadaariMedia

 @MadaariMedia

 @MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari



## رسالہ ہذا از کتب ذیل انتخاب و تہیہ و تدوین شد

ملفوظات حضرت سید ابو محمد ارغونؒ۔ و ملفوظات حضرت سید ابوتراب فنصورؒ۔  
 و مکتوبات حضرت قاضی مطہرؒ مکتوبات قاضی حمید الدین ناگوریؒ۔ و لطائف اشرفی  
 و گنج ارشدی۔ و آئین اکبری و بحر المعانی و ثمرات القدس۔ و ملفوظات حضرت شاہ مدار صبا  
 و مکتوبات مدار می۔ و رسالہ حالیہ مصنفہ حضرت قاضی محمودؒ و مکتوبات میرا شریف  
 جہانگیر سمنانیؒ و رسالہ مولوی عبدالباسط قنوجیؒ۔ و ملفوظات شیخ عین الدینؒ۔  
 و مکتوبات مولانا فخر الدین صوفیؒ۔ و در المعانی و مکتوبات حضرت شیخ ابوالنصیر مکی۔  
 و بحر المعارف و مکتوبات شاہ ابو علی مدنی۔ و مخزن الاسرار۔ و نور الاحیاء فی  
 مناقب قطب المدار۔ و شوارق الولاہیت مصنفہ ملا وجیدی النجدیؒ و خزینۃ الابرار  
 مصنفہ حضرت قاضی مسعود شبانیؒ۔ و نور الہدایت گلزار اوتاد۔ و سراج الہدایت  
 مکتوبات حضرت مولانا ظہور الاسلام کنز الحقیقۃ۔ و مدارج الولاہیت و خلاصۃ المداریہ۔  
 و عمدۃ المطالب فی ذکر اولاد اہل طالب۔ و اقتباس الالوار و غمیدہ و غمیدہ۔

محمد امیر حسن مدار می الفنصوری۔ ڈاک خانہ مکن پور ضلع کانپور



# فہرست مضامین کتاب تذکرۃ المتقین

صفحہ	نام بزرگ	صفحہ	نام بزرگ
۲	دیباچہ	۸۹	ذکر شوق علی شاہ
۳	تحقیقات لفظ سلسلہ از اصطلاح صوفیہ	۹۰	ذکر سید شاہ مسکین مہمان
۱۰	مکتوب در تعلیم طریقت	۹۰	ذکر شاہ غلام علی
۱۳	ذکر حاجی اماد اللہ صاحب صاحب مہاجرہ و در ترویج قلندر ملتنگ	۹۱	ذکر شاہ عبداللطیف
۱۴	در بیان شہر مدائن کہ اینطالقا یکدیگر مگر مہاجرہ ملکا گویند	۹۱	ذکر سید شاہ غریب اللہ متولی آستانہ
۱۹	از اصطلاح صوفیہ	۹۳	فجرہ جدیدہ منظومہ حضرت قطب المدار تاملان اولیٰ خدا
۲۳	در بیان معنی لفظ قلندر ملتنگ از اصطلاح صوفیہ	۹۴	ذکر حضرت خواجہ منصور رحمۃ اللہ علیہ
۲۳	در ذکر مراتب اولیاء اللہ	۱۰۰	ذکر خواجہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ
۲۵	در ذکر اویسیت و طوارق حضرت قطب المدار	۱۰۱	ذکر خواجہ پیر محمد کریم
۲۶	در تشریح لفظی بہ جا آورده قرا و معانی دیگر مضامین حقون	۱۰۲	ذکر حضرت خواجہ سید خان محمد
۳۲	در اشادات حضرت حسین الدین چشتی رحمہ	۱۰۲	ذکر خواجہ بہمن
۳۳	در اشادات حضرت شاہ شرف الدین بہاری رحمہ	۱۰۳	ذکر خواجہ سید محمد دوار
۳۸	از اشادات شاہ چاقلندر رحمہ و غیرہ	۱۰۳	ذکر خواجہ سید حاجی خرم
۴۳	ذکر حضرت قطب المدار رحمہ	۱۰۴	ذکر خواجہ فتح اللہ متولی
۴۴	ذکر ولادت و سوانح عمری حضرت قطب المدار	۱۰۵	ذکر خواجہ سید عبدالحکیم
۴۶	ذکر حضرت صدر الدین محمد رحمہ	۱۰۶	ذکر خواجہ عبدالرحمان
۴۸	ذکر حضرت شیخ محمد لاہوری	۱۰۷	ذکر خواجہ فتح محمد
۴۹	ذکر حضرت شیخ فولاد رحمہ	۱۰۸	ذکر خواجہ عبدالکریم
۵۰	ذکر حضرت شیخ بہکاری و شیخ الیاس رحمہ	۱۰۸	ذکر سید شاہ آخون
۵۱	ذکر حضرت سید صدر جہان	۱۰۹	ذکر شاہ امام الدین
۵۵	مکتوب شریف حضرت قطب المدار و شرح	۱۰۹	ذکر سید شاہ فضل مدار
۶۵	ذکر حضرت سید ابو محمد ارغون رحمہ	۱۱۰	ذکر حضرت دادا شیرین
۶۶	فجرہ اولیہ مدار	۱۱۱	ذکر حضرت مولانا ابوسعید
۶۸	فجرہ طوقریہ مدار	۱۱۱	ذکر حضرت مولوی سید محمد باہ
۶۹	ذکر حضرت شاہ پیاسے میان رحمہ	۱۱۲	ذکر حضرت ابو الفتح بانگی
۷۰	ذکر حضرت مولانا عبدالجلیل رحمہ	۱۱۲	ذکر حضرت سید شاہ عبدالحمید سید شاہ غلام حمزہ
۷۱	ذکر حضرت مولوی نجم الدین	۱۱۳	ذکر سید شاہ حافظ محمد بخش
۷۳	ذکر حضرت شاہ اسچے میان رحمہ	۱۱۴	ذکر حضرت خواجہ طیفور رحمہ
۷۵	ذکر مولانا محمد حسن	۱۱۶	ذکر حضرت قاضی مظہر رحمہ نقشہ در گاہ
۸۱	ذکر جامع اوراق خدا	۱۱۸	ذکر حضرت قاضی حمید الدین
۸۲	ذکر مولوی مظہر الحق مرحوم	۱۱۸	ذکر حضرت سید شاہ راجی
۸۵	ذکر حکیم محمد مختار	۱۱۹	ذکر حضرت سید شاہ عبدالغفور
۸۶	ذکر مولانا روح الامین و مولوی روح الاعظم	۱۲۰	ذکر حضرت امام نوروز
۸۷	ذکر سید شاہ کامل دریاری	۱۲۱	ذکر عاشقان سوختہ شاہی
۸۸	ذکر حضرت سید محمد مراد	۱۲۱	ذکر عاشقان کربستہ
۸۸	ذکر نظر علی شاہ قادمات الارغونی	۱۲۲	ذکر عاشقان نعل شہ بازی و عاشقان بابا گوپالی



نمبر صفحه	نام بزرگ	نمبر صفحه	نام بزرگ
۱۲۳	ذکر عاشقان کهنه شاهی	۱۹۱	شجره داریه مولانا شاه ضیاء اللہ
۱۲۴	ذکر عاشقان کمال نادری	۱۹۲	شجره حکیم سید قربان حسین اکبر آبادی
۱۲۵	ذکر عاشقان کرم شاهی	۱۹۳	شجره صاحبان داریه
۱۲۶	نقشہ درگاہ بابا صاحب	۱۹۴	شجره مولانا سلامت اللہ وغیرہ وغیرہ
۱۲۷	ذکر حضرت میران حاجی لاغرست	۱۹۵	شجره صاحبان چورہ
۱۲۸	ذکر حاجی ماری شاہ کمر بستہ	۱۹۶	شجره سید اسماعیل کالپوی
۱۲۹	ذکر حضرت قادر علی شاہ شطار	۱۹۷	شجره شاہ بشیر احمد آبادی
۱۳۰	ذکر حضرت سید شاہ چاند	۱۹۸	نقل خلافت نامہ دولیت نامہ مہدی علی شاہ بجر موی
۱۳۱	ذکر حضرت قربان علی شاہ	۱۹۹	شجره شاہ علی بی بجر موی
۱۳۲	ذکر حضرت ولایت علی شاہ	۲۰۰	نقل انتخاب خلافت نامہ دولیت نامہ حافظ بابا کے رحم
۱۳۳	ذکر سید حیدر علی شاہ	۲۰۱	شجره مولوی محمد حسین الدیادی
۱۳۴	ذکر حضرت سید جمال الدین بہاری	۲۰۲	شجره مولوی احمد حسن کالجوری
۱۳۵	نقشہ درگاہ سید جمال الدین	۲۰۳	شجره مولوی عبدالسلام مسوی وغیرہ وغیرہ
۱۳۶	ذکر حضرت شاہ فخر الدین جمشید	۲۰۴	شجره شاہ عبدالرزاق گورکھپوری
۱۳۷	ذکر حضرت بابا بمان درہانی	۲۰۵	شجره محمد خیر شاہ پبلی بہتی
۱۳۸	ذکر حضرت شیخ کرم اللہ	۲۰۶	شجره صاحبان صفی پوری
۱۳۹	شجره شاہ محمد خریف نادری	۲۰۷	شجره حضرت مجدد رح
۱۴۰	شجره فضل محمد شاہ دیوانگان	۲۰۸	شجره مولانا فضل رحمان مراد آبادی
۱۴۱	شجره حضرت شیخ ارشد محمد	۲۰۹	شجره جاح الطریق
۱۴۲	ذکر حضرت گنگن دیوان بہاری و قدوم شریعت الدین	۲۱۰	ذکر سلطنت شاہان شرقی جو پوری
۱۴۳	ذکر حضرت قاضی محمود کنتوری	۲۱۱	حالات تاریخی روئے قطب المدارس و نقشہ خانقاہ
۱۴۴	ذکر حضرت ابوالحسن عرف منہی مدار	۲۱۲	تاریخ تعمیر مسجد عالمگیری
۱۴۵	ذکر شاہ عطاء اللہ	۲۱۳	شجره شاہان اسلام از ابتدا و سہ
۱۴۶	ذکر حضرت غلام بدیع الدین	۲۱۴	فرمان اسلام شاہ
۱۴۷	ذکر حضرت محمد رشید	۲۱۵	ذکر بہا لون شاہ
۱۴۸	ذکر حضرت سید احمد علی	۲۱۶	فرمان اکبر شاہ
۱۴۹	ذکر حضرت شیخ حسن	۲۱۷	فرمان اکبر شاہ
۱۵۰	ذکر حضرت شیخ محمود	۲۱۸	فرمان و نیت بیگم
۱۵۱	شجره شاہ ذکی الدین مانک پوری	۲۱۹	فرمان ولیہ بیگم
۱۵۲	شجره شاہ امیر مہدی عطا سلونی	۲۲۰	فرمان عالمگیری قادی
۱۵۳	ذکر حضرت مولانا حسام الدین سلامتی	۲۲۱	فرمان احمد شاہ بہادر
۱۵۴	ذکر حضرت مولانا وجیہ الدین بکراتی	۲۲۲	فرمان نواب محمد خان بہادر
۱۵۵	شجره حافظ علی النور قلندر کاکوروی	۲۲۳	فرمان محمد احمد خان بہادر
۱۵۶	شجره حضرت عبدالقدوس قلندر جو پوری	۲۲۴	پروانہ قیاب اسد خان
۱۵۷	حضرت شیخ شاہ محیا قلندر	۲۲۵	پروانہ قاضی عبداللہ
۱۵۸	ذکر حضرت قطب الدین مینا دل قلندر	۲۲۶	چھٹی صاحبان صدر پورہ
۱۵۹	شجره حضرت غوث گوالیاری	۲۲۷	چھٹی صاحبان صدر پورہ
۱۶۰	شجره شیخ عیسیٰ فقیر حدت گوباموی	۲۲۸	دستور العمل خانقاہ شریعت
	شجره شاہ امین الدین بہاری	۲۲۹	این فہرست متن است۔ برعکس مضامین از ملا علی
		۲۳۰	دار۔ درین حقیر کئی میل نیست



مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

الْمُتَكِّرُونَ وَالْمُتَكِّرِينَ كِتَابٌ فِي حَالَاتِ حَضْرَتِ قُطْبِ الْمَدَارِ وَخَلْقِ ارْتِجَاسِ مَسْمُومِي بِهِ

تذکرہ اہل بیت  
فی احوال علما و حضرات  
شیخ الاسلام

مَنْ لَيْفَ تَرْفَعُ بِحَقِّهِ السَّمْعُ الْبَرَكَاتِ اَوْ تَنْزِلُ فِي حَقِّهِ حُرُوفُ الْمَدَامِ مَوْلَانَا سَيِّدُ مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْبُحُورِ

مَطْبَعَةُ مَدِينَةِ طَبَاتُ الْيَوْمِ







اما بعد راقم الحروف بحسب زحمه الفقير الحقير من محمد امیر حسن مداری انصوری غفر الله  
 ذنوبه و سیرت عیوبه این جامع علوم معرفت و حقیقت عمده اشاعه بین اسوه المتوکلین مقبول بارگاه  
 بچون و بچگون سید شاه آتون طالب الله شرافه و محل لجنه مشواه متوطن قصبه دارالنور حضرت ملکینور  
 حرسانندین الذنوب الشروع عرض میباید که در اوایل حال زمانه طالب علمی این بشرت ملازمت  
 والد مرحوم بسر شد و چند روزی در مکتب فقیه عام مجریه درگاه والایاه واقع قصبه معروف لتفاقی افتاد و باز یاد  
 سخت بر میآید از جناب مستطاب استادنا اعظم مطاعنا انعم مقبول بارگاه کریم سید شاه <sup>فضل عظیم</sup> علیهم  
 سفوری نور الله مرقد که تعریف و توصیف و الاصفافش از تحریر و تقریر بیرون در کمال علم و عمل  
 یکتا و یگانه بود و مدت اندر در ریاضت و شقت بسر فرمود و اوقات مبارک بجز طاعت عبادت  
 صرف نه نموده از علوم و نباتات این یکدیگر خوان مکتب نادانی حرفی چند از آنجناب تحصیل نمود و در  
 سبب حال برآمد که از فیض محبتش و کمال توجهش شمره از مشغل و اشغال ذکر و ذکر کار خاندان عالیه مدرب  
 زاد با الله شرفا و عظیما که بطریقه اینقه مشایخ این خانواده ناقد است حال نمودم و دست است  
 بشیخ امشایخ قبله ارباب تحقیق کعبه صحابه تقی مقرب جناب الممن سید شاه آتون المعروف بشاه  
**احسن میال** ادام الله فیوض برکاتهم که برادر بکلان حضرت استادی مرحوم مقصود اند  
 و آدم و شجر و غیر آن طریقت بر گرفته و نیز آنچه که جناب فیض مآب والد ماجد مرحوم را طریقی از مشایخ  
 این خانواده فاخره حاصل شده بود منتخردم یا غفور الرحیم خاتمه من جمیع مسلمانان بخیر گرداناد  
 بحرمت النون و الصاد و روزی اعز اسعد من مولوی سید محمد حسن مطلق الله عمره و زاد الله  
 قدره نسبت آنجناب لات حضرت مرکز و اثره ولایت مرجع اصحاب هدایت نوپاوه گلستان

است تکرار این بار  
 و این دولت بکبر و عبادت  
 فضل الله و فیض حق  
 والله ذو الفضل العظیم  
 فضل خاست میباید  
 بر اینجا و بر حال حضرت  
 شاه و شایخ که بار بود  
 و این خانواده طایفه است  
 از وی بظهور آمده و ادب  
 از آن گویند که چون ادب  
 قری فنان جمالات صیانی  
 حضرت رسول عالم بودند  
 با علم و دینی از دست ایشان  
 بسیار از جهت نزول بانی  
 احسان چه اکل و شرب بود  
 و با خوار نفس را

دست راست بچون  
 فخر و کرامت  
 از آن لاری  
 در کمال  
 از آن لاری  
 از آن لاری  
 از آن لاری  
 از آن لاری



دیار کربلا و اربابا  
 مشکلات فوری  
 آردی و حل  
 بخت امان  
 زینت ام  
 آردم کربلا  
 غلام و امان  
 باریک و خان  
 مالی و کربلا  
 باریک و خان  
 مالی و کربلا  
 باریک و خان  
 مالی و کربلا

رسول الشکلیں شمع شبستان جناب نین امام المتقین سلطان العاقبین وارث الانبیاء والمرسلین سید  
سید بدیع الدین قطب القطب قطب المذاق قدس سرہ وخلقنا ما دارو الا بتائید اصراری بلیغ  
رسانید و در بارہ منتخب ہذا عزیز سلیمہ سرت استیداد بدہم بزدنا چار از کتب تنوایح عربیہ و فارسیہ و  
ملفوظات و مکتوبات پیشوایان دین متین حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالات بہم رسانیدہ  
برخی اناں نقل برداشتم و این اوراق را حصہ اول تصور نموده برپا زودہ فصل مرتب ساختم و موصوم بہ  
تذکرۃ المتقین نمودم کہ بعالم سبب یادگار سے باقی ماند توقع از ناظرین آنست کہ ہر تجاردر ربط  
عبارت و یا محاورہ خلمے یا زلمے کہ لازمہ بشریت است راہ یافتہ باشد باینذ نظر عطف باصلی گویند  
و اگر تو آمدہ پوشند و اللہ سبحانہ بتوفیق آید منان فصل اول در تشریح معنی لفظ سلسلہ بہر دو وجہ  
از لغت و اصطلاح صوفیہ فصل دوم در بیان معنی لفظ قلند رو ملنگ فصل سوم در تشریح  
لفظ گروہ خادمان - و عاشقان و دیوانگان طالبان فصل چہارم در ذکر حضرت قطب المذاق  
فصل پنجم در ذکر مشائخ خادمان لفظ صوفیہ فصل ششم در ذکر مشائخ خادمان القصوری فصل  
ہفتم در ذکر مشائخ خادمان الطیفوری فصل ہشتم در ذکر مشائخ عاشقان فصل نهم در ذکر مشائخ  
دیوانگان فصل دہم در ذکر مشائخ طالبان فصل یازدہم در ذکر مشائخ حسامی فصل دوازدہم  
در ذکر مشائخ اجمالی فصل سیم در ذکر شاہان داماد و مرتقا در گاہ فصل چہارم در بیان  
معانی راضی بکنیور و غیرہ و نقل فرامین شاہان اسلام فصل پانزدہم در آئین خانقاہ  
فصل اول در تشریح معنی لفظ سلسلہ کہ آن مبنی بر دو وجہ است از لغت و اصطلاح  
صوفیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

شکلات خود  
 بیار کرکات او اند که در ده  
 درم حکم خد از بندگی او بخوان  
 از دیام خلاق در کتب میان  
 واقع گشتی که در شمار بنامی  
 هزاران بنام در دست بنامی  
 اگر چه بنامی که حکم بنامی  
 دارد و اما قاسم بنامی  
 بنامی که در دست بنامی

چو که از تو دانات شمرش  
در سلوت و غلت  
لست مع الله وقت  
محروم بود از توبه و عین  
نیاید اگر دانات معین جانجو  
و قیام یک پاس روز ربانی  
بجست حل تنواری رایب  
بست و عفا بدو در حق و فانی  
زشتی عاقلان و نادانان

نہیں دیکھا بد و حق و  
نہیں دیکھا فادہ بکوبی  
دوست زوال باز  
و جہم بے نیکیوت  
خاص بکری شغل  
گشتے بد نماز عصر  
غریب ادا نمودہ  
باز نری گشتے  
وہ جا کہ شریف  
شریف از انے  
دراختی این مہم



عجل نقل است حضرت شاه محمد از اولاد

سید حضرت محمد بن علی

مخدوم حاج محمد

قداسة خلیفه

حضرت محمد بن علی

جانیان سید

جلال خلیفه

در دفع راجع

بعضاً از باب بصارت مخفی و محجب مبادا ز که قاید ارات ازلی رلقه توفیق و در رقبه دل انداخته براه قوم  
و صراط مستقیم محبت خویش می کشد دست ارا... و در میان باو بیان دین محمدی و سالکان مسلک احمدی  
راه شناسان منیع صلاح و سداد و مرشدان کامل الهام شده خلقی پیدا میکنند و خود را در زمره غلامان اود  
گیش و در میان عقیدت اندیش در آید ایشان... و آنکه بخواص عقیدت و صفای طبیعت از  
اودشان آه جویند و خود را بدست شان بیع می سازند آخرت و سوس... خلعت بیعت و خلافت ممتاز میشوند  
و صاحب سلسله میگویند و سلسله در لغت بکسر بر دین یعنی زنجیر آهن و طلا و نقره و غیره و نام کتا  
از منتخب و مجازا میگویند و اولاد و قرابت و اصطلاحاً بمعنی ترتیب اسمی پیران طرفیت تا با اسم  
یکی از ناموران اهل ارشاد و اربکه آریان صدر هدایت و رشاد و اتمی پس طریقی تعلیم و تدریس به تدریان  
مد و سه جهد و طلب و ذله ربایان مانده هدایت و ادب در خانواد با سه حقارت و الا صفات یعنی فرو  
اولیا سه ربانی محبوبان سبحانی قدس سر اسراریم آجین در هر خاندان و الا شان بطرز جدا گانه مرج  
و معمول است که کلمه طیبه لا اله الا الله محمد رسول الله بطرق مختلفه با اسم ذات یا اسمای  
صفات باری تعالی حسب تعلیم مشایخ سلف طالب راهی آموزانند و از کثرت ریاضات و بسیاری  
مجاهدات تزکیه نفس و تصفیه قلب او میفرمایند تا به اتمایه اخلاق محمود و رعیت و هانیده و از اخلاق  
مذموم متنفر ساخته پاک و بر میفرمایند حتی که به تکلف از جوارح و اعضای ریسه شان فعال قبیحه و زوره  
اعمال لطیفه سرزد میشود و از ورزش ریاضات و عبادات شاقه نفس باره خود بخود طبع و تقوا میشود و بکلیه  
ارادت کاسب و آید و صفات ملکوتی که در خزانة وجودش و ولایت امانت نهاده اند بر صفات جسمی و حی غالب  
آید زیرا که حق سبحانه تعالی در وی ماده اطاعت نهاده و بصیحت پذیر و تفریر گیر خلق فرموده است قاعده است

در دفع راجع راجع  
از جنگانی داخل من  
در هر دو زبان محبت  
مصلحتی و اولاد و دیگر  
هم سوس و خود را از ان  
نویسند که در نواحی  
منج که آباد کرده اند

است بهت سال  
شش ماه و چهار روز و امانت  
در زید و جوانان از عالم  
بجای لغات احوال از خود  
و فی این حادثه در شب  
چهارشنبه تاریک و تاریک  
ششم جمادی الاول سنه  
بیماری بود و آنحضرت درین  
حالت جلوس

عجل نقل است حضرت شاه محمد از اولاد  
سید حضرت محمد بن علی  
مخدوم حاج محمد  
قداسة خلیفه  
حضرت محمد بن علی  
جانیان سید  
جلال خلیفه  
در دفع راجع



و بعد از این که از این دنیا بگذری و در آنجا که می خواهی  
 از این دنیا بگذری و در آنجا که می خواهی

و بعد از این که از این دنیا بگذری و در آنجا که می خواهی  
 از این دنیا بگذری و در آنجا که می خواهی

که من احب شيئا فاكثرا كرهه از كثرت ذكركت و شوق جانا باری تعالی در قلب ذاکر جاگزین  
 میگردد و فرغ خاطر و سکین دل رو نماید و معیت قرب حاکم و مای آید و آن حالت حاضره پدید آید و کفایتی  
 بنظر آید که تعلقات بمایه و توهمات و شبه فانیه منبسط شود و همواره دوست در شپانش جلوه گری بنماید و خودی  
 و خویشین داری را فراموش کرده جز توحید در نظر نگذارد و بیجان اله تعالی شانه ذوق وصال محبوب حقیقی  
 حلاوتی دارد که طالب لذات عالم محضات نیست بر دارد و در محرابی الا اتمای توحید بی خویشین بگذرد  
 و از کسی سر و کاری ندارد اکثر عاشقان دیوانگان و طالبان خادمان آسان عالی متعالی دیوانه و مجرور  
 ملنگ میگویند ایشان را راز و دان مست هست مینامند یعنی باز جبر عه باوه پیش ربای اندامی کس نیست بزرگتر  
 مست اند و در جوش و از نشه نعم نای نوای قافله ای در خروش کفج فریاد کای مستانه مست باده مستی  
 توحید و دیوانه حال حسن حمید ملنگ در ره دین پیچ دم مکن ضایع و حیات عمر توبه و مهاد  
 خواهد بود و در خلاصه المدا ریه آورده است المدا د هو القرائن لکل بداند که در عروج  
 و نزول دم مست اگر دم نباشد هر چه هست او هم نباشد دم بجبری مست که همه عالم عرق دست ظاهر  
 و باطن از عالم دم مست پس همین دم مدار عالم است و الله اعلم بالصواب فی الحقیقه  
 دم مدار حیا انسانست بی و دم خیر ذات بیان است و چنانچه مولوی معنوی رحمه الله علیه در می  
 در نظر سفته و در قلمنوی گفته

هر نفس بهر سیاهی مست نیست	گر نداری پالو از بل نیست	قیمت یک دم جهانی گرده
نسبت مکن کز اجل یک دم ره	این چنین اغاس خوش ضایع مکن	تغفلت اندر شهر جان ضایع مکن
پس حسابوا انفسکم قبل ان تحاسبوا در ره او می تراش می تراش بم تا دم آخری		

و بعد از این که از این دنیا بگذری و در آنجا که می خواهی  
 از این دنیا بگذری و در آنجا که می خواهی

و بعد از این که از این دنیا بگذری و در آنجا که می خواهی  
 از این دنیا بگذری و در آنجا که می خواهی



غافل مباش بزگامی بطرز دیگری نمرایند و ساقی شراب شوق بنوشاتند و میگویند سه می  
صرف و حدت بر آنکس رسیده که خون جگر خود بهر دم چشید بزهر نوردان مر حل معرفت باوید  
پایان منازل تحقیقت سفر درون و خلوت و درین میفرمایند و آن سخی بکار برند که خود را بمنزل مقصود  
میرسانند و غرض که صفای دلان صفوت پیرو درو شتضمین و الا شکوه بر آید بر آوردن یقین  
کجه غفلت و عیالیان و زخمی گشتگان منازل بیابان گناهان آن توجیه فرمایند که بکناره نجات  
و اهدا میسر سازند بجهت فیض اثر ایشان اثری دارد که طالع را اصل بپس سازد و دل طالب را زما سوی اله  
می برد از دایره شیخ کمال صد بامریان صادق از تاریکی دل و ظلمات جهالت برآمده بر روشنی ایمان  
و یقین رسیده و فل زمره اول گذشته اند و نور همون طریق در عالم جاریست و ساری عجیب کارخانه  
قدت الهی است استگشان استار اسرار محرمیت ثبت کردگار جز مقبولان ازلی غیر را دشوار و محرمان  
حقایق اسرار احدی و دو امتحان غوامض سراسر مدی علی قدر مراتب بمناسبت مغز و ممتازی بعد  
دیگری منحصی سرافراز رفعت منزلت و علو مرتبت هر قدر هرگز از انجذاب عزاسمه محبت شده همون  
قدروی را کاری نهدنی تفویض گشته چنانچه نظام بهر دو عالم ذات و الادجات مدار العالین حق جل  
زیر فلان مسامحه و مدار کار و جودات ایشان تواند داد و محبوب ساخت عالم کمالی خفاقی می نویسد

شایسته که کمال اسم عظم با دوست  
در هند ظهور کرد بر نام مدار

نقش آدم نایب خاتم با دوست  
یعنی که مدار کار عالم با دوست

وصاحب مخبر الوائين ودمه

آئینہ قطب المذاہر عالم بود	پادشاہ ممالک دم بود
----------------------------	---------------------

در آن روز که با او بود  
 همه اندام خاک آلوده  
 از کوه بیرون آمدند  
 کردان و معتمدان  
 بویان و یوسف و دیگران  
 نیز آمدند و هر یک از  
 آن روز در خانه ماندند  
 از دهه است

است ارم بنانه ارم دهر است ارم و نزل بود است به انکه در می مسدود الحکام القواد علی المصارف و در ده است







عاقلان که در دماغ اقلان کهن نوحه شباهتی دارند که از اوشان بی نفی نبرد دارند و مبتلای را انگانی دنیای  
خسیر این گوهر بی بهای لطیف نفس را ملت بسا از ندولی سود و مای و رونی و هر دنی را  
بر باد می نمایند حافظ عبدالرحمن مراد آبادی تخلص حافظ گوید

ای آنکه ز جام خود پرستی مستی	در بند هوای نفس و دنیا هستی
از بهر چه آمدی چه کردی نادان	دل از که بریده با که بنگرستی

بزرگ فرماید

شراب عشق چون خوردن حلاست	دی بی یاد او بودن حرام است
گوش خواص شنید از لب خاموش حباب	و دم نگهدار زین گهری نتوان یافت

و جامی خلیه رحمت به پاس اغاس در با سفته در سلک نظم در سفته در تونج و غیر از روی گلی  
گنجی چنین لطیف بکن را گمان تلفت به پس غافل از احتیاط نفس بکین باش و شاید به نفس  
نفس و پسین بود و نه خدک طاصبا و قانست که به مقدم پیران طریقت باشد و سالک و القانست که  
صراط مستقیم فایزونی بحکیم الله پیش گیر و هر که مسلک شیخ دارد و بی رب گل مقصد در و من  
آمد و ران سلک انسلک و من و خود و دران سلک سلسل نمودن را بی ست راست تیکه  
بهشت عاشقان است نه بل جهان جور و غلمان جنت العارفان بهشت معروف و دوزخ  
شهر برای عام مردمان نه ایشان را تمنای بهشت معروف و نه بر شیخ و فرخ مشهور حضرت طایفه  
میفرمایند که شست کشتان فرخ اشامان گاه آمد الله الله نه میم و فرخ و نه رجای بهشت بهشت  
ایشان وصال محبوب فرخ اینان فراق مطلوب چه را از دنیا بهر تکه داند و که نه حضرت مدوح

در ۱۱۵۳

دانشمند و صاحب نظر  
خواجگان و کاتبان  
روایتین حباب  
بین الدین شامی  
و امام محمد باقر  
و صدیق اکبر علی  
حضرت ربات نباه  
علیه الصلاه و السلام  
میرزا و کشف اسرار  
و شرف و بزرگوار  
اوراک سعادت متوجه

عالمی و دانش در رجال  
با کمال او نورانی زبان  
بود که با طایفه است  
بجده و آمدی ازین  
باخت بهر کس و کس  
بصورت فرزند  
روزیار عام با کس  
اخوانه غلامی نقاب از

مکان بزرگوار  
السلامه از کاتبان  
افسوس  
دانا و در کار











بسم الله الرحمن الرحيم  
 الحمد لله رب العالمين  
 اللهم صل على محمد و آل محمد  
 و عجل فرجهم و اجمعهم  
 ۱۲

از امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه از سر و عالم صلی الله علیه و آله سلم استی چونکه خطاب قلند حضرت عبد الله  
 علیه و آله و آله و سلم استی از آنکه بایست از آنکه بایست از ایشان است باین لقب معروف است  
 باین معنی وجه در خاندان عالی که قلند مشرب بشوند ایشان طائفه اند که از کمال فنا نهایت تعلق  
 در تجربه و تضرع اوقات عزیز را سر میفرمایند و گروهی اند که محض اند و متاهل نمی شوند و بلفظ ملنگ  
 و قلند مشهور اند و از خوش و بگانه و از تعلقات زنا سر و کاری ندارند و گاهی گرد آرایش ظاهری نمیشوند  
 جز سوز و دوی و بیابانی و بیوشی کاری ندارند و در تخریب سومات و عادات می کوشند و از ایشان  
 گروهی اند که در رعایت معنی خلاص و محافظت قاعده و عقد و اختصاص غایت همه مندول دارند و در  
 انحصاری طاعات و کتم خیرات از نظر خلق مبالغه واجب اند تا آنکه هیچ دقیقه از اعمال صالحه عمل نکنند  
 و تسکین جمیع فرائض و توکل از لوازم شمارند و مشرب ایشان در کل اوقات بحقیق معنی خلاص و دولت  
 شان در تفرود و تفرق با اعمال افعال ایشان و بمعنی عاصی از ظهور نیست پر خرد بود ایشان از  
 ظهور طاعت که مظنه ریاست خد کند تا قاعده خلاص خلل نه پذیرد و از احسان علامت است که نجفی  
 خیر و بظهور شریعی بطوریکه نماید و آنچه نماید باشد اندرون شوا شتاب از بیرون بیگانه اند این  
 زیباروش کم می بود اند جهان پس ایشان ابتدا از برفرق طالب مفرغ استر میزند بعد از آن در  
 موبای وی بجای عطو و رغن گل گستر می مالند و زلف غیرت سبب خاک می اندازند و از کلفت شانه  
 کشتی بخند و میدارند و بر اندام وی خاکستر میمالند و فرو رتی یعنی وقتیکه ایشان شغل بیدار میکنند  
 و مامورسات بیرون آمدن میخواهد چرا که گذرگاهش از همه جامد و شود پس علامت این است  
 که بر اندامش شخصی دیگر خاک نمالد تا مجری کشاده نشود و خللی بفرایند پس کسیکه ایشان را از بیگانه است

بسم الله الرحمن الرحيم  
 الحمد لله رب العالمين  
 اللهم صل على محمد و آل محمد  
 و عجل فرجهم و اجمعهم  
 ۱۲

بسم الله الرحمن الرحيم  
 الحمد لله رب العالمين  
 اللهم صل على محمد و آل محمد  
 و عجل فرجهم و اجمعهم  
 ۱۲















فردین که کار  
نیکو کاریند که  
عدا که درین از  
دافع شوقی  
و ادبیا  
مجتهدین با  
و چون اجماع  
اوکی است  
دانشجویم که  
بلاست و ازین  
بی سحر ۱۸

في الشيخ وهو المدار فليكن بتعصده فيجب الخطاب بلفظ هذا اى انا مستغفر بتفصيل  
مرتبة الفناء في الشيخة على حسب امرهم ويزيد بعضهم فقط الحق بفتح القاف يقول حق الله محمد ملا  
فقد روى اذ وحق الله بمعرفة وحق محمد باطاعته وحق المدار بمتابعته فيجب الخطاب بقوله  
دم هذا بزيادة لفظ الدم المستعمل في الفارسية بمعنى الساعة اى انا مستغفر في كل ساعة ولحظة  
بمحافظة متابعته الشيخ لان الشيخ في قومه كالنبي في امته فتابعته اطاعة رسول  
معرفة المولى فمذا التقرير ظهورك وجه رجحان هذا الاصطلاح الجارى على السنة الفقهاء المدايرية  
على الاصطلاح الجارى على السنة غيرهم من الفقهاء لا مثاله على فارسية كثيرة منها موافقة قوله الله محمد  
على القرين الدنا لقوله تعا وتواصل الصبر لان الراد القله موافقة قوله حق الله محمد ملا بقوله تعا وتواصل

وای یا جامع الخصال بدانکه ملاجمو کاشانی در کتاب مصباح الهدایت فرموده که مراد از تجرید ترک عرفان نبوی  
ست ظاهر و نفی اعراض اخروی است باطناً تفصیل این جمله آنست که مجرّد یعنی کسی بود که بجز  
از دنیا طالب عیش نبود بلکه باعث بران تقرب بحضرت الهی بود و هر که بظاهر غرض دنیا را بگذارد و  
بباطن بران عوَضی در عاقل یا آجل طمع دارد و حقیقت از ان مجرّد نگشته باشد و در معرض معاوضه  
و متاخره بود و همچنین در جمیع طاعات نظر او بر حق ربوبیت بود و منصرف بودیت نه بر عوَضی دیگر و اما  
تفسیر پس نفی اضمات بود و در اعمال نفس خود غلبت از روبرو آن بمطالعه نعمت و منت

هر پادشاه که در این ایام درویش  
هم از روان که جان بسجود کند

منت است حق شمر نه منت خویش  
کاین هم ز آفتاب بود کند

چه هرگاه که توفیق نجر بطاعت را نعمت الهی دانند و فعل و کسب خویش پس بران عوضی توقع ندارند

ملقب به شاه جلال  
نخاویسی جابود  
از دیوبندی مشرب  
طایفه کشنده  
سفر علم و مکر  
از بیابان بیابان  
از اربابان  
معاذیستند  
که نام و ازین  
طایفه کسی را  
نبیند



بلکه وجود خود را غرق منت بنید و صورت تجرید لازم حقیقت تجرید است از هر آنکه اهل است  
 در او اما لازم تفرید نیست چه شاید که با وجود اسباب تفرید محال بود و حقیقت تجرید لازم صورت  
 تجرید نیست چه شاید که با ترک توقع اعراض خود را در کسب مدخل بنید است  
 فصل دوم در بیان معنی لفظ قلند و ملنگ بدانکه صاحب عجمی طراز و ملنگ  
 بوزن ملنگ ای خود و بهوش او سادگی است نه با حسنه چون آتشی میدنگ بدان راوه  
 عشق مست و ملنگ و صاحب بان قاطع می نگار که ملنگ بر وزن ملنگ دم مجرود  
 سر و پا برهنه و بهوش مست الهی را گویند و نهی از تنگیدن هم است و نیز صاحب بان در معنی لفظ  
 قلند مینویسد که قلند بوزن سمند عبارت از ذاتی است که از نقوش و اشکال عادی و آمال  
 بی سعادتی مجرود و با عفا گشته باشد و بجز تریج تری کرده از قیود و کلفات سمی و تفریفات ایمی  
 خلاص یافته و دامن وجود خود را از همه درجیده و از همه مستبدان جان بریده طالب جمال عشق  
 از دایره جلال حق گشته و بدان حضرت رسیده و اگر زده بگویند میلی داشته باشد از ابل غرور است قلند  
 و فرق میان قلند و ملاتی و صوفی آنست که قلند تجرید و تفرید بحال دارد و در تخریب عبادات  
 و عبادات کوشند و ملاتی از آگونی که تم عبادت از غیر کند و اظهار هیچ خیر و خوبی نکند و هیچ شر  
 بری را ننوشد و صوفی آنست که اعتدال و بخل مشغول نشود و انتفات بر و قبول ایشان  
 و مرتبه صوفی از هر دو بلند تر است زیرا که ایشان با وجود تفرید و تجرید هیچ امر نمی گیرند و قدم بر قدم  
 ایشان نیز نهند و در رساله غوثیه مذکور است القلند و بلسان السیایه اسم من  
 اسماء الله تعالی و مراد از هر مدین لفظ حاجی الحرمین شریفین قاضی شاه محمد تقی قلند و مراد است

در این کتاب از کتب معتبره است که در این کتاب از کتب معتبره است که در این کتاب از کتب معتبره است

عاجت بنی خضر از انکه  
 نبوت ایشان را در  
 خانه خود و در پیش  
 بوی اسلحه  
 او یک ماهه و شش ماه  
 بنظر خود و اجتناب از دیده  
 بود اما پیش از آنکه  
 باین زبان منظم علی  
 باینکه از سنان دندان و دندان  
 فصل اول  
 بیان معنی  
 القلند و ملنگ  
 و در بیان  
 معنی ملنگ  
 و در بیان  
 معنی قلند  
 و در بیان  
 معنی ملنگ  
 و در بیان  
 معنی قلند

الکافی فی التفسیر  
 الکافی فی التفسیر  
 الکافی فی التفسیر  
 الکافی فی التفسیر  
 الکافی فی التفسیر











در مکتب فقهی  
 قسماً  
 بایان  
 نالکی  
 محمدیان  
 کفر  
 قیام  
 بایان  
 فقهی  
 ۲۲

نقل میکنند که فرموده فرشته تجلیدی را چون ملکیت القلب سرور و در حضور حق و مشاهده و دست  
 پدید آمده است و سکر حال مستی باطن ایشان را مالک شده است بنابر آن ایشان بر قلت  
 اعمال ظاهری از انوار و ادب و تناول لذات مباحات بحقیقت شرم پاک نمی آید و بر  
 سرور و حضور باطن خود انگاشته کرده اما فیض رامی آید و هم در لطافت قدوسی از پند خود نقل  
 می آید که فرمود که شیخ الشیوخ رعایت شریعت کرده که حفظ فیض و قلندری فرموده و ما قلندری  
 را دیده ایم که در ترک و فیض هم باک اند چنانچه شاه شمس الدین قلندری پانی تی و خواجہ  
 محمد قلندری و امثالهما و ما خود دیده ایم که شیخ حسین سرپرستی قلندری مطلقاً ترک فیض شریعت  
 با خود آنکه از علمای فنون بود حضرت عبدالقدوس میفرماید که ما شیخ محمد فخر الدین جوهری  
 را پرسیدیم که شیخ حسین نماز نمیکند از شیخ موصوف فرمود که نمیکویم که شیخ حسین قلندری نماز  
 نمیکند و شیخ ترکستانی را فرمود ایست لیکن فی راه قلندریه دارد و ماله تصوف و فقه آن  
 میگوید که ای عزیز ترک فیض از قلندریه من حیث ظاهر است یا ادا نیست که حق سبحانه  
 تعالی ایشان را مرتبه روحی عطا کرده و قدرت داده است که فی جسد و روح در یک وقت  
 و یک حال خود را چند جا نمایند پس اگر در وقتی در مقامی ترک فیض از ایشان دیده میشود  
 تواند بود که هم در بوقت و مقامی دیگر بجا آورده باشند و با آنکه مناد کالیف شرعیان  
 عقل است در آن خللی پدید آمده که معنوی شده اند و معنوی کالیف شرعی نیست پس بحقیقت  
 شرع شریف غیر مکلف و از حدود شرعیه زاده شده اند اگر چه من حیث الظاهر در بعضی  
 امور به شایستگی از ایشان دیده میشود اتمی و حضرت شاه نعمت اللہ در رساله قلندریه نوشته

در مکتب فقهی  
 قسماً  
 بایان  
 نالکی  
 محمدیان  
 کفر  
 قیام  
 بایان  
 فقهی  
 ۲۲

در مکتب فقهی  
 قسماً  
 بایان  
 نالکی  
 محمدیان  
 کفر  
 قیام  
 بایان  
 فقهی  
 ۲۲



اند که در قلند حق است که از بهر عالم مستحق است قلند روانه دست بر پشته ناوینا قلند پیکر شاد  
 بتوحید عالم قلند صحو و عمل قلند محو و راق قلند عشق است و عشق هو الله استی بدانکه شیخ محمد دیلوی  
 صاحب کتاب مطلوب الطالبین در بیان خانواده و وارثان قلند نشسته است که بعد از  
 این خاندان از شاه حمید قلند و شاه جیس قلند رنجی است و از هر سلسله که هر یک عبیر ابدال زرد  
 قلند مشرب و در چنانچه شمس الدین سبزی مولانا جلال الدین نیمی و فخر الدین عراقی و حافظ نریز  
 و مسعود و بکاشتی قدس الله اسرارهم غیر از هر خاندان قلند بوده اند انتی تا آخر طریقه که در صوفیه که معراج  
 و معمول است افضل ترین طرق است و محققین تحقیق میسایند و اند که حق تعالی انظم عالم بدست ایشان  
 سپرده است کسی را چاره نکه سلسله ایشان عینا ند با دیگر ایشان هم زند و خنده اند اگر دو و یک  
 صابر متعلقه ایشان بخان باشد مستر شان ایشان زائل گردانند همه شریکین جهان بسته این سلسله اند  
 رو به از حیل جهان بگسلد این سلسله را پس حیل و زور مخالف ایشان که صریح مخالف خط است  
 چه کار اگر گردد و چه نرید آید بر اصرار چون بن محمد صلی الله علیه و آله و سلم تار و ز قیامت ترمی خواهد یا  
 که حق تعالی محافظت است عود بالله من الشیطان الرجیم و مولانا میگویی که سه فرات دارد  
 از ابر و غبار پرفراز چرخ و ابر و مه ندارد و می کشف الممحجوب و خداوند حق بهانه و تعالی  
 برهان نبوی را باقی گردانیده است و اولیا را سبب اظهار آن کرده تا پیوسته آیات حق و حجت  
 صدق محمد صلی الله علیه و سلم ظاهر باشد و ایشان را و الیایان عالم گردانیده تا محو احدی گشته  
 اند و راه متابعت نفس و لذت از آسمان بلان بکرت قد علم ایشان آید و از زمین نبات صفاست  
 شان روید و بر کافران مسلمانان نصرت بهمت ایشان یابند و ایشان چهار هزار اند که مکتومانند

[illegible]



این کتاب در سال ۱۲۸۰ قمری در شهر کابل  
 در روز ۱۰ ذی القعدة در شهر کابل  
 در روز ۱۰ ذی القعدة در شهر کابل

هر یک که بر این شناسند و حال حال خود را ندانند و در کل حوال از خود و خلق مستور باشند و برین سبب  
 سخن را و بیادین ناطق و مرخودان درین معنی که ایشان گشت است اما آنکه اهل حل عقد و سرزبان گاه  
 حق از سید صد اند که ایشان را بخار خوانند و هفت یک از ایشان را بر آن خوانند و چهار دیگر که ایشان را خوانند  
 و دیگر که ایشان را اتقیا خوانند و یکی وی را قطب غوث خوانند و این چهار هر یک را بر ایشان خوانند  
 و هر باذن یک دیگر محتاج باشند و بدین نیز اخبار مروی ناطق است اهل حقیقت بر حجت این مجتمع آمد  
 صاحب کتاب فتوحات مکیه صلی الله تعالی علیه و آله و سلم در فصل سی و یکم از باب سده و نود و ششم از آن کتاب  
 رجال هفتگانه را ابدال گفته است و در آنجا ذکر کرده که حق سبحانه و تعالی برین راه هفت قلم گردانیده  
 است و هفت تن از بندگان خود برگزیده و ایشان را ابدال نام نهاده و وجود هر یک را یکی از آن  
 هفت تن نگاه میدارد و گفته است که من در حرم مکه با ایشان جمع شدم و بر ایشان سلام گفتم و ایشان  
 بر من سلام گفتند و با ایشان سخن گفتم و فرموده است که مثل ایشان ندیدم شیخ طریقت فرید الدین عطار  
 قدس الله تعالی سر گفته قومی را و لیا مالمش غرول باشد که ایشان را حضرت رسالت صلی الله علیه  
 و سلم و حجه عنایت خود پرورش میداد و بی واسطه غیر از چنانکه او است و او رضی الله عنه این عظیم مقام بود  
 و پس عالی تا که را بخار ساند و این دولت بکرم و نماید ذی فضل الله یؤتی من یشاء و همچنین  
 بعضی از اولیاء الله متابعان آنحضرت صلی الله علیه و سلم بعضی از طالبان را بحسب روحانیت تربیت  
 کرده اند و آنکه اول و ظاهر پیری نباشد و این جماعت داخل دیوان اند و بسیاری از شاخ طریقت  
 را در اول سلوک به باین مقام بوده است چنانکه شیخ بزرگوار شیخ ابوالقاسم گورگانی طوسی را که سلسله  
 مشایخ حضرت ابوالجناب نجم الدین لکبری بایشان می پیوندد و از طبقه شیخ ابوسعید ابوالخیر و شیخ

او را از مقام قطبیت  
 معقول که از انانیت و  
 بی یکست و نام او  
 عبد الله است ساکن  
 در سواد علم و فیض اده  
 ز همان دین است  
 و قطبها که هر سینه  
 همه امر کرده شده  
 ذکر کرده شده  
 قطب مدار از انانیت و بی یکست  
 که با جمعی عباد و اولیاء  
 نبی صلی الله علیه و آله و سلم  
 و جمعی علیه السلام و مقام  
 فردانیت بودند  
 فی الواقع زیرا که خود  
 بزرگداشت بویاسه  
 محمد مصطفی  
 بنی هاشم  
 بنی عبد مناف  
 بنی کنانه  
 بنی قریظه  
 بنی نضیر  
 بنی کنانه  
 بنی قریظه  
 بنی نضیر

این کتاب در سال ۱۲۸۰ قمری در شهر کابل  
 در روز ۱۰ ذی القعدة در شهر کابل  
 در روز ۱۰ ذی القعدة در شهر کابل







انگو موقوف گویند که است که در آن موقوف قطب است است بر مقام موقوف امداد این به قطب است موقوف است به تقسیم موقوف موقوف موقوف ۲۶

گروه خادمان از حضرت خواجه سید ابو محمد از غون منشوب است خادمان گشته اند به خدمت عارفان طبقه  
مذارت یعنی دارث ماضی ناک حق خدمتک - عابدان عبد ناک حق عبادتک عارفان ماضی ناک  
حق معرفتک - اهل عرفان موزون رهن رانی قدرای الحق باریا غیاث نقاد الوهیت مغرب جناب  
احدیت سالک سالک شریعت و طریقت ناسک ناسک مغرب حقیقت علاج علاج  
مقام قرب قرب آن سعی بجا بر تکریم یونانی و نواد ترقی اندر حسی نمود و پنهانی خویش میسرند و مغربانند  
سه ای بر او بی نهایت در گیت به هر چه بر روی میری بر روی است - الله الله ایشان چه علو  
مرتبت بجناب حدیث دارند و چه قرب خصوصیت چرا منضمون من خدا بخدا بر ایشان صادق  
نیاید و مسلک ایشان از حق و اصل نکند و حقیقت سه بر که خدمت کرد و او مخدوم شد به بر که خود را  
دید و محروم شد به جند احدی که شمره اش شمره مخدومی و خوشا مخدومی که بند ایشان بن وقت انتهایش  
ابو الوقت سه خواجگان این بند گسیا کرده اند به تا گمان آید که ایشان بنده اند به حق سبحانه تعالی  
میفرماید و از کمال بوبیت ارشاد نماید اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولی الامر منکم  
اولی الامر از شیخ وقت است پس طاعت مرشد واجب شد با اعتبار و قیاس طاعت هم بخدا  
شیخ حاضر بشود ایشان اول ویرا طمع خود بسیار از من بعد شقت شافه و ریاضت عبادت  
می کنند بعد مطیع شریعت بنمایند زیرا چه طالب و قیاس که حالت محکومی می بدو خویش رابع می شمارد  
نفس می هم منقادش گردد و خود را طاعت می شود پس رین حالت بجا آوردی حکام عالم الحاکمین مکلف  
از وی بطوع می آید و باندک ترقی بزیادین طاعت و خدمت شرفی اثری دارد حضرت والدین  
نقشبند رحمه الله که در وقت اخیر فرمود محمد پارسا عین بهاد والدین شد پس بهر که یافت از خدمت

اینها چون که در این  
 عین آنست که در این  
 نفس اگر در این  
 در موده باشد بگفته  
 قطب مدار از ان کار  
 مغز دل کند و بگفته  
 قطب مدار از ان  
 عین قدره احکام  
 مقفوز و اگر در این  
 در این  
 و از زنده کردن نون  
 و انفالات عشق و کرمی  
 این جمیع نفرات  
 این قطب مدار را باشد  
 قطب مدار را باشد  
 و میر سید اشرف جبار  
 در طائف اشرف  
 سید یار که اگر در جو غوث  
 قطب لا قطب  
 در عالم موجود

در عالم موجود  
نیاشد تمام  
عالمگر برادر  
همین نیست  
من گریه  
من شد  
و چون قطب  
القطاب



[illegible]

یافت خدمت نروبان مدارج ربوبیت و مدارج الوهیت مست بی در رضای شیخ و اتقان طریقت  
بدست نیاید و بی رضامندی ایشان چاشینی را شاید نتوان ایشان ویرا اطاعت نمود که ظاهر در  
عابدان مشهورست بلکه نورانیه را بخدا می سپارند و حواله تسلیم رضا می نمایند تا در زمره محبان خدا شال  
گردند به هم خدای و هم دنیای ادون به این خیال است و محالست چون به خودی و  
خود آرائی و خود را موجود دانستن و موجود دادن حق و خدای غیر را باقی دانستن نزد عرفا صریح غرک  
ست موحیدی گوید اگر بازی از خوشیستن مفرز نه که شرک است بایار و با خوشیستن پناه و قیاس  
طالب رافضای کلی دست نمید بختیبه اطاعت میسر نمی آید مولا اینند باید به

نی که هر دم لغمه آرائی کند | فی الحقیقت از دم نانی کند | بی قنای تو شو بی جذبی می  
کی حریم وصل را محرم شوی | تو مباحش اصلا کمال نیست پس | تو در آن گم شو و ال نیست پس  
مبتدئیکه ابتدا بر با قاعده کثرت ذکر میکند و شوق و خطبه پیدا میشود و بشناید که اندکی از نگاه بی نیای  
رسوخی میسری آید و ثواب نصیبش که منظور نظر طغش باشد و مشارالیه فاذا ذکر و نذر کرد و آنچه قدری  
ست که بایشان مبذول میشود و طاعت هم بر دو قسم است یکی طاعت بفرمان سائش نفسی و  
دیگری خالصه تقاضای مخلصی که مالش وصال بربوبیه و دیدار کردگار را بیزال است و طاعت  
آسایشی آنکه بدین خیال عبادت کند که از عذاب و دوزخ نجات یابد و نعمت جنت بدست آید  
مطلبان مخلص را ازین عذاب و آسایش سر و کاری نیست و از دوزخ و جنت کاری نه خبر نقد  
اخلاص که یسیه هست چیزی ندانند و از دوزخ و آسایش نفیم را بشیر می نخرند اگر چه ایشان در علم ظاهر  
پریشان و متروک و حیران می مانند که باطن از ذوق دیدار جمال بی مثال خوشوقت اند و بلند

دایره از این گفتار اندوخته و باز در معرکه دینیت منزل ازین دستاورد



















تاریخ السیر فی سیرت النبی صلی الله علیه و آله و سلم فی شهر ربیع الثانی سنه ۱۲۲۰

جاریست طالبی از زمره ای که تازان عرصه گاه لی مع الشرفانیاں بحر فانی الله عز و له را بسم  
 و رضا مصداق حدیث عظمی طالبی مذکور طالبی نبی تحت سبحان الله چه طالبی است که  
 بدربای طلب جلال حدیث زورق تمنائی صال خورشید ستیاری خدای شت گذشته و از ماسوی الله  
 اعراض نموده و از هر دو عالم روگردانیده اند طالبانش طلب پس تشنه اند با برهنه خشک لب  
 لب بسته اند از آتش شوق جلوه دیدار پروردگار سینه بریان و باشتیاق نقای کردگار هم روت  
 قدم بیزبان با چشم گریان در آرزوی وصول جمال حسن آفرین ناشکیبا همواره ارتفاع مرتب عالی  
 خواهند و بدیده که رسد بدان نه ایستند بلکه شاه باز بلند پرواز نظر را با وج رفیع تر از ان پرواز دهند از  
 همین جهت طالبان میده شدند که طلبشان حدی و نه ملتی ندارد و نه ذوق و شوق شان تنها  
 و غایتی ندارد طالبان شوق لقاء الله در دمنده درویشان با شوق تمند باشند و صاحب نسبت  
 بودن و کمالات رسیدن از جهل و لغو دارد و از خاویسکه در روی عوخی و غرضی نباشد میر  
 شود و نیز طالب را باید که در کسب ریاضت کوشد و دمی بی ذکر و فکر معطل نگذارد و چنانچه  
 حضرت معین الدین چشتی قدس سره فرمایند چنین دان چون عارف بکمالیت رسد آن  
 وقت کمال ریاضت نماز است با صدق و محبت دل که در آن حضور بی آگاهی بیشتر حاصل میشود  
 بلکه مراجع خاص الخاص وقت نماز میباشد چون کسی که این سخن معلوم کند و صدق آرد و کمال غبطش او را  
 روی دهد که چند پال آتش پیاپی نوشد آتش تر گردد و از برای آنکه جمال نامتناهی نهایت ندارد و سکون  
 ابدی سکونی و آرام ابدی آرامی باشد تا وقت یوم القیامتی آورده اند که سالک صاحب شایسته جمیع افعال و  
 اشیاء و افعال حق فانی یا بدور هیچ مرتبه هیچی غیر حق فاعل نه بین اهل را از گوید

این است از حق  
 و حق آن بسیار است  
 و حال از این کلمات  
 نیست که طلب مدار  
 علی الدوام در حق مغل  
 است و از او در حق  
 دلت در هر کلماتی بکنند  
 در هر کلماتی  
 چهارم منبذ یک مخصوص  
 از برای آگاهی  
 که شایسته او و غیره  
 قدس الله روحه و سب  
 کتب آورده است  
 که طلب عالم و زکات  
 و غیره

در این کتاب مندرج است در هر باب یک فصل و در هر فصل یک باب و در هر باب یک باب و در هر باب یک باب



هم گل و هم رنگ و هم بوی تویی ؛ رخت بیرون کن ازین ملکوتی ؛ اینهمه کیفیات و تجلیات  
در آن حالت حاصل آید که از دست نفس ملائک ربانی باید و بروی غالب یدلاریب معاکشود و کارگرد  
و حجابات ظلمانی دور افتد چنانکه حضرت شاه شرف الدین بهاری در مکتوب پنجم مفسرین  
که طالب راهبر چه افتاد است نفس کافر افتاده است و بد آنچه این نفس کافر از راه بر خیزد و طلب  
فرض عین است بحکم حال چه کعبه چه تخته و چه ستار و چه زمار و چه صومعه و چه خرابات هر چه حال بشود  
همه زینجا بود است این غفلت عادت را چه خبر از نغمه ایشانست در تکرار و کمال معشوقان

فقرن الطیوان کو عجب از عقل خطاست | اگر کعبه و بوی نثار کیش است | بابوی وصال کنش کو عجب است

حدیث کار افتادگان و گریست و کار اهل غایت و غفلت دیگر هر چه حق ایشان گفته اند و گویند همه از غفلت  
خودست و سنت خداوند با طالبان خود همچوین فتنه است انتمی و شاه مجاقلند ز قدس و در مکتوبی  
میفرماید صوفی آن بود که نه بود و در هر کس این بود صوفی بود و بوزنش شریعت صوفی شود و هر که صوفی  
ست قدم از دایره متابعت رسول صلی الله علیه و سلم بیرون نخواهد نهاد و بود و آنکه حال کامی  
ند با خوابی کار علامی بد استی و الحال اگر کسی خلاف شرعی کند و گوید که من قلندر م باید گفت که تو  
ملکی و قلندر نه بلکه حشوینده ای چنانچه در نجات بیان این مذهب است و اگر این اعتبار گوید  
در سلسله قلندریه مردم رواست هر چند این راوت نیز صحیح نیست که مریدان باشند که تابع پیر خود بود  
ون از ایشان هیچ ریاضت و مجاهدت و روش پیران مودی نیست و پس ایشان را بخواه اند که گویند  
به بنام کنند که یونانی چند چون بدان فقیهان بی طریق و خلاف شرع و سلسله بودند و هستند و خواهند بود پس این  
عیب کردن خالی از نادانی و حسد بی الصانیت بعضی از ایشان را خلق بجهل و از جهل زمر نیست بلکه عذر است

سالنای سواد  
 الاقطاب وقضیه فی  
 العلوی والسفلی و  
 الاقطاب المذكورة  
 كانوا كلهم ماورين  
 بقطب المساد  
 رحمه الله عليه  
 يعني قطب العالم اما  
 قطب نزار بن كلبى است

و نام احمد از دست  
 است سکن در سواد  
 اعظم فیض اود آستان  
 و زمین است و قطعی  
 بنشیند از این و ملک  
 این هم در ملک چاه  
 آورده ای خود  
 هر گاه یک قطعه  
 اجابت







که همه و توان خواندشان همک  
قوی بازوانند کوتاه دست  
که آشفته در مجلس خرقه سوز  
پریشیده عقل و پرانده هوش  
سمند رچه داند عذاب الحریق  
غریزان پوشیده از چشم خلق  
نه چون ماسیه کار رزق رزند  
نه مردم کلین استخوانند پوست  
نه دزد بر سر زنده زنده است  
چون فانی بخود بر نه بنده پاس  
یک جرعه تا شعله صور مست

ز یاد ملک بخون ملک نازمند  
خردمند و شیدا و همشیا رست  
نه سودا خودشان پر داکس  
ز قول نصیحت گر آکنده گوش  
تهدیدست مردان پر حوصله  
نه ز نار و آرائی پوشیده و لوق  
بجو دسر فرو برده همچون صدق  
نه بر صورتی جان معنی در پوست  
اگر ژاله هر قطره در شدی  
که حکم رو پای چوبین نه جاس  
بستغ از غرض بزرگ نه خنک

شب در در چون دزد مردم مند  
که آسوده در گوشه خرقه دوز  
نه در گنج تو سیدشان جای کس  
بدریا نخواستند بطن بط غرق  
بیابان نوردان بر قافله  
بدر از میوه و سایه در چون نه  
نه مانند دریا بر آورد کعبه  
نه سلطان خریدار بر نه است  
چون مهره باز از نو پر شدی  
حریفان خلوت سر می است  
که بر نه عشق آید نه است سنگ

سرستان خمخانه ازل ساعداً شامان باوه لم نزل که جامه دل ایشان ز شراب عشق آئمی لبر نریو حارث  
مقالات ایشان شوق انگیز حافظ گوید و درای طاعت و دیوانگان زما مطلب و کشیج سبب  
ما عاقلی گنه دانست و اس هر آنچه از ما آید طاعت و دیوانگان است زیرا که شیخ مذہب ما عاقلی  
را گنه دانسته است و یکی پیش شوریده حالی نبشت و که دوزخ تمنای کنی یا بهشت و به گفتا  
مپرس از من این ماجر را بپسندیدم آنچه بپسند مرا با این غلبه عشق است که رضا جوئی شوق  
بهر حال ملاحظه و در شان ایشان حق تعالی فرماید ان لا یراد فی نعیم خو شا حال آن مومنین

[illegible]

بگویند خود ندان عالم غیبی ملک علی الله فو فیض و در شب طایه السلام







مردم دیده ما جز بر خست نماند نیست  
اشکم احرام طواف حرمت می بندد  
بسته دام نفس باد چو مرغ وحشی  
عاشق مفاسد اگر قلابش کرد و تشار  
عاقبت دست بران سر بلندش برسد  
از روان بخشی عیسی از نغم پیش تو دم  
نکه از آتش سودا س تو آبی از نغم  
روز اول که سر زلف تو دیدم گفتم  
سر بپند تو تنه دل حافظ راست

دل گشته مانع ترازا اگر نیست  
گرچه از خون دل آتش می طایر نیست  
طایر سده اگر در طلبت یاب نیست  
لکنتش غیب که در نقد روان در نیست  
بهر کرد طلبت بهمت او قاضی نیست  
زانکه در روح فزای چو دم قیام نیست  
کی توان گفت که بدین غم صابر نیست  
که پریشانی این سلسله را آخر نیست  
کیست آنکس که بپند تو در خاطر نیست

پس تصریح لفظی آن لفاظ چهارگرو و مذکور بالا یعنی عاشقان - و طالبان - و دیوانگان  
و خادمان از مصطلحات صوفیه صافیة رضوان اللہ تعالیٰ عنہم جمعین بحسن اختتام رسید  
و آنکه ازین چهار گروه شبها برآمده اند پس طولانی تفصیلش درین مختصر کنجای ندارد  
لذا بر شجرات اکتفا نموده شد و حضرت سید اجل و حضرت مولانا حسام الدین سلامتی  
و حضرت شیخ محمد حنبده بدایونی و حضرت قاضی شهاب پر کاله آتش و جسم جمیعین  
از خلفاء اجل حضرت قطب المدار بوده اند و از ایشان هم سلسله بیعت و خلافت  
و ریشاخ بپند نافذ است چنانچه ذکر شان حسب موقع در رساله مذاکروده خواهد شد  
درین جا مختصر تئ حالات حضرت سید بیع الدین قطب الما قطب المدار قدس منبته علی

اسکندر در جنگ با داریوش  
علیه السلام خط انشاده  
بود قوت مردمان رویت  
منه یوسف علیه السلام بود  
چون کسیکه رویت بابا  
نعمانی دیده باشد و هیچ  
خور و درین چوبی نیست  
الانشائی حباب است  
بلا بیاوردان باری  
فکر از سال و بیع  
ایک سال و بیع  
است از سال و بیع  
که است از سال و بیع  
چنانچه در دفتر



فصل چهارم در ذکر حضرت سلطان العارفین قدوة الکاملین زبدة الواصلین سید  
بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار قدس سره

بدانکه نام نامی حضرت سید بدیع الدین لقب قطب المدار عرف شاه مدامکینت  
ابو تراب است قطب المدار منجی است حلیل القدر و لیکه این عالمی تبت  
سد او واسطه انتظام عالم و مرجع اولیاء و انبیاء صاحب نصرت میشود  
و در انقطاب الاقطاب قطب العالم قطب الارشاد و قطب  
کبر قطب اکبر هم می گویند حضرت قاضی محمود کنتوری قدس سره  
در رساله حالیه میفرماید که

الْمَدَارُ هُوَ الرَّاسُ فِي الْعِلْمِ بِذَاتِ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ بِتَعْلِيمِهِ تَعَالَى وَاسِطُهُ  
وَبِلَا وَاسِطَةٍ لِيُثْبِتَ الْمَدَارِيَّةَ الْقُطْبِ الْمَدَارُ الَّذِي هُوَ عَوْتُ  
الْأَعْظَمُ نَظِيرًا لِمَا تَرَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ اللَّهِ تَعَالَى بِعَطَاءِ  
الْمَدَارِيَّةِ مِنْ خَزَائِنِهِ كَمَا أَعْطَى اللَّهُ تَعَالَى الْمَدَارِيَّةَ رَسُولَهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ سَأَلَ مَا الْمَدَارُ يُجَابُ لَهُ الْمَدَارُ الْقَلْبُ وَالْقَلْبُ هِيَ  
الْأَصْلُ لِيُثْبِتَ الْحُكْمَ بِهِ وَكَانَ الْمَدَارُ الْأَصْلُ هُوَ مَا دَارَ إِلَيْهِ  
وَجُودَ الْأَشْيَاءِ كَمَا بَدَأَ مِنْهُ إِذَا الْمَدَارُ هُوَ الْعِلَّةُ لِيُثْبِتَ الْحُكْمَ  
بِهِ كَمَا قَالَ الْقَائِلُ بِشَيْءٍ عِنْدَ الشَّيْءِ مَا دَارَ الْأَشْيَاءُ إِلَى هُوَ عِلَّةٌ

مقدار عارفان  
چنانچه در او ان بود  
چون عیب است باطنی  
بسیار عارفان  
که خدا را خانی  
است این عالم  
فوقانی  
بازند که در این عالم  
مذکر است

درست است  
می دانند که این قطب  
من ذالک  
نهایت و ما  
غیب باشد  
بسیار است  
قادر است  
از این خفا  
بر که در او  
از این خفا  
بر که در او

از این خفا  
بر که در او  
از این خفا  
بر که در او











العالم فهذا الروح المداد أول المخلوقات بقوله عليه السلام أول ما  
خلق ربي هو روح الإنسان الكلي وروح القطب والمدار الغوث الأعظم  
هو مظهر ذات الله تعالى نظير النبي صلى الله عليه وسلم وإن سمي باسماء  
شي كما قال أول ما خلق الله العقل وأول ما خلق الله القلم وأول ما  
خلق الله العشق وأول ما خلق الله ربي وهذا الاسماء كلها اسماء الروح  
وأخبر الله تعالى في آية أخرى في حق الخواص وأخص الخواص ويلقى الروح  
عن أمره بالروح الأعظم من أمره النبي صلى الله عليه وآله وسلم في ليلة المعراج  
وهو الروح الأعظم قد سمي صفة ذات الله تعالى قديم غير مخلوق فالتقاء  
هذه الروح للخواص بل أخص الخواص والروح من حيث إله الروح واحد  
لأنه حقيقة والحقيقة مبدئ ولا تعدو فيها بل روح كل مخلوقات العالم  
قد سمي أصلي وكل والله تعالى أصل الأصل وعند الحكماء كل لكل  
وعند الصوفاء لا يطلق على الله لفظ الكل والبعض فالروح إذا أضيف  
إلى الله خاصة من غير إضافة إلى شيء يقال له الروح الأعظم القدسي  
وهو صفة عن قديم غير مخلوق وصفة ذاته تعالى وإذا أضيف إلى  
الإنسان يقال الروح الإنسان وحين سئل النبي صلى الله عليه وآله وسلم  
ميرالروح أمر الله تعالى له قل الروح من أمري وهي كل أفراد  
الإنسان والروح من حيث إله روح الله تعالى ونفخت فيه من روحي

[illegible]



[illegible]

بَلْ صَرَحَ فِي كَلِمَةِ التَّوْحِيدِ الَّتِي يُقَالُ فِي حَقِّ عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ  
تَخْصِيصًا لِتَعْظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَيْسَى وَرُوحَهُ وَمَا ظَهَرَ مِنْ رُوحِ الْإِنْسَانِ  
لِكُلِّ شَيْءٍ قَطُّ لَا يَظْهَرُ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى مِنْهُ فَإِذَا سَأَلْتُ سَائِلٌ مَا الْإِنْسَانُ  
نَجَابٌ لَهُ هُوَ الْخَيَالُ النَّاطِقُ وَالْحَيَوَانُ النَّاطِقُ هُوَ الرُّوحُ هُوَ الْإِنْسَانُ  
الْكُلُّ عِنْدَ أَهْلِ التَّحْقِيقِ وَهَذَا كَمَا نَتَأَمَّقُ مَشْنِئَةً صَرَحْتُ بِهَا لِأَنِّي أَفْتَاءُ سِرِّ  
الرُّبُوبِيَّةِ كَهَذَا غَيْرُ وَآيَا أَوَّلِ الْإِبْعَادِ قُتِبَتْ الْمَدَارِيَةُ لِلْقَلْبِ الْمَدَارِ  
أَعْنَى سَيِّدِ بَيْتِ الدَّيْنِ الَّذِي هُوَ مِنْ تَرْقَةِ الدِّينِ عَلَيْهِمْ مَدَارُ الْعَالَمِ  
وَهُمُ الْقُطْبُ وَمِنْ بَيْنِهِمُ الْقُطْبُ لَمَكَدَارُ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
فِي حَقِّهِمْ لَأَعْرِفُ أَقْوَامًا مَنَعَتْهُمُ عِنْدَ اللَّهِ مَا هُمْ بِأَنْبِيَاءٍ وَلَا شُهَدَاءَ بَيْنَهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ  
لَمَكَانَتُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ هُمُ الْمُتَعَابِدُونَ فِي اللَّهِ وَإِذَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
حِكَايَةُ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى فِي حَقِّهِمْ إِنَّ مِنْ عِبَادِي الْأَنْبِيَاءِ وَالشُّهَدَاءِ  
يُخَيِّطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمَكَانَتُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ وَمَا هُمْ بِأَنْبِيَاءٍ  
وَلَا شُهَدَاءَ فَقَالَ لِأَصْحَابِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا لَعَلَّنَا نَجِدَهُمْ  
فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الْمُتَعَابِدُونَ بِرُوحِهِ اللَّهُ لَا تُنْهَى كَلَامُهُ  
خَلَدًا فِي سَائِلِ الْحَالِيَةِ فِي مَعْرِفَةِ الْمَدَارِيَةِ مُتَنَفِّةً خَضِرَتْ قَائِمَةٌ  
مَحْمُودٌ قَدَّسَ سِرُّهُ الْمَعْبُودُ ه

[illegible]







علی کرم الله وجهه نسبت حضرت قطب المدا شد که این طالب حق را که از نسل است تعلیم و معرفت و حقیقت کرده و چشم آر چنانچه بموجب کتابش مبارکش اهل آمد حضرت بنی اکرم صلی الله علیه و آله وسلم دوباره مشمول عوالم فرموده به طای نعمانی غیر مرتبه بر سر فر از نمودند و حضرت قطب المدا را حکم فرمودند که به بند و ستان رفته در امر حق سی بجاری چنانچه از آن حضرت صلی علیه آله وسلم اجازت حاصل کرده عازم هند گشتند و هدایت ارشاد خلق الله را فرموده و مخلوق را از مبنوی نموده بر چهار سوار شدند روزی حضرت فاضل بنی اکرم صلی الله علیه و آله وسلم ارشاد فرمودند که را کبان چهار از راه عنا و اعتماسان نعمانی مخالفان سر کردند حضرت از ایشان ناخوش شدند و مشیت از روی آن چهار نور تابانی مد آن همه بحر فنا غرق شدند مگر حضرت مع یازده کس از آن گروه پرفاش جو برخاسته باقی ماندند و پی بر نیامد که آن باقی ماندگان هم راه فنا گرفتند حضرت قطب المدا را ناخدای حقیقی با فاضل خوش بر سائل نجات رسانید عمارتی عالیشان از دور پدید آمد و فتنه حضرت متصل می رسیدند مردی بزرگ صورت فرشته سیرت را بر درش ایستاده یافتند آن پیر و سلطنت سلام کرده در آن مکان رفیع الشان آبخناب را همراهی خود برد حضرت بان مقام بزرگی را از نهایت جاه و چشم ریخت مرصع و مکتلی زین ساده یافتند و نمودن پیش رفتند آن بزرگ کمال شفقت و عاطفت نزد خود نشاند و طعامی پیش کرد آن طعام ملکوتی بود و نه نقره و دست خود نوش کنایند لغز که از خلق فرود نیت احوال یک طبق از طبقات اضی و سماوی بروی ملکوت میگشت انقض از عرش تائری بر حضرت مبنی آمد دید پس از آن آبخناب لباس بهشتی پوشانید و فرمود انشاء الله تعالی ترا گاهی خواهم اکل و شرب نخواهد شد و خرقة که داده ام کهنه و یکمین گاه خواهد گردید آن بزرگ حلقه ملائک غنصری پوش

[illegible]

حکایت کے ایک جانب کے یقین میں اسی کے سر تحقیق میرے بندوں سے ہوتا ہے جس پر انبا اوشنڈہ غایت کے اویس کے سبب بنی ہوئی ہے



بسم الله الرحمن الرحيم

شده فرمود که این عزیز شایسته این طبع نازک را مگر ساخته بپاس لب خموش ماند و  
 هیچ تلفت ساعتی نگذشته بود که شایسته این بجل خسته حاضر شد و کلماتیکه شایان شان  
 فقر انباشته گفته بود از این تو پرورد و قدرت تو است حضرت قطب المهدی از سید محمود  
 گفته نمیکند و سب بود با و باز بسپرد حضرت سیر و هدایت کرده در بلاد دهند  
 تشریف آوردند و شمار مخلوق در حلقه تبعیت و ارادت درآمد حضرت قطب المهدی از راه  
 اجمیر کرده در شهر رسیدند و بر کوکله پاری حضرت سید جمال الدین و سید احمد را و عثمان  
 نشاندند خود بدولت جانبکاپی عثمان عزیزت تعظمت ساختند و نمیکند حضرت بکامی  
 اقبال و حصول جلال فرمودند خبر فیاضی و کرمش شتر گردید مخلوق بوق بوق بجهول تقابل  
 و تارب از هر اطراف و اکناف بخدمتش لشافت و نیز حضرت سید صدر الدین محمد لایس  
 از جوپور رسیده بعیر خواب ریافت

## حضرت سید صدر الدین محمد

امامین عالم و مدرس بودند و ابتداء اسلام بدینی در تدریس میکشوند پیش سید  
 رکن الدین ساکن جوپور گشت صاحب ملک مسجد و خانقاه بود پیش سید صدر الدین  
 بعد از حصول کمال علم و وصال پدر بوراثت تعلیم و تعلم شست آخر از راه کتب و تلمذ  
 دل بحصول علم باطن بست شبی در خواب دید مردی نورانی آمده هنگامه درس در محفل است  
 و در پیش او شسته لب لبش پیوست از راه نفس و میدان آتش در سر پا او زود و شعلات

بسم الله الرحمن الرحيم  
 این عزیز شایسته این طبع نازک را مگر ساخته بپاس لب خموش ماند و  
 هیچ تلفت ساعتی نگذشته بود که شایسته این بجل خسته حاضر شد و کلماتیکه شایان شان  
 فقر انباشته گفته بود از این تو پرورد و قدرت تو است حضرت قطب المهدی از سید محمود  
 گفته نمیکند و سب بود با و باز بسپرد حضرت سیر و هدایت کرده در بلاد دهند  
 تشریف آوردند و شمار مخلوق در حلقه تبعیت و ارادت درآمد حضرت قطب المهدی از راه  
 اجمیر کرده در شهر رسیدند و بر کوکله پاری حضرت سید جمال الدین و سید احمد را و عثمان  
 نشاندند خود بدولت جانبکاپی عثمان عزیزت تعظمت ساختند و نمیکند حضرت بکامی  
 اقبال و حصول جلال فرمودند خبر فیاضی و کرمش شتر گردید مخلوق بوق بوق بجهول تقابل  
 و تارب از هر اطراف و اکناف بخدمتش لشافت و نیز حضرت سید صدر الدین محمد لایس  
 از جوپور رسیده بعیر خواب ریافت

این عزیز شایسته این طبع نازک را مگر ساخته بپاس لب خموش ماند و  
 هیچ تلفت ساعتی نگذشته بود که شایسته این بجل خسته حاضر شد و کلماتیکه شایان شان  
 فقر انباشته گفته بود از این تو پرورد و قدرت تو است حضرت قطب المهدی از سید محمود  
 گفته نمیکند و سب بود با و باز بسپرد حضرت سیر و هدایت کرده در بلاد دهند  
 تشریف آوردند و شمار مخلوق در حلقه تبعیت و ارادت درآمد حضرت قطب المهدی از راه  
 اجمیر کرده در شهر رسیدند و بر کوکله پاری حضرت سید جمال الدین و سید احمد را و عثمان  
 نشاندند خود بدولت جانبکاپی عثمان عزیزت تعظمت ساختند و نمیکند حضرت بکامی  
 اقبال و حصول جلال فرمودند خبر فیاضی و کرمش شتر گردید مخلوق بوق بوق بجهول تقابل  
 و تارب از هر اطراف و اکناف بخدمتش لشافت و نیز حضرت سید صدر الدین محمد لایس  
 از جوپور رسیده بعیر خواب ریافت

بسم الله الرحمن الرحيم  
 این عزیز شایسته این طبع نازک را مگر ساخته بپاس لب خموش ماند و  
 هیچ تلفت ساعتی نگذشته بود که شایسته این بجل خسته حاضر شد و کلماتیکه شایان شان  
 فقر انباشته گفته بود از این تو پرورد و قدرت تو است حضرت قطب المهدی از سید محمود  
 گفته نمیکند و سب بود با و باز بسپرد حضرت سیر و هدایت کرده در بلاد دهند  
 تشریف آوردند و شمار مخلوق در حلقه تبعیت و ارادت درآمد حضرت قطب المهدی از راه  
 اجمیر کرده در شهر رسیدند و بر کوکله پاری حضرت سید جمال الدین و سید احمد را و عثمان  
 نشاندند خود بدولت جانبکاپی عثمان عزیزت تعظمت ساختند و نمیکند حضرت بکامی  
 اقبال و حصول جلال فرمودند خبر فیاضی و کرمش شتر گردید مخلوق بوق بوق بجهول تقابل  
 و تارب از هر اطراف و اکناف بخدمتش لشافت و نیز حضرت سید صدر الدین محمد لایس  
 از جوپور رسیده بعیر خواب ریافت















و قسم آن که سلیمان در مکتب بود فون شد میر صدر جهان سیکیتی است جدش از  
 ترند و از ترقتل عام چنگیز خان بدلی آمد و بتدریس پرداخت پدرش نیز از علم ظاهر بهره کامل  
 داشت بچون پور رحل قلمت انداخت و معلمی سلطان ابراهیم شاه شرقی ساخت چون سلطان  
 بسطنت رسید میر صدر جهان که مصاحب دبیرستان و خلیفه او بود و از انواع فضایل  
 بخشی کامل داشت بوزارت مقرر گشت و تمام عمر بران مسند نشست و در اول  
 حال اعتقاد و ارادت و نیت بیعت بمیر سید اشرف جهانگیر داشت فرمود نصیب او  
 پیش یکی از نوادراین طائفه است و من مامورم که او را از عربستان بهندوستان کشمیر  
 ایام سید رسول بفرستد و میر سید صدر جهان سالها در انتظار مقدم قطب المدار بود و بعد از آنکه  
 از حج معاودت فرمود و بمیر سید صدر جهان فرود قدم شاه مدار و او بخدمت عریضه و رکابی  
 فرستاد و نوشته بود که بر رعایت سلطان ابراهیم در شهر کیه قادر شاه است نمیتوانم رسید اگر حکم شود از  
 امامت و وزارت بگذرم داین راه بسر برم و رجوعش حضرت شاه نوشت مرا برای تربیت  
 جماعتی بهندوستان فرستاده اند و طومار سه داده اند که نام همه در دست خاطر جمع دار که آن  
 سمیع تو نیز مذکور است اکنون بحال خویش در جای خود باش نزدیک است که من خود آنجا  
 بیایم و ترا بدایت نمایم بدو این فرود سید رحمة الله علیه هر چه از جنس رسلوک و قسمة تقطوع  
 و خزانه و خاندان داشت در کار مستحقان کرد و متعلقان را صد هزار تنگ سیاه بخشید از آن پس قایم  
 عراض میر صدر جهان بخدمت قطب المدار متوال و متوالی می آید با سنی که در نزد حضرت  
 شاه گذشت قطب المدار بچون پور رسید سر عتبه که میر صدر جهان را از بر آمدن کاپی تا در آمدن

اوراد و نظایر همگی  
 باشند و این جامه را  
 بنزد علی اویسیان  
 بماند و بسیار  
 از شایخ طریقه را در  
 اول سلوک نوبه  
 باین مقام چست  
 چنان که بوالفتاح  
 سید  
 از گمان عمومی را در خدمت  
 و بنام ابوالخیر بنی بکالدین  
 در نزد او من از خدمت  
 را در اینده اسلول  
 در آن بوده است که  
 علی الدوام او را می  
 گفتند و آنوقت بکمالی  
 تمام آن خود بکمالی  
 عظمی



بسواد شهر جو پوچر خبر بود چون خادم شاه پیاده حاکم را گشت و پس از غوغا پیاده مشیت زن را بصورت  
 سک یافتند اکثر اکابر سر همراه حاکم بدین شاه نشاندند میر صدر جهان یکی از ایشان بود نیمه  
 مردم بیرون خلوت شاه صفت بصفت بسته داشتند و استاد بودند اشرف خان برادر سلطان  
 این اسم شرفی و اکابر سوای میر صدر جهان با رسال عاقلی بجا رفت دخول نمودند خادمی آمد  
 و جواب آورد که درین گوشه جای چندین مردم نیست میر صدر جهان را دعای بوسه و آتوهایا  
 دیگران انتظار بر آمدن من بر آید چون میر که بر صفت که شله بود بر آمدند و در میانجا نشین که بوی  
 طعام و گوشت مانع مرزبانان سخت لیکن بوی محبتی که از دل تو بر می آید بدان روح نجیب غلبه  
 پس پرده برقع برافراخت میر صدر جهان خود را سجده انداخت چون سر برداشت و نظر  
 بر چهره شاه افتاد باز سر سجده نهاد شاه رخساره بوسید و گفت سید سر بردار که امروز حال هو سو  
 یافتی و قتی که تجلی بر کلیم الله علیه السلام شد روح من با او در آن مقام حاضر بود کلام الهی میشنود  
 حالتیکه را نحال بر موسی صلوٰه الله علیه شاهده شد آن حالت در روح تو دیده شد سیه  
 بکریه افتاد و فرمود قطرات اشک تو همه در خنده اند برو که نعمت با ترا نمود آ ماده کرده ایم او موقوف  
 بوقت داشته اکنون مردم که انتظار می کشند همه را تربیت و طمسن جلوس فرمای تا من بگویم  
 میر صدر جهان پیش اشرف خان آمده از آنچه شنید هیچ نگفت و فرمود متصل بسا ندایای  
 اشرف خان سایه بانها رسک میر صدر جهانی بر پا کرده فرش گشته آمدند پس قلمدار  
 بیرون آمد و بدو گشت که آراسته بود پشت تعلیم میر صدر جهان و اشرف خان و غیره از دوزخ  
 و طغیان شستند از صد هزار آدمی پیش بود شاه برقع برافراخت و افتاد چون سر برداشتند

مکتوب فی حق  
 بنایند و نظم  
 غوغا نظام الدین  
 خود باین  
 است را می کنند  
 عجز ازین خود دارد  
 مکرر است  
 با کعبه چو  
 بر زمین چون  
 اگر بر زمین  
 گشت رخ بایند و حجب  
 سر حلقه اویسان  
 زمین افتاد و بنویسند  
 بسیار و بی  
 است در ساقین



بموقع فروخته بود پس وی کبردم آورد و آغاز حکایتی از دید با خود کرد چون بتمام رساند در آن  
ضمن جواب مطالب و مقاصد جمیع اکابر و اباالی گفته شده بود چنین خارق عادت و نادرجله  
بیکبار فریفته شدند و بیفته ارادت و خدمت شاه گشتند و در یک میسر عدد جهان مرید شدند و رای آن  
ویل و آنچه دستگاه متعلقانش بود و هر چه داشت بفقرا گذاشت و خواست که ترک کند  
در کار بندهای خدا باشد تا خدای تعالی در کار تو باشد آنچه پادان تو در رسیده و کیم میدهند  
در دولت برسانند و در بیم می نهند متو اصل در چون نور بخدمت شاه بود و در مکنی و هر ماه یکبار شد  
و سه روز ماندی چون شاه رحمة الله علیه رحلت کرد ناس ملین طریقه در زیارتش میداشت  
بعد از سه سال بوصول حضرت پیر خود رسید و در زیر قدمش آمد و ایستاد و بآلاء خود و چون ایام  
که حضرت در کالپی شریف داشتند روزی قادر شاه بن محمود شاه که از بنا بر فیروز شاه هندی  
بود و اراده حاضر شدن بخدمتش در سر میداشت مرشدش بوجهی منع میکرد که قنعم آنچه که راوند  
شاه است از اینجا رفتن در نظرش کمتر خواهد شد باری بوقت نصف النهار موقع یافتن حاضر گرد  
عماد الملک پادشاه قوم جن که بر در حجه و اقدس حاضر بود و حاکم را از اندرون نقش مخالفت کرد  
و گفت اکنون وقت نیست بهین آفتاب از حدت بر جلال است و وقت زوال برین  
وقت باز شوی حالا باینجناب بانیست حاکم بتکشان شاهی سگالیده بهم برآمد و فرخند  
قرب جبهه رسانید و خواست که سر بالا کرده بگرد و دیوار حیره بلند شد و سبکی را گفت فیما بین  
طویل لقامت است حاضر کن چنانچه فیما بین طلبیده بروی سوار شده گریست باز دیوار حیره بلند  
یافت در آنوقت ملکین نام را واپس شد بخدمت اقدس خبری رسانید که بهار الحکومت مانده باشد

معجبه بیع الدین الملقب  
 به شاه دار و خست  
 خواجیه نسبت به  
 ما بزرگوار اند  
 که از خورشید خفاخفا  
 و بوی خوشیست خوش  
 زیباترین بوی بهر  
 غایت بهر بهر  
 این غرض است بیان  
 داشته بعضی از نواد  
 علوم از ایشان صانع  
 کرده شد و از ایشان  
 شاه نموده که در آثار  
 روزگار شوند  
 از علم که هم  
 اند و در این







حضرت قاضی شهاب الدین ملک العلماء بر بحث و اقراض آماده شده خصوصاً از آنجا  
اختیار نمود و بدربار سلطان مذکور خبرهای دور از کار رسانید مگر با وجود قوتش که سلطان میگرد  
اصلاً درین مواعده بدو ملتفت نشد و تنبیه کرامات باهلت که از آنجا بجا میآمد و بدو  
بجای آنکه خود را گردید و بغرض سلسله جنبانی و دو سوال نوشته بخدمتش ارسال داشت و در  
جوابش حضرت قطب الامدار مکتوبی ارقام فرمودند مکتوب شریف بمادر مقام  
شهاب الدین بمسعود دولت آبادی بداند که کتابت او بنسب سید المرسلین سید طاهر و امیر سادات  
و نظام الدین برین درویش رسانید معلوم گشت که در کتابت آن برادر چنین باز دیده بود که از  
بیشتر مردمان چنان تسامع میشود که سید خورشید مخصوص ملاقات آن حضرت میسر نمی آید و تنها  
سعادت این معنی روینما بدو هیچ یکی مروی که را آن در سبب نمی کشاید چگونه بود - و گویان که  
العلماء و ردة الانبياء همین علم است که ما تحصیل کردیم با آن علم علمی بگشت این دو  
سوال را حل فرمایند آنرا بمادر عوام را و این اسرار خواص الوهیت بشکل است که بندگان را  
در اسرار شایان با نصیب بدانند گوشه نشینان خانقاه عدم که میروانند و بکرب نفخت فیروز و  
شمسواران و در مقام قریب اندازند از سایه حدیث خویش دور اند جبر را بر کاداری نمی گیرند - و  
میگایل را بغاشیه برداری نمی پذیرند ایشان بیک تنگ از هر دو عالم بیرون می آیند و بجای  
الوہیت و بعالم لامکان و نامحدود و نامتناهی و از آن بیدارند و ملائک و مقامات بعالم عجب الله  
ما یشاء و یثبت محو و میخواند بر نام و نشان از جمله خلایق حق تبارک و تعالی را غیر تنگ باین قوم است  
از نظر مردمان محفوظ و ستور سیدار و له صقائل السموات و الارض این درویش در سبب



































و دیگر هم چنین حالت میداشتند که شاه ابو حامد اصفهانی از درو را آمد و انداز مجلس بده متحیر گردید چون  
 نظر حضرت ممدوح بر دوی افتاد شور و فغان از نهادش برخاستستی و بیجا میشال از حد در گذشت  
 حالت غشی بر دوی مستولی شد و قتیکه حضرت از قرار تفرغ یافت تپش بگرفت و فرمود ای شیخ  
 چرا از حد در گذشتی حامد قدس سره بهوش آمده بپایش در افتاد حضرت ممدوح در کتف عاطفت  
 گرفته با انواع سعادت مشرف فرمود و پیوسته تصرفات بسیار از آنجناب بوقوع می آمد و اهل حراج  
 از ذات گرامیش مستفید و کامران میشدند از آن یگانه روزگار سلسله جاریست و آن گروه بقلب و آن  
 نامیست یعنی هر که بآن سلسله توسل حبست بقلب خادمان نامیده شد و در زمره فقر اگر دهیست  
 از وی ملقب به از غوثی که به تجرید و فقر مخصوص اند - اتمی پس بعد از وفات حضرت قطب الهدای  
 حضرات خواجگان از مریدان و خلفای خویش بعضی از ارجمندان در ممالک هندوستان به قریات  
 و قصباب و شهرات مامور گردید تا خلق را از او نشان بفعی برسد و حیات و ممات ایشان بخر بگذرد  
 پس این انتظام را بدین طریق نظم داده و علاوه او شان چند کسان را بمنصب مفتخر نموده حکم دو روز دادند  
 که مشوا ترنگران حال شان باشند چنانچه زمانه بدین منوال بسر شد و نتیجی سعی ایشان ترقی پذیرفت  
 آخر نوبت به این رسید که به اکثر مقام پیشرویهات از صحبت ساکنان دهبه و عدم حصول علم و بلا  
 صحبت نفسا ایشان هم بمناب ساکنان و به گشتند جز لقب فقر باقی نماند و آنچه که معانی آراضی و شائق  
 که از جانب حکام و الا نشان و امرای عالی دودمان بنام حضرت قدس سره یا بنام خلفایا مریدان و  
 قدس سره بود به بغولیش ایشان ماند چنانچه دوام بلا عذر حاضر آستانه اقدس شده شریک عرس یف  
 میشدند و در وقت و شوق شکیش ایشان میکردند و حالاهم از آن اثری و نامی باقیست انیمه انقلابات  
 از رنگارنگی زمانه است چون از انقلاب زمانه حالت ایشان و گرگون گردید پس اکثری بطریق  
 گشته بدت ملام گشتند و قتیکه از او شان استفسار نموده شود که کدام هستید میگویند که ما مداراییم لکن  
 جز نام چیزی نیست یعنی کدام بوزنه بازی و خرس بازی را معاش خود قرار داده نام خود مداریه نهادی  
 انداز او شان چه سرکار اکثر عوام این ناپاکان میبایک را دیده برخاندان عالییه حرفها زنند و در و طبع







النسا بحق فقر احمد مختار  
 با احترام جناب شهبذ يع الدين  
 بزهد حضرت از خون که خاک مذن است  
 بخلق عام خلایق حبس انبان محمود  
 بفر شاه پیارے که بود تادم زلیست  
 بحر مت شهبذ شاهن که بود بالکشا  
 بحق حضرت بهمن که هم دنیا را  
 بآنکه بود زهم اسے شهبذ محمود  
 پیمین حضرت معروف عارف کمال  
 بفیض فیضانی شاه فیض الله  
 بزهد شاه پیاسی که از قیام شهبذ  
 بزهد حضرت عبد الجلیل بحر علوم  
 بورخ حضرت مولانا شاه نجم الدین  
 بحق زهد و عبادات شاه آل حسن  
 به خاکساری ابن عاصی امیر حسن

عناز نامی شاد مبارکے میدان

بتر صاحب کوفین شاه قطب مدار  
که شد پیر ملقب با اسم قطب مدار  
جلای مرد مک و دیده اولی الا بصار  
که بود حامد حق بالعشی و الابرار  
بغزت تو غریب ز دل صغار و کبار  
یا وح معرفت شاهین تهنش بشکار  
بنود ره بضمیر منیر او ز نهار  
ملکرم عمر فانی بر سپهر وقار  
بقدر حضرت عبد الجلیل ذو المقدار  
بصدق شاه حیاتے نوید الابرار  
بیافت رتبه مستغفرین بالاسمار  
که در مجاهده مصروف بود لیل و نهار  
مبه سماء و رت نیر سپهر وقار  
که اسم اوست به اسمی میان شهریار  
به بخش جمله مریدان شاه قطب مدار

سلسلہ طیفوریہ مداریم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الہنا بحق فقہ احمدی مختار  
محسن خاقان حسن کریمیل میلادش  
محبت پاک حبیب محبت پائے شریعت

پس استقبله کونین حیدر کر آرد  
چو شمع شد بصر بصر و انوار  
که بودین عجم را در سیله البصار

والرجوع الى مقامه من غير حرج  
الى مقامه من غير حرج  
والرجوع الى مقامه من غير حرج



بدرود و دل بایزید طامع  
بقرب زبده اهل صفایکین الدین  
با حرام جناب شه بدیع الدین

که داشت بسط الفیض ز حبیب در کار  
بمحرمیت طیفور محرم اسرار  
که شد بدهر ملقب با ستم قطب مدار

ذکر حضرت شیخ المشایخ پیشوای عارفان سید شاه پیارے میان اری

قدس سره سلسله ارادت و خلافت ایشان به واسطه آنحضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون می پیوندد  
و بزرگی و دارشکی ایشان زیاده از آنست که تجرید و رای چنانچه از بزرگان این طریقہ علی التواتر منقول  
است کہ ایشان بصورتی حسب معمول بعد از سه میزفت روز سے درویشی مجذوب بد جگر اقدس حضرت  
خواجہ ارغون قدس سره نشستہ بود از آنجا برخاستہ وی را بقوت تمام بر برگرفت و گذاشت از پیش  
پریشیدہ بمکان آمد و نشست تب بروی طاری شد کہ میوش گردید و تیکہ افتادہ رونمود باز بعد از سه متوجہ شد  
کہ ہون مجذوب ایشان را باز برگرفت و گذاشت باز تب بروی مستولی شد و تہ یوم بر بستری خودی غلطید  
ماند و تیکہ بہوش آمد این ماجرا پیش پدر و الاگو ہر محض بیان آدروی قدس سره گفت الحمد للہ ارشاد  
شیخ ظہور آمد کہ وقت ولادت تو فرمودہ بود کہ این سعید ازلی را بلا توسط غیر سے فیض از روح پاک  
حضرت قطب لمدار معرفت مجذوبی حال خواہد شد و اختصاصی خواہد یافت فیض و تصرفات بسیار بوقع  
خواہد آمد چنانچہ آن عین مجذوب ست پس از صاحبزادہ فرمودہ برین راز مخفی کسے را مطلع نکنی چنانچہ حسب الامر  
لبسی افشار راز کرد و چندی در طلب علم ظاہری کوشید مگر از ہمان بام اندازہ شیخانہ و اطوار بزرگانہ و نہادش  
پیدا و آشکارا شد و بحضرت قطب لمدار رسوخی پیدا گشت و مجلس مقدس افتخاری و اغرازی یافت امام بوقت  
گردید بعیت ظاہری از پدر عالی وقار خویش میداشت۔ ایشان حصہ عمر خویش و اتباع نبوی صلعم فرمودہ  
و سلسلہ رشد و ارشاد نافذ داشتہ عالمی را فیض فرمودہ چون زمانہ وصال محبوب حقیقی فرارسید مولانا عید  
مداری را بجا نشین خویش ساختہ و مردان باوقار را وصایہ فرمودہ ارشاد کرد کہ انشاء اللہ تعالیٰ فر و ار حلت  
ازین جہان خواہم کرد پس بدیر تجرید و کفین بکنید چنانچہ بامدادان از ہر کی خرمن شدہ گفت کہ تہ نماز جمعہ  
بکنید من نیز شریک نماز می شوم جماعت تیارست و رداہی مبارک بر رخ کشید و جہان بحق تسلیم شد

درود و دل بایزید طامع  
بقرب زبده اهل صفایکین الدین  
با حرام جناب شه بدیع الدین  
ذکر حضرت شیخ المشایخ پیشوای عارفان سید شاه پیارے میان اری  
قدس سره سلسله ارادت و خلافت ایشان به واسطه آنحضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون می پیوندد  
و بزرگی و دارشکی ایشان زیاده از آنست که تجرید و رای چنانچه از بزرگان این طریقہ علی التواتر منقول  
است کہ ایشان بصورتی حسب معمول بعد از سه میزفت روز سے درویشی مجذوب بد جگر اقدس حضرت  
خواجہ ارغون قدس سره نشستہ بود از آنجا برخاستہ وی را بقوت تمام بر برگرفت و گذاشت از پیش  
پریشیدہ بمکان آمد و نشست تب بروی طاری شد کہ میوش گردید و تیکہ افتادہ رونمود باز بعد از سه متوجہ شد  
کہ ہون مجذوب ایشان را باز برگرفت و گذاشت باز تب بروی مستولی شد و تہ یوم بر بستری خودی غلطید  
ماند و تیکہ بہوش آمد این ماجرا پیش پدر و الاگو ہر محض بیان آدروی قدس سره گفت الحمد للہ ارشاد  
شیخ ظہور آمد کہ وقت ولادت تو فرمودہ بود کہ این سعید ازلی را بلا توسط غیر سے فیض از روح پاک  
حضرت قطب لمدار معرفت مجذوبی حال خواہد شد و اختصاصی خواہد یافت فیض و تصرفات بسیار بوقع  
خواہد آمد چنانچہ آن عین مجذوب ست پس از صاحبزادہ فرمودہ برین راز مخفی کسے را مطلع نکنی چنانچہ حسب الامر  
لبسی افشار راز کرد و چندی در طلب علم ظاہری کوشید مگر از ہمان بام اندازہ شیخانہ و اطوار بزرگانہ و نہادش  
پیدا و آشکارا شد و بحضرت قطب لمدار رسوخی پیدا گشت و مجلس مقدس افتخاری و اغرازی یافت امام بوقت  
گردید بعیت ظاہری از پدر عالی وقار خویش میداشت۔ ایشان حصہ عمر خویش و اتباع نبوی صلعم فرمودہ  
و سلسلہ رشد و ارشاد نافذ داشتہ عالمی را فیض فرمودہ چون زمانہ وصال محبوب حقیقی فرارسید مولانا عید  
مداری را بجا نشین خویش ساختہ و مردان باوقار را وصایہ فرمودہ ارشاد کرد کہ انشاء اللہ تعالیٰ فر و ار حلت  
ازین جہان خواہم کرد پس بدیر تجرید و کفین بکنید چنانچہ بامدادان از ہر کی خرمن شدہ گفت کہ تہ نماز جمعہ  
بکنید من نیز شریک نماز می شوم جماعت تیارست و رداہی مبارک بر رخ کشید و جہان بحق تسلیم شد



إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ قبر شریف پائین مزار حضرت خواجہ ازعون قدس سرہ است۔

قطعہ تاریخ وفات حضرت شیخ المشائخ پیشوا سی عارفان سید شاہ پیر کے میان  
قدس سرہ از کتاب طبع ارشاد مولانا عبد الجلیل صاحب انشیں بی رحمۃ اللہ علیہ

جناب شاد پیارے کہ بود مخزن  
بروز جمعه بوقت نماز شانزدهم  
بذکر اشهد ان لا اله الا الله  
در یغیہر حصولش فدا سر خود کرد  
نوشته خامه موجود در غنیمت والد

ذکر حضرت مقتدای اعز انبیا و ائمه آل محمد و سید شاه عظیمی علی بن ابیطالب علیه السلام از غوغائی قدس سره

ایشان در مدینه را پیشوای علم نموده و سالها سال در اینجا قیام فرموده و درس علم حدیث گفته پس از آن بکنیه مراجعت کرده و بخدمت اشرف اقدس حضرت پیشوای عارفان سید شاه پیار می میان مداری شرف نیاز حاصل نموده و بکلامش زمانها مانده اجازت بیعت خلافت از عنایت و الهام نصیب ایشان شد ادبی بودیل فصاحتش آن فرین خوانند و بلغا بر لبانش تحسین کنند بصفه بی تو خوش نویسی میداشت برادر خاله راوش در دست کاری و صنایع عیدلی نداشت بر تحریرش خنده میزد که طبعش اینحکمت ناگوار آمد بی جواب اشراحت بود که مجلس مقدس حضرت سید برع الدین قطب لاقطاب قطب لمدار خود را حاضرین حضرت قدس سره از کمال عاطفت مرسیانه پیش خود طلبیده ارشاد کرد که ای عزیز چه میخواهی و چرا مکرر شد گفت خوشنویسی میخواهم و میجویم حضرت اقدس دستش گرفته حرفی نویسانید و گفت شاد باش خوشنویس شدی و بگرام خوش فایز گردیدی از آن تاریخ و خوش خطی لا جواب و لا ثانی شده از تحریرش عیان است که با قوت رقم خان و غیره خط نسخ کشیده و تصنیفات هم دارد و خلفاء و مریدانش

قدس له  
مكة المكرمة الامام  
در تفسیر و عقاید  
فرمانیاد و تحقیق  
فهم الکتاب بکارخانه  
و استغفار با فروتنی  
الحقیقت حقان  
و نهاده ایست

مذکرہ المستحقین

فانقضي عن فناه  
لا نقضي عن فناه  
فنا بيل فنا انقا  
ما حسب الحاله  
بالاضافه الى  
افو غلبه سبب

زینب الدین



بمناصب جليلة فايز گردیده چنانچه مولوی نجم الدین و غیره هر که از ایشان توسل حبه بخدا رسیده و یکی از  
واصلان حق گردیده از ایشان حکایات مشهورست تاریخ وفاتش بسبب و یک ربع الثانی ۱۲۲۵  
صاحبزاده داشت مسمی بمولوی عبدالباسط مداری صاحب خارق بود - فرارش دکن پورصل خانقاه  
وفات ایشان بتاریخ هفتم ذی قعد ۱۲۵۲

ذکر حضرت غریز دلها ساند و همین مولوی سید محمد نجم الدین ارغونی قدس سره

حکیمی حاذق بود در ریاست بحواله تصنیف طبابت مامور در احوال حال بزبان طالب علمی چند مسائل  
هم تصنیف نمود چون در ذکاوت منظر لوی عاده آن جز طول تقریر نیست انتخاب رساله که در خواشی  
تذکره اهل حقین حصه اول طبع گشته در همون ایام از اصرار بعضی احباب قلم برداشته نوشته و ادینی که بعد  
فراغ از درس مکتب نور آمد حضرات آنجا نسبت حصول شرف سعادت ملازمت مولوی عبدالجلیل  
مداری قدس سره تحریر کیا کردند گفت مرا معذور دارید زیرا چه شنیده میشود که او شان صحبت عوام پسند  
نمیکند و متوجه هم نمی شوند شاید از ملاقاتم مکرر شوند پس در آنجا رفتن چه ضرورتی دارد و وقتی باصرار  
بلایع احباب طوعا و کرها بآنجا شش حاضر گردید و قدس سره لب لبم ریز گفت غمیکه آن عزیزان بیایا  
و کد تمییز تحصیل نموده از وی معرفت نفس خویش هم پیدا نیاورده تا معرفت حق حاصل گردیده و  
و بجناب رب لغت رسوخ در یافتی هر چند جل آن کوشید آخرا زین هوال سکوت و ترید و عرف عرفا  
شد فرمود شفت چندین مدت بر باد دادی و بسوالی همه فراموش نمودی از ان عالم نفی نه برداشتی  
و معرفت خدا و رسول پیدا نکردی و شمه بکده حقیقتش رسیدی و از جای بازگشت هم مطلع نشدی  
و زنجیر عشق حضرت قطب المدار در گروی نیاید و حتی هیچ نکردی ازین کلام رسته بر انداش افتاد و شک  
از دیده اش جاری گشت و اضطرابی غالب آمد که مولانا از جای برخاسته و در حجره بنده گردانیدند  
مولوی نجم الدین مضطرب الحال و نیم جان گردیدند احبابش برداشته بر خوانه اش بردند و خوابستند  
که باب طعام متوجه سازند تا در آن میان جانی آید مگر کشتگان خنجر تسلیم را پسر زبان عیب

چنانچه در مقدمه  
از مولوی نجم الدین  
مداری قدس سره  
در بیان این  
موضوعات  
تذکره اهل حقین  
حصه اول  
طبع گشته  
در همون  
ایام  
از اصرار  
بعضی  
احباب  
قلم  
برداشته  
نوشته  
و ادینی  
که بعد  
فراغ  
از درس  
مکتب نور  
آمد  
حضرات  
آنجا  
نسبت  
حصول  
شرف  
سعادت  
ملازمت  
مولوی  
عبدالجلیل  
مداری  
قدس  
سره  
تحریر  
کیا  
کردند  
گفت  
مرا  
معذور  
دارید  
زیرا  
چه  
شنیده  
میشود  
که  
او  
شان  
صحبت  
عوام  
پسند  
نمیکند  
و  
متوجه  
هم  
نمی  
شوند  
شاید  
از  
ملاقات  
مکرر  
شوند  
پس  
در  
آنجا  
رفتن  
چه  
ضرورتی  
دارد  
و  
وقتی  
باصرار  
بلایع  
احباب  
طوعا  
و  
کرها  
بآنجا  
شش  
حاضر  
گردید  
و  
قدس  
سره  
لب  
لبم  
ریز  
گفت  
غمیکه  
آن  
عزیزان  
بیایا  
و  
کد  
تمییز  
تحصیل  
نموده  
از  
وی  
معرفت  
نفس  
خویش  
هم  
پیدا  
نیاورده  
تا  
معرفت  
حق  
حاصل  
گردیده  
و  
و  
بجناب  
رب  
لغت  
رسوخ  
در  
یافتی  
هر  
چند  
جل  
آن  
کوشید  
آخرا  
زین  
هوال  
سکوت  
و  
ترید  
و  
عرف  
عرفا  
شد  
فرمود  
شفت  
چندین  
مدت  
بر  
باد  
دادی  
و  
بسوالی  
همه  
فراموش  
نمودی  
از  
ان  
عالم  
نفی  
نه  
برداشتی  
و  
معرفت  
خدا  
و  
رسول  
پیدا  
نکردی  
و  
شمه  
بکده  
حقیقتش  
رسیدی  
و  
از  
جای  
بازگشت  
هم  
مطلع  
نشدی  
و  
زنجیر  
عشق  
حضرت  
قطب  
المدار  
در  
گروی  
نیاید  
و  
حتی  
هیچ  
نکردی  
ازین  
کلام  
رسته  
بر  
انداش  
افتاد  
و  
شک  
از  
دیده  
اش  
جاری  
گشت  
و  
اضطرابی  
غالب  
آمد  
که  
مولانا  
از  
جای  
برخاسته  
و  
در  
حجره  
بنده  
گردانیدند  
مولوی  
نجم  
الدین  
مضطرب  
الحال  
و  
نیم  
جان  
گردیدند  
احبابش  
برداشته  
بر  
خوانه  
اش  
بردند  
و  
خوابستند  
که  
باب  
طعام  
متوجه  
سازند  
تا  
در  
آن  
میان  
جانی  
آید  
مگر  
کشتگان  
خنجر  
تسلیم  
را  
پسر  
زبان  
عیب







رفت ہر گ حکیم بسم الدین  
بر در جنت ارم چور سید  
گفت رضوان کشیدہ پاس الم

از سراسر کائنات و فناء و بقا  
روح پاکش بآفتاب و صفا  
محراب ابر حجاب و دور

ذکر دستگیر میان قطب دوران حضرت مرشدی و مولانی مقرب  
ذوالمنن سپہ شاہ آل حسن عرف شاہ اچھے میان فنفوری الارغونے

خات شاه سید محمد کامل فنسوری و خلیفه اعظم مولانا شاه نجم الدین الارغونی رحمة الله علیه فنسوری  
نسباً و ارغونی طریقه و نسبوری وطناً و ولادتش در سنه یک هزار و دویست و پنجاه و هشت هجری اگر در بدو  
بسین شعور رسید توجه به علم ظاهر فرمود آخر اطوار پسندید و اشقبول نظر بر بزرگوار آمد چون عهد  
حیالش بجات قرین شد بجایش متمکن گردید زمانها و اوقات عزیز را بسیر و سیاحت بسر فرمود و از  
بیشتر بزرگان دین ملاقی گردید پس وقتی از اوقات باور ریاست بجو پال و نق افسر و رشید و مجتهد  
شیخ العظمی قطب الملت و الدین حضرت مولوی سید محمد نجم الدین الارغونی الممداری که یکی از قطبها  
زمانه بود شرف اندر گذشت چونکه بعضی کتب در اوائل از آن جناب خوانده بود پس بخیال تلذذ و سعادتمند  
و ارجمندیش بکوشه خاطر اقدس جای داشت عاطفت مهربانه با ایشان مبدول فرمود و از بیعت  
و اجازت ممتاز فرمود و خایفه ننویش ساخت و حلقه خاصانش در آورد و یکی از مخلصان و الاگشت  
ایشان عمامه الهی قائم الیل پیر کسالت رسول اکرم صلی الله علیه و سلم و تبع اتباع سالت صالحین  
خصوصاً بر طریقه حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب الممدار قدس سره عمر عزیر را  
بپایندی اوقات بسر فرمود و ریاضت و مشقت شاقه بر خود اختیار نمود و از کسب حلال  
بهر روز بعد افطار روز نخل چهار یا پنج توله آرد بخت و نپز نموده قوت خود می ساخت و گاه گاهی  
آنهم ناهم نمیداد و در جامه خود پیوسته مختلف و نوحته داشت از کثرت فاقه کشی چادر بر شاکم نمیداشت  
و بر کسی از آنها نمیکرد و یاد دارم که وقتی از ترک غذا عذمت و بیطاعتی چنان در گرفت که بر چهار دست

تا جلیق و  
 به سفری  
 اند تا طبع  
 المشاغل الی  
 تقایید و  
 متعطل الی  
 کربندی  
 الی نوا العالم

کیمیای سعادت و کیمیای فقر  
فانقصر منی ندونه  
ایمن و خفا  
اشقی و الفخیر  
الذی فی ربنا  
راجع الی القلب  
و القلب عند  
عبارة من الحقیقة  
ربانیة لاه







فرموده پس از آن تاحیات بجای قراری نگرفته و مکانی نپسندیده و هر که از قیام گاهش پرسیدی شهادت کردی که درین عالم قیام نیست بی ثباتی و ناپایداری و بی هرگز و اناست بروی آشکاراست بی ثبات چه ثبات گیرد ویر ناپایداری چه پایداری پذیرد چنانکه مثل حضرت عیسی علیه السلام حضرت قطب الدار ساد محول عمر شریف جوئی ساخته و مکانی اختیار فرموده ایشان گاهی اوقات مبارک را در آن محل گذرانده کیفیتش چنان بود که بعد نصف شب طهارت نموده بر منسلک می نشستند و بیا و حق تا نماز فجر مضروب می ماندند و بعد از آن نماز و او را چون می تلاوت قرآن مجید می نمودند بعد تا همون وقت به همون مضمون آیات شریف مستغرق می بودند و بر بسته و راز شده خواب نمی فرمودند تا چشم بسته رفع غنودگی می کردند و در آخر ایام نوم هم منقطع گردیده بود و آن حالت هم نمانده و غفلت نوزید و هر که بختش رسیدنی حقائق معارف خبر دادی و با مذاق گردانیدی و نیز حضرت قبله و کعبه را اجازت از پدر خود سید شاه محمد کمال صوفی دادشان را از سید محمد شریف دادشان را از سید شاه چاند طبقاتی دادشان را از سید شاه امام الدین دادشان را از سید محمد الحق دادشان را از سید شاه علاء الدین دادشان را از سید شاه اولیا دادشان را از سید شاه طحی ملار دادشان را از حضرت خواجہ سید ابراهیم دادشان را از سید ابوالحسن خواجہ منصور فرزند شریف بهادر پور متصل موضع سوتا مزرعه موضع بجولی برگنه بسوان ضلع سیتا پور از بسوان ده کرده خوا مشرق و گوشه شمال و بتاریخ ۹ شعبان المعظم روز دوشنبه ۱۲۹۹ هجری وفات یافت

ذکر جامع علوم صوری و معنوی سعید زین مولانا مولوی سید محمد حسن ابن سید شاه آخون منصورى المدارى و خلیفه اعظم حضرت مولانا و مرشدی شاه اسحق میاں قدس سره

ایشان چند کتب ابتدا از والد مرحوم خوانده بعد وفاتش بعالم طالب علمی عبد رب اسلامیه میاں صاحب واقع سکون ضلع رای بریلی رسیده بهو غ بمولوی نور احمد ساکن قصبه پسر در موضع کجوا در حاله ملک پنجاب تلمیذ مولوی احمد حسن مرحوم صوفی کاپوری و ایشان تلمیذ مولوی لطف اللہ

در این کتاب از سید محمد حسن ابن سید شاه آخون منصورى المدارى و خلیفه اعظم حضرت مولانا و مرشدی شاه اسحق میاں قدس سره







زمن و اعضا می باید بود واقع شده اند و مکان ایشان کجاست و از آن زمان که ایشان می بودند گرفته اند چه طور میسر نمایند ازین سوال جوابی نیامد و نتیجه ماند فرمود ای عزیز در وصفت نجاشی چنان گشتی و باد را که معرفت خالق چه بدست آری از چمند ابو ایوبی هابی که معانیه کردی بواجبی است اگر دی تو عالمی خواهی بین عالم که ظاهر است نه ابران نه را بخوبی و خوش اسلوبی بدی پیدا کند و باز فنا ساز و طائر خرد باوح قدس و شش پری از نزد فکر سا با دراک که حقیقتش ترقی نه کند و راهی نیابد

مولوی معنوی فرماید

پس خندان منع حق باشد عدم  
مبدع آمد حق و مبدع آن بود  
نیست را نبود هست آن محشم  
بهر را پوشید و گفت کرد است کار  
چون مناره خاک پیمان در هوا  
خاک را بینی به بالا اسے علیل  
گفت بھی بینی روانه به طرف  
گفت بی حس بینی و دریا از ویل  
نفی را اثبات می پنداشتم  
ویده کاتدر لغای شد پدید  
لا جرم سرگشته گشتم از ضلال  
این قدم را چون نشانند از نظر  
آفرین او او را تا به سحر بافت  
ساحران مهتاب بنمایند زود

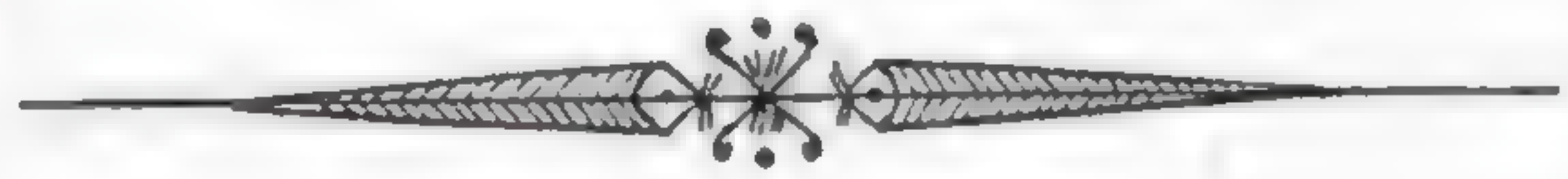
که بیمار و زود عطا باد مبدع  
که بر آورد فرع و بی اصل و کند  
هست را نبود بر شکل عدم  
باد را پوشید و نمودت غبار  
خاک از خود چون بر آید بر سلا  
باد را نه جز به تعریف و دلیل  
گفت بے دریا ندارد منصرف  
فکر نهان آشکارا قال و دلیل  
ویده معدوم بینی داشتم  
کی تواند جز خیال و نیست وید  
چون حقیقت شد نهان پیدال  
چون نهان کرد آن حقیقت از بهر  
که نمودی موصوفان را در وصفان  
پیش بازندگان و زرگیرند سود

عنه و اعضا می باید بود واقع شده اند و مکان ایشان کجاست و از آن زمان که ایشان می بودند گرفته اند چه طور میسر نمایند ازین سوال جوابی نیامد و نتیجه ماند فرمود ای عزیز در وصفت نجاشی چنان گشتی و باد را که معرفت خالق چه بدست آری از چمند ابو ایوبی هابی که معانیه کردی بواجبی است اگر دی تو عالمی خواهی بین عالم که ظاهر است نه ابران نه را بخوبی و خوش اسلوبی بدی پیدا کند و باز فنا ساز و طائر خرد باوح قدس و شش پری از نزد فکر سا با دراک که حقیقتش ترقی نه کند و راهی نیابد



پس ازین ارشاد عالی و کفایتی بروی طاری گشت و تمنی سبب شد و گفت که هر چه از علم کلام  
و غیره خوانده ام محض هیچ و جناب است و فی الواقع عالم حق عسلی دیگر است آخر بحلقه کسبت  
در آمده منظور نظر والا گشت و فیض و بر شش در روی چنان اثر کرد که باید و شاید  
فرو رفت تو عینش نیست اللهم فذوق و غیره که از ان زمان حسب الحکم آنجناب بدلی  
رفته بدین کتب و نیات کوشید چنانچه تکمیل رسید و سند هذا حال کرده بکنپور  
مراجعت کرد از ان تاریخ تبرک تعلق کوشید و بمحول گمنامی سعی بلیغ بکار برده از توجه  
شیخ باندک زمانه سلوکش ترقی پذیرفت و تحتش یک ساعت بهتر از طاعت صد سال  
است که انصیب شود و این نعمت بکسیر آید الا ما شاء الله لطفت ملاقات اوقات انشا  
بدست آید تجربه بر نگذردین جاذکش محض بخیال آنکه ایشان خلیفه اعظم و محبوب و مغرب  
شیخ ماست و این همه فیضان آن جناب بصورت آب روان روان نمست  
هر که خواهد سیراب شود مگر طالب عداوق باید و ظرفی قابل شاید هر که انصیب  
از لے باشد ورنه سووے نه بگشت - بارک الله لنا و طال عمره و فیوضه بکمال

قدرته یا بیا یا بیا یا رباه امین شرا امین



این کتب و نیات کوشید چنانچه تکمیل رسید و سند هذا حال کرده بکنپور  
مراجعت کرد از ان تاریخ تبرک تعلق کوشید و بمحول گمنامی سعی بلیغ بکار برده از توجه  
شیخ باندک زمانه سلوکش ترقی پذیرفت و تحتش یک ساعت بهتر از طاعت صد سال  
است که انصیب شود و این نعمت بکسیر آید الا ما شاء الله لطفت ملاقات اوقات انشا  
بدست آید تجربه بر نگذردین جاذکش محض بخیال آنکه ایشان خلیفه اعظم و محبوب و مغرب  
شیخ ماست و این همه فیضان آن جناب بصورت آب روان روان نمست  
هر که خواهد سیراب شود مگر طالب عداوق باید و ظرفی قابل شاید هر که انصیب  
از لے باشد ورنه سووے نه بگشت - بارک الله لنا و طال عمره و فیوضه بکمال





نمبر ۵

قال الترمذي حدثنا محمد بن علي بن الحسن قال سمعت عبد الله بن يعقوب قال قال عبد الله بن المبارك  
 الاسناد عندي من ابن يونس الاسناد لقال من شار ما شار فاذا قيل من حدثك بقى كتاب العمل  
 الحمد لله الذي هدانا الى الطريق الواسع وهدانا الى الرفيق الاعلى وما كنا ننتهي لولا ان هدانا الله  
 والهدى او انما دس توفيق وكرامته وكفانا ان كل خذلان وعلامته تعالى ربنا رب الكبرياء والعزوة  
 والجاه والمدلول الهدى تهديتنا ولا تصدقنا ولا صليتنا والذي حشمت الدين بالحسن الحسين واسند  
 الى الاسناد فذب عن حريمه كل من جاب بالا لحاد فموا المحمود على كل اللسان والافواه والذي  
 خصنا بالخطوط والافرة فالتقى علينا مودة علوم الاخرة ربحها طيب وطعمها طيب فهو مشكور  
 نطقا بالتشفاة وغرورا على الجباه والصلوة والسلام على خير خلقه محمد سيد الانبياء المبعوث  
 الى الاسود الاحمر بالملتة الخفيفة السهلة السحرة البيضاء الذي روى بالرواية وادري بالدر  
 وترك الشرح مشرعا على كروا الدب وور العصور فتلست عنه انهار الشريعة العز  
 فجارحى الصبح والجود آخر وحل محل الفيت والتفصيل فجاد زمان الدين والليل فمروا نحن  
 فنصار الشرع والزلل مقل والذي صرح بما عرو فرفع الحق كما قدر حتى شكر وعف وتركت على  
 مثل البيضا ليلها ونهارها سوى الذي خص الله تعالى امته بالاسناد المتصل فانقطع كيد المحرف  
 المبطل فلو لا اسناد في الدين يقال من شار ما شار ورضوان الله تعالى على اصحابه الذين  
 اودو وبيعة وقودا شريعة فالتصل اسناد الذين الى يوم الدين ورحمة على الامية الشارحين  
 كلامه القابيلين مرامه وعلى من اتسى باسوانهم واقعدى القيد وتمسك بالحق المبين وبعذران آة



<p>مدرسه الاسلام بکراچی</p>	<p>اسماء الکتاب المتقدمة فی هذه المدرسة</p>	<p>کیفیت</p>
<p>مولوی سید محمد حسن صاحب ولد سید حسین بخش علیہ عن شہادہ اتون صاحب توکلن قصبہ مکن پور صنایع کان پور</p>	<p>کرم راج الاول آغا رحمہ نسب</p>	<p>مشکوٰۃ شریف ابن جبر ترندی شریف نسائی شریف ابوداؤد مسلم شریف بخاری شریف ابویہ بخیرین و ابی بن خنیسہ حبشہ وفیضیادی ہند نامہ خلیل موجبات نامہ انوار توحید و التوحید وسلم الثبوت و صدرا</p>
<p>الوصیۃ من جانب مدرستہ</p>	<p>الوصیۃ من جانب مدرستہ</p>	<p>الوصیۃ من جانب مدرستہ</p>
<p>والوصیۃ لہ ان بتاسی باسلف علیہ سلف صالحون فیدرج علیہ العلماء الفاضلون فیتجنب بدعۃ الروتہ و یعتمد السننہ ملیاً و منفرداً و یخذ الشریعۃ بطہرہ و مستقیمہ و مشرعا و بعض بابانوا و یجد علی ما یخذ الدین المتین و سیرلی بزری العلماء العظامین قال اللہ تعالیٰ انما نشی الدین عبادہ العلماء و الفاضلین و ثمرۃ الخشیۃ و الاتقا و یصرون اوقاتہ فی تاجرب راوا سبیل و یدیکم النظر فمافزع فی الکتب الہدیۃ فانہا الدلیل و یبذل محبتہ فی انصح کل مسلم قدم علیہ و یتبعین الدفعی کل مانح و یرح فاللہ تعالیٰ بین یدیه و ملک الامر فی ذلک الزمان الدنیا و الدنیا و ہما تان و التناک حسب ما یسر لہن اود تبادر ہوا و انما و ان بذکرنا فی دعواتہ الصالحیۃ بحسن الخاتمہ عند تیان الیقین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔</p>	<p>شہادۃ مدرسی المدرسہ</p>	<p>شہادۃ ارکان المدرسہ</p>
<p>بندہ الور شاہ کشمیری بندہ محمد قاسم غنی عنہ مطوۃ انصاری علی السہام محمد عبد الغفور کان اللہ</p>	<p>محمد الحق عفی عنہ شہادۃ مہتمم المدرسہ بندہ محمد امین عفی عنہ</p>	<p>الف خان محمد امین ست لاریب خیر کنبہ محمد قاسم نور و حیاتی</p>











که بجز مفضل میفرمودیم و آنچه شما میگوید که در علم ادب بهر کماهی ندارید در آن مقام مقدس و مکرم بزرگ  
زمانه در یایم و برای شما دعا کنیم و سند حدیث شریف هم در اینجا حاصل نمایم پس ازین اراده هر چه بخار  
مفارش خاطر را داغدار چشماتم را اشکبار رخ دامن ساخت مگر وصله‌های که در خاطر از ابتدا  
طالب علمی مکنون بود در دل و لوله‌های خفته از ممانعت بازداشت ناپا مشوره حسب یگانه‌ی غریق  
نازک خیال در دادم چنانچه ایشان از والدین اجازت گرفته بهر ای ایستادند کورا صدر عازم مگر مفضل  
نشت دوران مقام مقدس رسیده و از طواف کعبه مکر شرف حاصل نموده بعد حصول نعمت  
زیارت در مکه مفضل قیام گرفت و قرأت ابی داود در علم حدیث در اینجا نمود و در علم ادب تسلک  
حاصل کرد که ناگاه مصرع‌های ناله بگلشن نوجوانی وزید و چشم زماندین مسرور خرامان را متواست  
دید یعنی طبع نازکش را علالت رنجیده ساخت و قوت جسمیه بالکل جواب داد و طاقت نشست  
برخواست هم از دست برقت به ستیاری دیگر می‌خواست روزی مولوی  
محب الدین حسینی خلیفه اعظم جناب حاجی امداد اللہ حسینی مهاجر که مفضل به ایشان بذریع  
شخصه پیغامی فرستاد که حضرت شازمین میفرمایند که مفضل حق را بکنید و قبر پس شما را گاه کنیم که  
حاضر آستانه اقدس شوازم پیغام ایشان را خبری نشد باز بهمون طریق پیغامی فرستاد جواب  
نداد آخر گفته فرستاد که شما نمی شنوید که چه می گویم جواب داد چه با بر اینست که نه هم در نمی آید و بظلم  
نگارید آنرا که سرکار از ماست وی از من نگوید و دیگر آنرا متنبه کند خوشای پیغامیست که تسلی زی بخت  
این کلمات بگوش حق نبوش حاجی صاحب سید فرمود بگوید که انشاء اللہ تعالی از او شان انحر  
قدس خواهد فرمود و خاطر جمع دازند پس ایشان بوقت شب از زیارت حضرت مکه روح الامام  
مشرق گشتند و اصراری بلیغ درباره حاضر بودن آستانه شنیدند عرض کردند چه کنم که طاقت حق حرکت  
ندارم وقت آخرت چگونه خواهیم رفت تمناسی و حسرتی دارم که بخدمت والدین رسیده یک هفته  
از شرف زیارت شان مشرف شده زنده بمانم ارشاد شد غم مخور و همچنین خواهد شد درخت اقامت  
از اینجا برداشته برو غم مخور بهر اسه تو ام ضرورت اعانت غیر نیست تا بالطن تو خواهیم رسانید







این مجذوب از مولوی دوچار گشته بجای رفته سرگون در افتاد از ان باز سپهر داشت و از چشمانش  
 اشک ان گشت و سکوت و زربد دهر که طعامی مشکبش دی کردی انور دی کشتی که حال چه خورم لطفت  
 خورون نهیمت غرض که بعد وفات مولوی تمانه روز زنده بماند و باز جان بجانان سپرد و انالید و ابوالیه رحیم  
 و مولوی موصوف جز نام حضرت قطب المدار بر زبان حرفی نداشت و میگفت که چه دانید که حضرت  
 شاهمدار کیستند و مرتبه شان چیست حق بل و علامه زود تر مرانزدادشان رساناد چنانچه ماده تاریخ  
 وفات حافظ عبدالرحمن مراد آبادی در سلک نظم کشیده

منظر الحق حسین اذ مل

كان من عابا صله وصل

تسعة عشر دن کان سنتہ العمر

بالحساب من امر حسن

بانت الغيب قال فطيم

اقبلوا الخلدوا واخلوا

پس آن غریق رحمت محبوب و مطلوب خویش وصل گشت و مشتاقان دیدار کبریاے  
حسرت انداخت اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ

حیف و رشیم زدن صحبت یار آخر شد

روئے گل سپرندید یکم بهار آفرشد

نقل است از سید اسد علی تهمانه دارا و دوسه پوره ساکن بجو پال به انشب که وفات  
مولوی منظر الحق گردید میگفت که من خفته بودم که یک بیک از آسمان مردان نورانی صورت فرشته  
سیرت دستار و شمله کلان کلان بر سر بسته نزول مینمایند و دران میدان که مزار مولوسیت در انشب  
چند نوبت این ماجرا پیش آمد اگر نزول فرشتگان رحمت از آسمان شده باشد بچندین رگ سیرت چهست بعد

ذکر حکیم سید محمد مختار از غوغاۃ الممدار کے مکین پور کے

حکمی بود حاذق و مرتاض بود لایق و فایق برادر مولوی نجم الدین خاغت و خلیف پدر عالمی و  
ملا قطب الدین سراجیست تلمذ هم از او سے داشت و از مولانا مولوی عبدالجلیل بنیراجازتی  
داشت عمرش نو و ساله بود آنچه و ثمالیقتش معین بود ترک نموده توکل و زریده هر چه پیش رسیدے

[illegible]











عاشق بود باطل متقی و صایم که هر قایم الباقی بتابع شریعت سرور عالم علی بن ابی طالب علیه السلام و در حجاب و سلم بدرجه کمال  
 ملحوظ میداشت و اوقات غریز را بگذراند و کار و علم و علم بیگز را بنید و را ابتدا سے حال بدرجه باند تحصیل  
 علم نمود و کتب انتهائی از مولانا سلاست الدمد مرحوم ختم نمود و از نام نشان و سکونت خویش را در مدت  
 که را اطلالی بنفشید و بهالت نابینائی مشقت شاقه بخود اختیار نمود چونکه از ابتدا سے سن - اعمی شده  
 بود و بعالم نابینائی تحصیل علم نمود و مصائب علمی بخود گوارا فرمود و ازین صد آفرین بختش با دوکانش  
 چه سرایم و چه بقلم آرام بوقت مکالمه عبارت کتب از برنجوانه با و در ایم که طلبه بختش میفرستد و می گفتند که حافظ  
 فلان عبارت یا مسئله دین کتابی ام جانوشته است پس و خصوصاً تازه ساخته و کتاب بدست گرفت  
 همان مقام بر آورد که طلبه بخوانند و در عشره محرم اکثر بار بار بیداری زیارت جناب بنین رضوان الله تعالی  
 عنها بدین طریق میکنانید که اول طالب غسل کرده روزی غسل داشته حاضر شود با بوقت از شرف زیارت  
 مشرف میشد بزرگ و در اسنگی حافظ مشهور و معروف است صاحب بنی بود حق جل و علا بختش نزول  
 رحمت کماله و در رمضان المبارک ۱۲۹۰ هـ واصل بحق گشت فرارش در مکنپور به عاقله حویلی و سے است

## نظر شاه خادمان

سید زاده بود مولدش قمر طحیح منصفات لکھنؤ ایشان بخدمت اشرف سید سند سے شاه کامل  
 درباری از غولی الممداری مکنپوری حاضر گشت و از نعمت بیعت مشرف شده پمانه مراد خویش از نعمت  
 عرفان لب و ساخت با بکامی شیخ الطریقیت خویش سرفکره مفضل میش گرفت بعد حصول شرف زیارت  
 کعبه مفضل مدینه طیبه معاودت کرد و یک از مجازیب روزگار زلفه شد بسیار کلمات از وی سر بر میزد  
 و حکایات از دے معروف است معروف است که بایام عذر بجای میبرد که یکی از نظر انبان در  
 پس دے افتاد و دست بانداش رسانید پس معاطای روح از خیره خاکی با شیان قدس پر و از  
 کرد مشهور بود که کس جسم اطهرش احساس نمیکند و وی هم عظمی میداشت متعبره اش در موضع قاسم پور  
 خلع سینا پور واقع است تاریخ غرس در فصل بهار بتاریخ نهمی بسنت نجبی مفر گشت هر سال بهجوم

علی بن ابی طالب علیه السلام  
 در این روز بختش حاصل  
 است بختش  
 را از مولانا سلاست  
 دین بنین رضوان  
 الله تعالی  
 عنها بدین  
 طریق  
 میکنانید  
 که اول  
 طالب  
 غسل  
 کرده  
 روزی  
 غسل  
 داشته  
 حاضر  
 شود  
 با  
 بوقت  
 از  
 شرف  
 زیارت  
 مشرف  
 میشد  
 بزرگ  
 و  
 در  
 اسنگی  
 حافظ  
 مشهور  
 و  
 معروف  
 است  
 صاحب  
 بنی  
 بود  
 حق  
 جل  
 و  
 علا  
 بختش  
 نزول  
 رحمت  
 کماله  
 و  
 در  
 رمضان  
 المبارک  
 ۱۲۹۰  
 هـ  
 واصل  
 بحق  
 گشت  
 فرارش  
 در  
 مکنپور  
 به  
 عاقله  
 حویلی  
 و  
 سے  
 است











بزرگی بود در شایخ متاخرین اوقتی بعالم سباحست بموینی رسید از مصنفات گورگانوان در انجا رخت  
اقامت انداخت مریدانش بخدمتش رسیدند و چندان التفاتی بهم نکردند از ساد و صفتی وی حمل بر بزرگش کردند  
ارادت پدری دیگر آورده روضی کافزوده بودند و از بجانب انحراف در زیدند بر کجروی شان مکرر شده  
ارشاد کرد که نام این موضع چیست کسی گفت دگور گفت زبان ناپسین مورم و راستی پیمود از فرما  
آن سیف زبان آن دهمیه دستیابی آمد و در آن گشت و طاف پس بکثرت پیدا شدند و هر چهار مورم  
می قصبه بند و بنزد اسد و لا ویر شان ندای میگرییادی چنانچه آن مقام ضرب اهل شد و از آبادی رخت  
و نشانی نماند سکنا ی دهمیه بجای دیگر گریخته متفرق و سرایمه شدند آخر چون بخت خفته شان پیدا شد  
بخط او شان خیالی پیدا آمد که با هم مشوره باید کرد و چنانچه بمقامی یکجا شده گفتگو کردند که این ادبار بر پا داد  
که پسر و مرشد خویش بے ادبیا کرده اند پس صلاح کار در آنست که بخدمتش برسیم و به پایش در افتاده  
عفو تقصیر خواهیم چنانچه اکثری از ان تهمیه سفر نموده مکنپور حاضر شدند و بخدمتش در افتادند و عفو تقصیر  
پس راضی و خوشنود همراه بودند و بعد طے مسافت در بمون موضع رسیدند و ایستاده شده فرمودند که نام  
این موضع چه بود گفتند دگور ارشاد کرد (بے گفتگو) و بمون باقیام کرد پس از ان تاریخ آبادی  
ترنی پذیرفت و ساکنان آنجا باندک مدت بکے انزال دول شدند و هنوز آبادست و این حکایت  
هنوز زبان زد مردم آنجا است تاریخ وفاتش و دوازده رجب الحریب

ذکر شایعہ بابر اللہ متولی رعوئے الملک

ایشان معراج از خدمت جبار و کشی یافت و راو اکل شون و عشق و دامنگیر حال وی شد بوقت  
شنبه دن از خاقان شریف جبار و کشی مینمود رفته رفته ازین خدمت بجناب حضرت قطب الامر  
چنان مقبول افتاد که خود بخود در سبزه برویکشا و چنانچه همه شب بملین مشغله می داشت و بدر بار میبیر  
تجدید عمل و تبدیل لباس جبار و کشی مینمود چون عالمگیر ثانی وقت براس حصول شرف زیارت  
اقدس قدس سره پدمال برسد و از ایشان دو چارگشت گرفت اسلام علیک فاخلع نعلیک























بوعالم ملکوت شتافت چنانچه وی بهم بمنازل معرفت و حقیقت قدم نهاده و لطف کمالش  
بر داشته در هدایت خلق اندک سیه کوشید و قیام و حال محبوب حق نزدیک رسیده بر منقشین و ارشاد  
حضرت سید خان محمد را که در صلاحیت کیشی و سعادت اندیشی بنیاد و گمانه بود بر سر ارشاد عالم گذاشته  
رحلت فرمود و در حیات خود حضرت خواجہ بن راجا نشین خود نموده ره نور و ملک افشا شد آنحضرت  
سید محمد و لاریکی از کالمین زمانه گردید و بر ابرجاده افاده گذاشته بر عالم ملکوت فرمود چنانچه آنجناب  
پیش خود حضرت سید فتح الدین مولی آستانه حضرت سید بدیع الدین قطب اکبر راجا نشین خود فرموده  
ازین جهان رخت اقامت بربست انما الله وانا الیه راجعون آورده اند که روزی بدر بار حضرت  
قطب المدار امراے یار و امصار حاضر بودند و از پند و نصائح بنگامه مجلس گرم بود و کس بحال فوق  
شوق محو بود اختتام کلام سلطان ابراهیم شرفی جو پوری که در آن مجلسه بود التماس نمود که میخواهم  
که براسے خوشنودی خاطر صاحبزادگان و کفایت بندگان این آستان کفانی که طریقه خادمانست عین  
کنم حضرت قطب المدار نور دیدگان را پیشگاه حضرت اقدس خوانده نشانی خاطر سلطان را شرح فرمودند  
عرض کردند که بعد از تال نیک اندیشیده جواب با صواب التماس خواهم نمود پس حضرت خواجہ فیض را بدو  
خود درین خصوص مشاوره کرد که دامن از عمده قضا بر حیده برای حصول نعمتی که پاینده و لایزال  
است ملازمت حضرت اختیار کرده اکمل اندرین حالت در انتظام و انصراف ریاست پر دامن خود را در  
معرض بلاکت انداختن است هر دو برادر رفایت پسندیدند پس بحضرت قطب المدار قدس سره  
العزیز حاضر شده شاید عار ابدین گونه بگلگونہ بیان آراستند که ما خواہان سلطنت ابدی ایم  
این ریاست چند روزہ و نبوی که سر اسرار خارج و مخالف است بچه کالید چرا ملک قناعت نیگرم  
وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ وَإِنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُحْسِنِينَ آن حضرت حسن رای دادند  
صاحبزادگان آفرین خواندند و دعاے خیر و برکت و ارتفاع مدارج طریقت و اجراءے بدایت  
فرمودند الحق همچنین بوقوع آمد که تمامی ہندوستان از فیضان این بزرگان مملو است حضرت  
خواجہ فیض قدس سرہ کا سہا و قات مبارک را بے باد الہی دے معطل نگذاشت کرامات عجیبہ

چنانچه در این مجلس  
حضرت سید محمد  
را بخدمت حضرت  
قطب المدار  
قدس سرہ  
عرض کردند  
و حضرت  
قطب المدار  
قدس سرہ  
فرمودند  
که این  
آستان  
کفانی  
که طریقه  
خادمانست  
عین  
کنم  
حضرت  
قطب  
المدار  
نور  
دیدگان  
را  
پیشگاه  
حضرت  
اقدس  
خوانده  
نشانی  
خاطر  
سلطان  
را  
شرح  
فرمودند  
عرض  
کردند  
که  
بعد  
از  
تال  
نیک  
اندیشیده  
جواب  
با  
صواب  
التماس  
خواهم  
نمود  
پس  
حضرت  
خواجہ  
فیض  
را  
بدو  
خود  
در  
این  
خصوص  
مشاوره  
کرد  
که  
دامن  
از  
عمده  
قضا  
بر  
حیده  
برای  
حصول  
نعمتی  
که  
پاینده  
و  
لایزال  
است  
ملازمت  
حضرت  
اختیار  
کرده  
اکمل  
اندرین  
حالت  
در  
انتظام  
و  
انصراف  
ریاست  
پر  
دامن  
خود  
را  
در  
معرض  
بلاکت  
انداختن  
است  
هر  
دو  
برادر  
رفایت  
پسندیدند  
پس  
بحضرت  
قطب  
المدار  
قدس  
سره  
العزیز  
حاضر  
شدہ  
شاید  
عار  
ابدین  
گونه  
بگلگونہ  
بیان  
آراستند  
که  
ما  
خواہان  
سلطنت  
ابدی  
ایم  
این  
ریاست  
چند  
روزہ  
و  
نبوی  
که  
سر  
اسرار  
خارج  
و  
مخالف  
است  
بچه  
کالید  
چرا  
ملک  
قناعت  
نیگرم  
وَمَنْ  
يَتَوَكَّلْ  
عَلَى  
اللَّهِ  
فَهُوَ  
حَسْبُهُ  
وَإِنَّ  
اللَّهَ  
مَعَ  
الْمُحْسِنِينَ  
آن  
حضرت  
حسن  
رای  
دادند  
صاحبزادگان  
آفرین  
خواندند  
و  
دعاے  
خیر  
و  
برکت  
و  
ارتفاع  
مدارج  
طریقت  
و  
اجراءے  
بدایت  
فرمودند  
الحق  
همین  
بوقوع  
آمد  
که  
تمامی  
ہندوستان  
از  
فیضان  
این  
بزرگان  
مملو  
است  
حضرت  
خواجہ  
فیض  
قدس  
سرہ  
کا  
سہا  
و  
قات  
مبارک  
را  
بے  
باد  
الہی  
دے  
معطل  
نگذاشت  
کرامات  
عجیبہ







من شاه سواریم که بر مرکب نوریم	جاس که بتنازیم همه جاس رویم
من یار پریمم بچو حق نه پرستم	من گم شدگانیم نه دانیم که آیم
من آب حیاتیم که از چشمه نضریم	من عشق حقیقم که در دیده چکانیم
من کسوة معنیم که معنی نه شناسیم	در پرده تمامیم بمعنی همسانیم
من محبوبداییم که در ذات مداریم	من مفلس تجرید چو فلش نشانیم
من کف سر صحراییم با سدا مقرریم	زین وصف ظهوریم نه اینیم نه آیم
من زنده ترایات بمیخانه در آیم	در گنج نشستم که ان گنج نه آیم
من اهل سما عیم بجز سوی غیریم	در مرز زندان بجز احوالک تراییم

حضرت سید ابوتراب منصور را غلامی بود موسوم به اظهر الدین یکی از برگزیدگان جناب رب العزت  
 موموش بود که وفات عزیز را بخدمت همانان و حاضران آستانه فیض کاشانه آنحضرت گذاردی و ساعت  
 آرام نگرنتی قبری حضرت قدس خواست که آزاد کند بیا شفت و گفت خطایم چیست که از من بگریزیدی  
 و عتابی نمودی که از شرف غلامی و خانه زادی آزادی پسندی و لهه حیاتم و بال جان خواهد گردید آقام  
 غلامی این آستانه باز تخت و تاج شاهانه و اطاعت و محکوم حضرت مازن فضل از حکمرانی هفت  
 کشور کردن است زبی نصیبم که خدمت آنحضرت نصیب گرد و خوش طالع همایون که بقرابت  
 مانم و ولایت سال بدین منوال عمر عزیز گذرانید و قتی که زمانه قرب وصال بزرگوار رسید  
 بخدمت فیض موموش بشفاف و غرض خدمت خواست و گفت هیات هیات حالان سعاد  
 خدمت دور افتادم آنچه که پست بر این خاک آستانه یافتم و لدم کسی بسجادی یافته بود از ان تاریخ  
 معذرت شد کسی را بخود راه نداد و ترک غذا نمود و بر که بر در حجره اش چهره بروی نگرنتی  
 شخصی موجب تنفرد یافت بخندید و گفت طالب را بخر طلب خوش طلبی نباید و فی الحقیقت سوا  
 محویت هیچ نماید چونکه مطلوبم دیگر است لهذا ضرورتی نیست که آب در دیده بگردانید و گفت ای  
 داس غلام آستانه مداریه گویانم و محتاج غذای ناسوتی باشم ای آبه طلب محبوب طلبم و سوائی دید

اینکه در این کتاب آمده است از حضرت سید ابوتراب منصور علیه السلام است و در این کتاب آمده است از حضرت سید ابوتراب منصور علیه السلام است و در این کتاب آمده است از حضرت سید ابوتراب منصور علیه السلام است























معانی آراستی برای مدح و ماضی نوشته بنام دوست قدس سره این آراستی نیز از سابق الایام یعنی از زمان ابراهیم شرقی معارف بلویس همون آراستی بقدر حصه ایشان در عهدش معارف نموده شده تا بنین پدر و الا که خوش است معاصروی در مکتوبات تذکره وی که خوش است خوبی بموضع بیان در کشید و چنانچه در مقدمه ستفسار اصطلاح لفظ خدا مکتوبی که سبق نقل کرده شد در وی ذکر و سه نموده اند و مناسبش انشا فرموده و زیاده طول بیان گنجائی ندارد و تاریخ وفات بست و سه رمضان المبارک

## خواجہ سید علی حسنین

و انما موزن الفقر فخری حکمت آموز شریعت محمدی سالک مسالک شریعت و طریقت ناسک و مناسک معرفت و حقیقت صایم الدهر و قائم السیالی و عمر عزیزین خوبی و خوش سلوکی بسیر کشتی تمنای خوشی و زکریا انداخته شناور گشته روزی در مجلس و سه ذکر عشق رفت در خوش آمده غزل حافظ شیرازی بر زبان آورد و غزل

تاراهین نباشی کے راہبر شوی  
ہاں ای لیر کوش کدونی بد شوی  
تاکیمیا عشق بیابی و زرشوی  
آندم سی بد دست کہ عیوب غم شوی  
بالد کز آفتاب فلک نوبتر شوی  
در راہ ذوالکمال چو بی پا و سر شوی  
در دل مدار ہیچ کزیر و زرشوی  
باید کہ خاک در گہ اہل بصر شوی

ای بخیر بکوش کہ صاحب خبر شوی  
و مکتب حقایق پیش او بی عشق  
دست از من جو دو مردان را بشو  
خواب خورت زمر تبہ عشق دور کرد  
گر نور عشق او بدل و جانت او قد  
از پای تا سرت ہمہ نور خد شود  
بنیاد ہستی تو چو زیر و زبر شود  
گر در سرت ہوئی صال ست حافظا

ازین کلام بر حضار مجلس گفتی و معانی پدید آمدنی کہ کثری از ان مدح و ستایش کنند پس مدح و ستایش و مجاہدہ دادہ و خلق الدار را ہمنوی نمودہ و اصل بحق شد

و انما موزن الفقر فخری حکمت آموز شریعت محمدی سالک مسالک شریعت و طریقت ناسک و مناسک معرفت و حقیقت صایم الدهر و قائم السیالی و عمر عزیزین خوبی و خوش سلوکی بسیر کشتی تمنای خوشی و زکریا انداخته شناور گشته روزی در مجلس و سه ذکر عشق رفت در خوش آمده غزل حافظ شیرازی بر زبان آورد و غزل







## خواجه نصیر محمد

شب بیدار نهج کند از صابر و شاکر پاکیزه صورت فشرسته سیت شیخ الوقت بود روزی در مجمع کفار بیدار  
در برای او ای صلوایه بیانگشت اذان گفت و مشغول نماز شد یکی بوش کرده قریب جناب قدس سوار شد  
و آننگ بلاق نمودند چون آنحضرت وی سلام کردند و اندیدند نظر فرمودی ایشان بگریستند یک یک گونهای  
ایشان برشته رو پشت کشیدند همه مضطرب شده به پایش در افتادند و عفو قصص خواستند از شاد کرد که اگر  
در حلقه اسلام گردن اطاعت فرمایید چه عجب که ازین هلاکت بازمانید چنانچه آن گروه پرفاش جو مطیع  
اسلام شدند و کلمه طیبه بر زبان آوردند آخر بحالت اصلی باز آمدند وفات ایشان بتاریخ یازدهم جمادی الثانی  
گردید فراز پر الوار در همان غمت **إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ**

## خواجه نصیر محمد

حضرات ایشان کم سخن سکوت پسند زادی گزین بودند از احتلام خلق متنفذ و زکرو فکر اوقات شریف  
البسمه فرمود روزی از عم فقیه شاه عبدالمنان عن شاه کلمه میان فاطمیه شده ارشاد کرد

بطبع جمیع مضمون به زلب ستن نمی آید | خموشی معنی دارد که در گفتن نمی آید

چنانچه امام غزالی رحمه الله علیه نقل کرده که حضرت عیسی علیه السلام گفت عبادت ده است نه خاموشی  
یکی از خلق از مردمان و رسول صلی الله علیه و آله و صحابه و علم فرمود که بسیار سخن بود بسیار سقط بود بسیار گناه  
بود آتش بوی اوی تراهی **سبع سن** یکم هشت سال حدیث دنیا کرد چون بامداد برخاسته قلم و کاغذ  
بنهادی و هر سخن که گفتی نوشتی و شبانگاه حساب کن با خود کردی و بدان که این نه فصل خاموشی از آنست که انفات  
زبان بسیار است و همیشه موجود از زبان می جمدن آن خوش و آسان بود و همیشه کردن میان نیک  
و شوار بود و خاموشی از زبان آن سلامت بود و دل و همت جمیع باشد و فکر و ذکر پر داند استغفار پس  
انسان را باید که زبان خود را نگاه دارد و از قلب مخاطب مانند تابانک زمانه صاحب دل شود

خواجه نصیر محمد  
در مجمع کفار بیدار  
نمودند چون آنحضرت  
وی سلام کردند و  
اندیدند نظر فرمودی  
ایشان بگریستند  
یک یک گونهای  
ایشان برشته رو  
پشت کشیدند همه  
مضطرب شده به  
پایش در افتادند  
و عفو قصص  
خواستند از شاد  
کرد که اگر  
در حلقه اسلام  
گردن اطاعت  
فرمایید چه عجب  
که ازین هلاکت  
بازمانید چنانچه  
آن گروه پرفاش  
جو مطیع  
اسلام شدند  
و کلمه طیبه  
بر زبان  
آوردند  
آخر بحالت  
اصلی باز  
آمدند وفات  
ایشان بتاریخ  
یازدهم  
جمادی  
الثانی  
گردید  
فراز پر  
الوار در  
همان  
غمت

حضرات ایشان کم سخن سکوت پسند زادی گزین بودند از احتلام خلق متنفذ و زکرو فکر اوقات شریف  
البسمه فرمود روزی از عم فقیه شاه عبدالمنان عن شاه کلمه میان فاطمیه شده ارشاد کرد  
بطبع جمیع مضمون به زلب ستن نمی آید | خموشی معنی دارد که در گفتن نمی آید  
چنانچه امام غزالی رحمه الله علیه نقل کرده که حضرت عیسی علیه السلام گفت عبادت ده است نه خاموشی  
یکی از خلق از مردمان و رسول صلی الله علیه و آله و صحابه و علم فرمود که بسیار سخن بود بسیار سقط بود بسیار گناه  
بود آتش بوی اوی تراهی **سبع سن** یکم هشت سال حدیث دنیا کرد چون بامداد برخاسته قلم و کاغذ  
بنهادی و هر سخن که گفتی نوشتی و شبانگاه حساب کن با خود کردی و بدان که این نه فصل خاموشی از آنست که انفات  
زبان بسیار است و همیشه موجود از زبان می جمدن آن خوش و آسان بود و همیشه کردن میان نیک  
و شوار بود و خاموشی از زبان آن سلامت بود و دل و همت جمیع باشد و فکر و ذکر پر داند استغفار پس  
انسان را باید که زبان خود را نگاه دارد و از قلب مخاطب مانند تابانک زمانه صاحب دل شود



ایشان خلف و خلیف و والد خوش است خدمت حاضری استانه تا حین حیات بر خود واجب است خادم  
استانه گفتن زیبا است و عاشق ملازمتی است هفت پر داشت یک مبلغ و چهار آینه توجیه قارندار  
بدانچه از دست غیب حضرت شاه دارد و خالقاه بجای نهاد و هول میشد و بصرت اهل عیال می آمد و ام  
از مستغنی المزاجی بسر رفات میفرمود و عمر شریفش کم و بیش نو و ساله بود و در سنه یک هزار و صد و شصت و هفت  
هجری بتایخ بست و نه صفه و آن کنی شد مزارش در بانج عهد خوش موسوم به باغ فتح الد متولی است  
مرکب وی همون طبع پسندیده و در خموشی لطیفی و خطی برگزیده اند

## خواجه سید شاه اخون

عزت العمر و زهد ریاضت بسفر فرمود عادتی بود که از یک پارس آخر شب بچرخفته و از نماز تجمیع فرائض یافته  
مراقب میماند بعد از آن نماز فجر با جماعت ادا کرده و از ورود طائف فارغ شده بتلاوت قرآن مجید لایل  
الخیرات اشتغال مینمودن بعد از آنقاه و الاجاه حاضر گشته و فاتحه خوانده بخانه تشریف از رانی میفرمود و طعام  
نوش جان کرده خواب میفرمود و نماز پنجگانه با جماعت ادا مینمود و باقی وقت در تعلیم طالب علمان بسر  
ذاکری و شاعری بود و لا یش در سنه ۱۲۳۵ هجری در پنجشنبه روز یکم از وفات بعد نماز فجر همراه برادر  
بخانقاه رسید و کلمات نعتانه در حضور حضرت معروض داشت و واپس شده همه خورد و کلان را  
تکبیده و وصایا نموده و یقین خوش را بخدا سپرده و گفت هر چه گفتن شنیدن باشد بگوید باز موقع  
گفتگو خواهد ماند چه که من از مشغولی دنیا علیحدگی خواهم جست پس خموشی در زید و بیاد حق مصروف شد و تنگ  
روح از کالبد بیرون شدن است از منتهی اندامی آمد و باز دم به قالب خلایک مراجعت نمود و عمر  
شریفش شصت و پنج سال در سنه یک هزار و صد و یک به ماه ذی الحجه بروز جمعه بعد نماز فجر ازین سنجی سری  
سفر آخرت فرمود مزارش در ملکپور لب دریای سین بود پائین مزارات دیگر شهدایان دریا  
قبرش را مع قبر بابا شهید الشکست و دریا بردند

## امام الملت والدین سید امام الدین

این مردی  
که در میان  
مردان و عوام  
بسیار معروف  
و مشهور است  
و در میان  
مردان و عوام  
بسیار معروف  
و مشهور است  
و در میان  
مردان و عوام  
بسیار معروف  
و مشهور است







و نزول طائر وحش با شیان قدس پرواز نمود بتاریخ نازدهم ربیع الاول بروز شنبه ۱۲۹۴  
بود که این واقعه پیش آمد ان شاء الله و انما الیه کاجعوت

# شیر وادی فقر و فنا ضیغم پیشین است کبریا محبوب ذوالمنجن حضرت داد شیرین منصور علی المرتضی قدس الشریعه

نام نامی سید احمد پیش داد شیرین شجره انساب پیران طریقت ایشان پیش واسطه از حضرت  
قطب المدارمی پیوند و وصلاتش بجای رسیده بود که کسی را یارای اقرب نبود چه جائے گزینی اذلتش  
بلا وقت بملاقات پیش رفتی و مکالمه نمودی بطول العمر بود از کثرت ریاضت و مجاهده و حسد اطهرش  
لطافت روحی حاصل بود و ایضا معتکف میماند و گاهی بسفر زرقه و غیرت انزو او شیده صاحب نجو  
و تضرید صاحب خبارق بود طالبیکه کجسورش رسیده و ال بحق گردیده رادگاه و خواجگاه کنپور جایگزین مزار  
شریف است آن بانی هم ملقب وادی میان معروفست برقرارش لطف حیات حاصل میشود  
و از فیضان عایش کاسه مراد لبریز میگردد و فیضان بی پایانش نهایتی ندارد و مردمان آن سلسله از اولاد  
بزرگوار بوده اند چنانچه در اسیمه داران مکتب پور شاه غلام محمد و غیره مشایخ صاحب شاد شده اند و یکی از  
خلفانش بابالا در باره بود صاحب خبارق کائنات از ایشان سلسله جالست فرانش و  
کنپور و در سلسله اولاد امجادش هنوز ال فضل موجود اند چنانکه مولوی محمد شکر الله ارغونی مرید و خلیفه  
این بود و ملایم مولوی رضی الدین ارغونی المکنپوری و حافظ عبد الرحمن مراد آبادی است و فقیه کتب  
ابتدای کجسورش اند که آن بزرگوار هنوز زنده اش موجود است بهای عرس و س قدس سره زیارت میشود

## امام اهل التوحید مولانا مولوی ابوسعید رحمة الله المجید منصور علی قدس سره

عالی بود اهل خلف و خلیف سید محمد نصیرت جای اورش ملی است بدر خاندان والا جای کنپور بدستی  
میگرد و طلبه هر دیار و اعمار حلقه میماند و طلب علم می نمود و در چوک مصارف آن مدرسه از جانب شاهان

در بیان این واقعه و سلسله از اولاد امجادش هنوز ال فضل موجود اند چنانکه مولوی محمد شکر الله ارغونی مرید و خلیفه این بود و ملایم مولوی رضی الدین ارغونی المکنپوری و حافظ عبد الرحمن مراد آبادی است و فقیه کتب ابتدای کجسورش اند که آن بزرگوار هنوز زنده اش موجود است بهای عرس و س قدس سره زیارت میشود







شاید بخواهید بدانید که

اوان را الحانی میداد که مصلیان را از شنیدن ندای الله الیه نظر اری و اضطرابی پیدا می گشت  
 لهذا این لقب ملقب شد خوش الحنای می معروف است پادشاه و بهی عقیدتی میداشت و نیز از  
 دیگر امرا و نقیض معین بود چنانچه فرمان شاهی بنام وی است و از کواخانات اسناد و امرا در آنکه معین  
 بود واضح و لایح است تاریخ وفات پنجم ربیع الاولی ۲۲۲ هجری

شاہ عبدالحمید بن منصور

بزرگی بود خلق حلیم کی از سیزادگان بکنیور بایام غد شهید شد عزراش رکنی پورتا رخ وفات و جمادات و ششم

شیرہ علام حم نرہ فنصور

خدمت آستانه در حیات خویش واجب دانسته و داد و زهد و ریاضت داده در هنگام غدر شربت شهادت  
چشید تا یارخ وفات و جمادی الماولی

شکیده حافظ محمد بخش منصور

خوش و قاتی بود و پادشاه و قمران مجید کاری نداشت در تکرار مستغنی المنزاجی و فاع البالی عمر عزیز بنمونه و خیر است  
پیر خود کجائی زلفت بتاخر هفتم ربع الاول سخت بستی از نهم جان برداشت انا لله وانا الیه راجعون

فصل ہفتم در ذکر مشایخ خا و مان الطیفیورے

وذكر حضرت مقتداي من محبوب غفور الواسع الحسني جبه طيفور قدس الله سره العزيز

[illegible]



حضرت سید ابوالحسن طیفور قدس سره ولی بود از قدما می مشایخ پیشین که جامع مکتوبها بود و در حجت  
و قناعت و تقوی و طهارت انفاس گرامی مدتی نداشت جمع مکارم خلاق و شرف اوصاف و صفات  
متبرک اوست که لالش بحال رسیده و مدارج از چمنندش بروج سر کشیده و در جلیل و خوارق و دانش  
هر سو آشتهار یافته در ریاضت و مجاهده بدرجه غایت رسیده این نوآمده خاندان ولایت گلدسته گلستان  
سیادت بخد مت اشرف قدس جد بزرگوار خود اعظمی از حضرت قطب الممدار سرایه کمالات اندوخت و  
بخلافت و آمده بر جاده نیافتی و گرم زینت بخششی فرمود محمدت او را بکدام زبان در حلیه بیان آرد  
منقبتش قلم را چه یار اگر صفت قرطاس نگار و محفل احوال درین تذکره نگاشته شد خلقی از انفاس سامی  
مستفیض شده و عالمی بفره اهل حق در آمده بمنزل سعادت رسیده و جهانی بتوجیهی در کیمیا کشف  
و مرآت مستغرق شده کامیاب و سیراب گردید و وقتی قحط سالی در یمن پدید آمد و عنان غمگسائی  
از دست زمانیان رفت و اکثری از صعوبت فقر و فاقه بملک و بگرد راه پیوده و بسیاری از شست  
گرنگی هلاک شدند جماعتی فریاد و فغان کرده پریشان و سر اسیمه حاضر آمد و مصائب اندوه و در محض  
بیان پیش آفتاب آورده نجات خواست و عرض کرد که ای محبوب و ادب حل غلظه فدای که بر همه  
مخلوق مسلط شده است از تدبیر و چاره جوئی دفع نکشود و آه و بکا بجناب کبریا سودی نمی بخشد  
جانبی دشوار بگریزی و یار که بغیر ایدم زری و حیف که بدرانم و شکری نمی کنی با اشاره گوشه چشمت آتش  
جهان دور میگردد و باندگت چه همه عالم سیرب میشود و میجویم که ازین عذاب الیم نجات حاصل آید  
سید قدس سره بر حال زارشان رحم نموده و سخن مسجداً ایستاده شد و بجناب الهی دست دعا دراز  
کرده برای کشتود کار خلاق مناجات فرمود و سیرکت التجای گرامی با شرین ران شد و ابر حرمیت  
بزرین بارید و خشک سالی از عالم دفع گردید همچنان تصرفات هر روز از ان بزرگوار ظهور می آمد  
روز سهی حضرت خواجہ ابوالحسن طیفور قدس سره سیرکنان جانب جنوب بمقام بسیدن  
تشریف فرما شدند در آنجا جوئی را دیدند که نهایت صاحب شد راجع بر موارع نشین است مید  
ممدوح چون باد و چار شد بزرین افتاد جوئی تبحر شده سولی از کوه فقر زبان سنسکرت

سید ابوالحسن

سید ابوالحسن

سید ابوالحسن

سید ابوالحسن

سید ابوالحسن

سید ابوالحسن

سید ابوالحسن

سید ابوالحسن

سید ابوالحسن

سید ابوالحسن

سید ابوالحسن

سید ابوالحسن

سید ابوالحسن

سید ابوالحسن

سید ابوالحسن

سید ابوالحسن

سید ابوالحسن

سید ابوالحسن



















سر سلطان الاوليا چي مطهرت سلم فرشتا ميرزا محمد

رتبه ولایت حضرت قاضی مطهر قلعه شیر که سرآمده روزگار بود در علم و عمل عدلی نداشت در اوایل  
 مدرسی همیکم و طلبه منتهی یار و مصار از جناب افتخار الاشیخ کمال سوخ تلمذ میداشتند و زمانی که  
 آمده قضا با جاه و کین از کمال حکمت و دانش انجام میداد تصنیف فاش هم است از جناب فیض از آن  
 حضرت قطب المدا در شرف بیعت و خلافت سرفرازی و ممتازی حاصل نمودن باکی زایل کمال قاضی  
 طبعش جز ارتقا و عالم علوی میلی نداشت آوازه خرق عادات و کرامات با سهرات حضرت قطب المدا  
 شنیده بغرض مباحثه با دو صد طلبه کی نتهی بختش آمده در مسله و حدث و توحیدی را اندو یک هفته  
 هنگامه اعتراض گرم ماند آخرش کلام بدرجه تم رسید و حضرت را غیرت علم احدیت در گرفت فرمود ای طفل  
 کتب خالق مطلق واحد است و نقابیکه بر چهره او را طهر فروشته بود برداشت قاضی بمیان تکیه یکی بیکر  
 الطهر را ز تابش جمال مهر سپهر گرامت نمایان شد موه تلامذه سجده در افتاد و در حالت غشی آمده سه یوم  
 لذت بخودی چشید چون بهوش آمد عفو تقصیر خواسته و درخواست بیعت کرد و حضرت منظور داشته در  
 حلقه بیعت مع تلامذه اش در آورد قاضی موعود قدمینت از روش را بر بیعت عظیم شمرده در  
 تعظیم و تحویل آن جناب کوشیده و لبطای خریل بیعت و خلافت منتهی شده بمرتبه کمال رسید و صاحب  
 مقامات علیه بود شهرت مولانا از حد در گذشت قصیده ماور که از مکتب پوری کرده است گاهی و بسوی  
 تا ماور پشت نمیداد و رخ بجهنم کرده باز میگشت روزی مولانا حضرت قدس سره را وضو میکنید  
 که حضرت روی مبارک در هم کشید قاضی التماس کرد که خطایم چیست فرمود که از تو بوی پایزمی آید  
 عرض نمود که از شش ماه بکل و شرب کاس ندارم آری از بازار آمدن شاید پوش و رجاها در  
 گرفته باشد از آن بازگویی به بازار نرفت و کمال احتیاط میکرد و در حواله مرمتش در آمده یکی از مقربان  
 و الاشد الشان از خلفا و اهل حضرت قطب الاقطاب قطب المدا را نه و گروه عاشقان از ایشان  
 نافذ است خلیفه و جانشین قاضی حمید بود در گروه عاشقان نه شعب معصوم است و خواص چنان بودند







ایشان خلیفه و جانشین حضرت قاضی حمید بودند و قتی که از درس ظاهری فارغ یافتند بخدمت شریف  
حضرت مولانا قاضی حمید رومی در یافتند و از شرف بیعت ممتاز شدند ایشان از روز جمعیت مشقت  
شاقه و ریاضت و مجاهده بر خود چنان اختیار کرده که تجربه گنجی آخرت بوجه شیخ بمراتب و امانت ترقی گرفته  
و یکی از دیباچه های ایل گردید و در حضرت قاضی حمید زوی راضی و خوشنود شد و بارت خلافت عنایت گردید و پیشین خویش را  
فی الواقع هرگز از ایشان پیوسته در اندک است بخدا رسید و عالمی زوات گردید قیض کار از ایشان پس ایشان تبارک و تعالی  
المعروف بابا پیور که بر نظری ملایمت خلیفه و جانشین ساخته و ابر کار هدایت خلق الهی بکون و نقیض مورد بحث پیوست

ذکر حضرت سید شاہ عبدالغفور رحیم بابا کی پوری قدس اللہ سرہ

بابا صاحب یزد خلیفه سید شاه راجی وی مرید و خلیفه حضرت قاضی حمیدوی مرید و خلیفه حضرت سلطان التارکین برهان العالین مولانا قاضی مطهروی مرید و خلیفه اهل حضرت سید الموحیدین عمده و اهل طهارت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المذاق قدس الله تعالی اسرارهم و طینش کالنی است در ایشان بعد تحصیل علم طاهرش شوق لغار الهی بگوشه خاطر مکنون میداشت مشتعل شدن گرفت پس تبلاتش پیر اختیار کرد چون صیبت فیض و کرم حضرت سید راجی قدس سره عالمگیر بود ایشان نیز بحضرت وی رسیدند و از اسجناب حصه از فی خوشی که بادی سینه بسینه آمده بود در رکن و بعد از حصول بیعت در او اهل حال ریاضت شاقه برخود اختیار کرده و سالها سال سقای نموده و شهرها بخانه ضعیفان و مسکینان میگشت و خیمهها پر از آب میکرد و صاحب بی تو بود و بحالت استغراق ماندی و از اهل و شراب صلا ملتفت نشدی و قتی که فاقه رونمودی از غلبه چند دانه تامل نفرودی عمرش طویل بود بر لباس مشر عورت آکناف نموده بود فی الواقع جامه ایشان را نظر بر گذارست جامه عریان را بخیلی زیورست و ایشان امر را بخود نگذردند و از قسم نقد و جنین با بوی که از غلبه سید حواله فقر و مساکین میساخت توارق عادات بسیار از وی سر بر میزد و خرازمی ترقی کندی گرفت حضرت سید شاه راجی قدس سره مخطوط شده وی را خرقه خلافت پوشانیده جانشین خویش ساخته و

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



قدس سره کا خلافت و جانشینی چنان با انجام داد که همه مریدان سید راجی قدس سره تا حیات پرفرا  
 وارفدای وی مانند و از ایشان هفت خلفای اہل صاحب سلسلہ اہل رشاد گشتند و از بہر کی از  
 ایشان گروہی جدا گانہ جاری شدہ بلقی مقلب شدہ مگر دو سلسلہ دیگر از خلفایش برآمدہ و نیز در شمار  
 خلفایش می آید پس ازین حساب شش گشتند پس ایشانی بدین طریقت

گروہ اول عاشقان امام نوروزی	گروہ دوم عاشقان سوختہ شاہی	گروہ سوم عاشقان کمر بستہ
گروہ چهارم عاشقان اہل شہبازی	گروہ پنجم عاشقان بابا گوپالے	گروہ ششم عاشقان بکمر شایہ
گروہ ہفتم عاشقان کلا سے	گروہ ہشتم عاشقان کمان دری	گروہ نهم عاشقان کریم شایہ

### حضرت امام نوروز

ایشان ہندو بزم جہاد و تزک احتشام شاہی با کرد و فرما خیم غفر آمدہ بودند چون بہشت زیارت بابا صاحب  
 مشرف شدند از خیال خویش در گذشتند و آن تزک احتشام سلام نذر پیر کرد و دی نقد پس حوالہ سکینان  
 بسکہ شاہی بمریدان بخشید پس حضرت امام نوروز ناگہانک سلسلہ مقلب امام نوروزی معروف اند و نیز بدین طریقت گذارند

### عاشقان سوختہ شاہی

نام نامی سید عابد حاکم از غلبہ سکر عشق الہی وحدت جذباتناہی انبیا باصفا ایشانی  
 (عاشقان سوختہ شاہی) خطاب بود اکثر اوقات بحالت جذبت بہت بسوختن میر سید بابا فشانے  
 و کلاب پاشی و خوشبو و عطر و تلخہ پیچ کا گھنیشد و مردمان مجاہد گشتند کہ میر سید از نقد حیات تو گشت البتہ  
 خود بخود بعد مدت معمود افاقہ رو نمودی و اکثر از مریدان سید عابد قدس سرہ در زمین حالت جلن بحق  
 تسلیم گردیدند و مریدانش از آتش دنیا باکی نداشتند بلکہ انبار گل می بارند ز بر این چہ ظاہرست کہ ہنوز  
 ایشان را سوختن نمی گواند اکثر آتش فرختہ را با مال میکنند و پیچ اثری و ضرری بر حید ایشان نمیرسد  
 حالانکہ این ادنی وصف در حبلہ کمان این خاندان است نہ تمحیص بر ایشان وقتی حضرت

نہایت جہاد و تزک احتشام شاہی با کرد و فرما خیم غفر آمدہ بودند چون بہشت زیارت بابا صاحب مشرف شدند از خیال خویش در گذشتند و آن تزک احتشام سلام نذر پیر کرد و دی نقد پس حوالہ سکینان بسکہ شاہی بمریدان بخشید پس حضرت امام نوروز ناگہانک سلسلہ مقلب امام نوروزی معروف اند و نیز بدین طریقت گذارند

ایشان ہندو بزم جہاد و تزک احتشام شاہی با کرد و فرما خیم غفر آمدہ بودند چون بہشت زیارت بابا صاحب مشرف شدند از خیال خویش در گذشتند و آن تزک احتشام سلام نذر پیر کرد و دی نقد پس حوالہ سکینان بسکہ شاہی بمریدان بخشید پس حضرت امام نوروز ناگہانک سلسلہ مقلب امام نوروزی معروف اند و نیز بدین طریقت گذارند

ہم کلامہ صرفت شیخ فرید الدین بغایت جاسہ بار داشت ہر بار باد میرد شیخ بدین بر این از او بود شیخ جلال الدین بابت فرمود کہ در



سید شاه عبدالغفور قدس سره درگاه البیار رولق از روز بود چون هلال جمادی الاول روز نمود و در میدان  
خوش متوجه شده ارشاد کرد که حاضر یکم در عرض حضرت قبله و کعبه امسال بهمیزی شما خواهد شد پس برود  
و حاضر عرض شریف بشوید یکی تهیه سفر کردند فلما انصب کعبه و ارشاد شد که قلم و دوات بیا ریتا بخد مت  
صاحبزادگان غرضه کارم و بجزان جستجو کرد و ایشان قلم و ان و کاغذ پیش کردند و بر انگشت شهادت  
خوش دوم آتشین برزد و ماروش شد حضرت متبسم شده غرضه بنشته و والد ایشان کردند و نکبتش دوم و  
عاشقانه که از آب حرم شسته بود و بر دنگل شد و اثرش از سورش نماز شریف سر مودند که اگر بر فلان قیصر کریم  
پیران غرضیت بودی و ابر رحمت شان که هر دم بروی مترشح میشود بناریدی از کمال جبهه شوقی  
که میدارد سوخت شندی و فقر از آن گروه میگویند که در حالت خدایا گرانش سوزان بدست آمد  
بخوردی و اثری و ضرری نرسانید که این خطاب خسته عشق الهی ز عنایات پیر او بود هر که بای  
توسل حبه بلقوب سوخته شاهی نامور گردد

## عاشقان کمر بسته

حضرت شاه عبدالحمی الملقب به شاه درگاه کمر بسته یکی از جانبازان حضرت سید شاه عبدالغفور  
بود از جنس بیعت جز طاعت معبود مطلق و می نیاسود و کمر بست بر میان جان بسته در بارگاه  
محبوب حقیقی اخمصامی دریافت و بوج منازل ولایت سر کشیده از خواب خور و دیگر طایفه ضروری  
بی لعل و شسته خصلی بود و خرق عادات از وی سرزدن گرفت و قریبکه حضرت بابا صاحب از  
مقربان درگاه و بر رسیدی که درگاه می کند جوابی که در ریاضت اوقات غریز می کند و  
کسی و بر اغال نمی یابد که بوسه هم کلام شود و خبر شیخ خود پیشی بابا صاحب می بود که آن عاشق  
کجاست بیاید حفا سکوت کردند گفت درگاه می کمر بسته است چون بیاورند و حاضر کردند و در آن دم  
ایشان را خرقه خلافت بخشیدند و اجازت خلافت عنایت کردند پس از آن روز این لقبی  
مقرر گشت آنانکه در حلقه ارادت و خلافتش در آمدند بلقب عاشقان کمر بسته ملقب شدند

چنانچه  
در این  
موضع  
باید  
رسد  
از این  
مکان  
چنانچه  
در این  
موضع  
باید  
رسد  
از این  
مکان







## عاشقان مکاشفای

میران مکاشفای ولی اقدس سر محمد خلیفه سید شاه عبدالغفور بود یکی از اولیای روزگار بوده است  
خرق عبادتش رویا حیدر آباد معروف است مزارش در ناندیر ریاست حیدر آباد دکن آستانه اوزار نگاه  
خلایق است گروهی که از دس جاری گشته بلقب عاشقان مکاشفای نامور گردیده

## عاشقان کلامی

از حضرت شاه معروف کلامی که ایشان خلیفه امام نوروز بود و خلیفه ثانی حضرت شاه قتل درویش که  
مزارش در کراچی است سلسله نوروز جاری است حضرت شاه معروف یکی از علمای متکلمین بود بوجه تجرید علم  
منطق و کلام باین لقب ملقب گشته روزی بعضی مباحثه بخدمت حضرت امام نوروز که امام الوقت بود  
حاضر گردید و گفتگوی آغاز کرد حضرت مدح فرمودند که ای کلامی اگر زیانت نقصی واقع شود و گویائی نماید چگونه  
سمعی گنجی کنی ای کلامی این همه افضل افضل حقیقی است که ترا قوت نطق و کلام بخشیده پس اگر در موفقتش  
برسانی حاصل کنی چه خوب باشد کلامی ازین کلام موثر شد و جمله معریدانش داخل گردید و بعنایت شیخ گویائی  
نماید الوصف حال گردید باندک زمانه بوجه شیخ یکی از اولیای طریقت قدر نامی گردید شیخ را بادی نظر  
بود روزی فرمود که ای کلامی سلسله که از تو جاری خواهد شد با القاب برادرانم ملقب خواهد ماند چنانچه  
در نه شعبه عاشقان این نیز داخل است این افضل شیخ است

## عاشقان کمال قادری

این گروه از حضرت مولانا شیخ کمال الدین قشیری منشعب گردیده ایشان اول از خاندان عالییه قادریه  
بودند چون بحضرت شاه عبدالغفور پیوستند همه تعلقات خود را ترک نموده بیعت کردند تجرید و فقر بر  
طایبری و باطنی مدت العمر بسر بردند آخر از عنایت بابا صاحب جازت خلافت نیز حاصل کردند و یکی از

بجایگاه اولیای روزگار  
از علمای متکلمین بود  
بوجه تجرید علم  
منطق و کلام  
باین لقب ملقب  
گشته روزی بعضی  
مباحثه بخدمت  
حضرت امام نوروز  
که امام الوقت بود  
حاضر گردید و  
گفتگوی آغاز کرد  
حضرت مدح فرمودند  
که ای کلامی اگر  
زیانت نقصی واقع  
شود و گویائی نماید  
چگونه  
سمعی گنجی کنی  
ای کلامی این همه  
افضل افضل حقیقی  
است که ترا قوت  
نطق و کلام  
بخشیده پس اگر  
در موفقتش  
برسانی حاصل کنی  
چه خوب باشد  
کلامی ازین کلام  
موثر شد و جمله  
معریدانش داخل  
گردید و بعنایت  
شیخ گویائی  
نماید الوصف حال  
گردید باندک  
زمانه بوجه شیخ  
یکی از اولیای  
طریقت قدر نامی  
گردید شیخ را  
بادی نظر  
بود روزی فرمود  
که ای کلامی  
سلسله که از تو  
جاری خواهد شد  
با القاب برادرانم  
ملقب خواهد ماند  
چنانچه در نه  
شعبه عاشقان  
این نیز داخل  
است این افضل  
شیخ است



کماله عرض شد از ایشان گردید که جایی شده بقلب کمال قادری) نایست سیر فقر و ریاض فقر  
از تصنیف دست میان مور شاه سجاد نشین میان دهنه شاه ازین سلسله اند و برادش که نسبت پیرانه  
دارد میان رحیم شاه و مریدشس جهانگیر مرزا تیموری نیز اهل کمال است -

## عاشقان کریم شاهی

این شعله رشید کریم الدین خلیفه مولانا شیخ کمال الدین جری است فقر این سلسله کریم شاهی میگوبانند و آنچه  
در ذکر این شعله ها مذکور شد حقیقات قطعی بودند حالات شان اگر حالات در جات بهر کی نبسته آید فقری طریقی گردید  
از اهل تجرید بوده اند مثال بودند صاحب کز فقر احمد اختر گویانی نیز ذکر ایشان کرده است پس سید راجی  
بابا از مریدان خوش فرموده که هر چه از شرف است آن از خدمت سید عبد الغفور است هر که بوی راه جست گویا بمن  
رسید و هر که زوی مخالف زید را بخانیدن چه بام ویرا همه پیران سلسله پسندیده و بجناب حضرت قبله و کعبه  
مقبول افتاده حق بل و علایق و با و سبحان الله چه قدر نظر الطاف و کره با وی میداشت که چنان فرمود پس بی رسم  
تلفیق و ارشاد جاری داشته و گویا اسوده خانقاهش نور علی نور عبارت عالی محبتی اسان یافت است از زیارتگاه  
اخلاق مست تیار رخ نمود و در نه چینی اصل کین گردید که شرف و اطمینان یارخ و فاش گفته اند و تجار و  
الکلی نموده می ناید -

## قطع تاریخ وفات

رفت از دنیا بود در حسد برین	مست الفت عاشق صادق کپور
سال تاریخ وصال آنجناب	هست صادق پاک بین عاشق کپور

## قطع شایسته

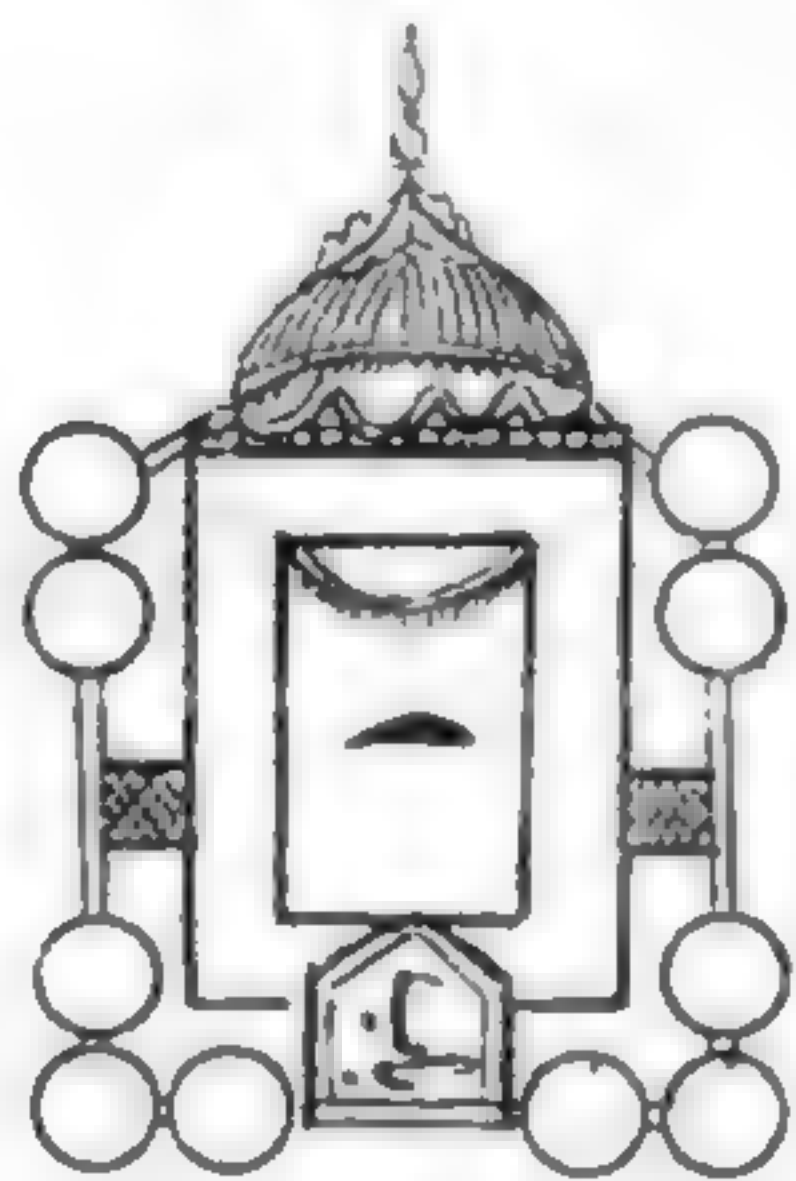
شاه عالم کپور مجذوب مست	ماه عالم کپور مجذوب مست
سال گفتش که احسن خود است	گفت بافت کپور مجذوب مست

بجایماند هر مور مور فیض  
عاشقان شایسته  
این ان فقر  
سست یک فقر  
مذکره که استحقاق  
نموده اند  
که در اند و در  
این فقر  
در کون جایی  
که شایسته  
بجایماند هر مور مور فیض

عاشق شایسته



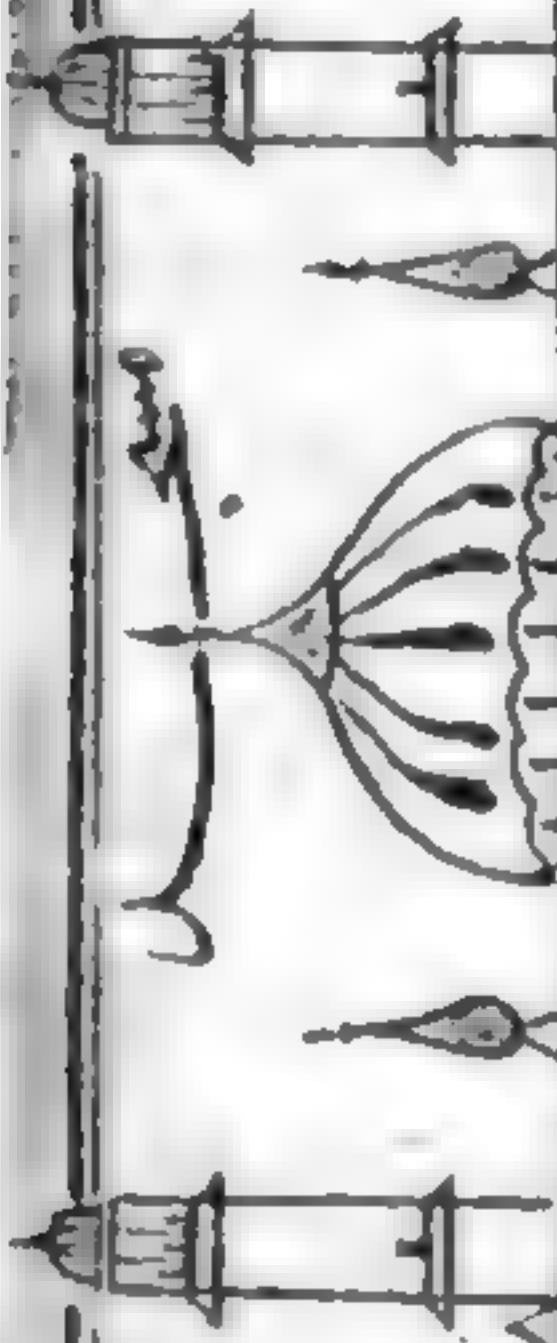
نقشه خانقاه حضرت شاه عبدالغفور معروف بابا صاحب  
واقع گوالیار



ن. ۱

ن. ۲

ن. ۳



مسجد



# ذکر حضرت باده نشین خجانه الست میران حاجی لائمرست رحمة الله علیه

ایشان خلیفه و جانشین حضرت سید محمد عارف عرف سلطان کبیر گشت اند رحمة الله علیه شجره دوقی پنج و ششم  
از بریان اعیانین مولانا قاضی مطهر قاضی می پویند و از معمو لاش بود که بلا اذان گاهی نماز خواند و بود  
وقتی سبب شرح الطریق نشین در قصبه سرشته واقع ملکات ب تشریف فرما شد و حسب عادت در آن جا  
مهم اذان داده مشغول به نماز شد چون باشندگان آن مقام لاند سبب بودند از سر نصب ای اذان شنیده  
بر ایشان یورش کرده حمله آورگشتند مگر وقتیکه ازان گروه پرخاش جوهرس که پیشش رفتی از پیش جرات  
با فزارش نیافتی پس از بهیبت الهی که از ناصیه وی لایع بود همگی ترسان و هراسان پس گشتند و ایشان  
بعد فراغ نماز در ذکر الهی مصروف شدند خبر این واقعه به راجای آن مقام رسید وی بخیاں آنکه چنان نشود  
که بهیبت فقیر ایشان را در گیر و منتقدش شده بزمه بختش فتوری پیدا کنند پس حاجی را راجه در چاهی انداخت  
بنحاک گل اینیاشت بلیقرا این کرد از نا پسندیده راجه میزد و شد بهر حد اطباء حاذق سرگرم معالجه بودند مگر سود  
نمی شد آخر تنگ آمده اند لیشه کرد که این علامت قهر الهی است که آن درویش را در چاه انداخته ام من نتیجه همون  
بی ادبی است اتفاقا در همون شب خوابی دید که آن درویش میفرماید کای نا اهل بخوای کرد از خویش سیدی  
و آنچه نا دیدنی بود دیدی - من بفضل تعالی مع الخیر بیا دحق مصروف تمام مرا غریزی از سیده پس راجه علی الصبح  
بر خواسته آن چاه را صاف کنانیده و خاک گل را با احتیاط کما میبای بر آورده دیدند که در آن چاه جانبال  
طایست ایشان در وی نشسته بیا دحق مصروف اند ملازمان راجه کمال تعظیم و کرم بیرون آوردند راجه از  
شنیدن این خبر بجنونش رفت و عفو تقصیر خواست و بختی حصول شفا گردید ایشان ازان چاه که صاف  
شده بود آبی طلبیده و برودم کرده اندکی بخورانید و باقی کجیمش مس کنانید راجه بخت یافت همچنین تصرفات

## قطعه تلخ وفات

ازین عالم سوسه دار البقا | چون حاجی مست لاغری گریست

بسم الله الرحمن الرحیم  
خواجه حاجی لائمرست  
رحمة الله علیه  
در روز پنجشنبه  
سال ۱۲۵۵  
تاریخ وفات ۱۲



از روی درو با حق گفت سالت از دنیا اسوه دین کرد و حلیت

## ذکر حاجی مداری شاه کمر بسته رحمة الله علیه

ایشان خلیفه و جانشین سید عنایت شاه کمر بسته اندازنده واسطه بحضرت برهان امانتین مولانا قاضی  
مطهر قلعه شیر نسبت دارند و در احوال سیاحت و زریده و از زیارت مزارات اهل الله مشرف گردیده و در کتب  
از حج بیت الله شریف مراجعت نموده و در آن زمان آرام راه چودهری سکنه موضع مدین پور از غلامان  
بلگرام سجادین نیازمندی یکصد سکه راضی در موضع محمد پور نذر کرد و در باره قیامش اصراری بلیغ نمود چون  
از دهام عوام دراد قاشش بهر چی و مانع شدن گرفت پس از آنجا متوجه به موضع اورنگ آباد گشتند مگر آن  
بهوای اسلام آباد پسند خاطر شد و همچو نجاسکونت و زریده نواب سید خرم و راجه سعد الله خان برامصار  
وی خواستند که یک موضع نذر کنند مگر منظور نداشت از اصرار نواب مرحوم یکصد سکه راضی قبول فرمود  
صاحب مقامات بود و قاشش در راه بجای بهاء حلیت کمر بسته و ششم گردید **إِنَّا لِلّٰهِ وَإِلَیْهِ رَاجِعُونَ**

## قطع تاریخ وفات

سوی ملک بقا بحکم آن  
عدن شد منزل مداری شاه

رفت چون زین جهان مداری شاه  
سال نقلش شد از سر الهام

## ذکر حضرت قادر علی شاه شطار رحمة الله علیه

ایشان غوث وقت بودند از قانطان عاشقان ظاهراً بسبب حسن اعتقاد و حسن بھوپال در موضع  
چین پور باطری قیام میداشتند چون که این طائفه راجی تعالی بهر جایی که اید میگردد و اجراء کارخانه  
هستی تابع ایشان میشد پس جاییکه قیام سازند از امر و تعالی مقیم میشوند و در کتب حجری ازین  
جهان رخت هستی بر سبب مزارش نشن آبا دست

جناب خلیفه و جانشین سید عنایت شاه کمر بسته اندازنده واسطه بحضرت برهان امانتین مولانا قاضی  
مطهر قلعه شیر نسبت دارند و در احوال سیاحت و زریده و از زیارت مزارات اهل الله مشرف گردیده و در کتب  
از حج بیت الله شریف مراجعت نموده و در آن زمان آرام راه چودهری سکنه موضع مدین پور از غلامان  
بلگرام سجادین نیازمندی یکصد سکه راضی در موضع محمد پور نذر کرد و در باره قیامش اصراری بلیغ نمود چون  
از دهام عوام دراد قاشش بهر چی و مانع شدن گرفت پس از آنجا متوجه به موضع اورنگ آباد گشتند مگر آن  
بهوای اسلام آباد پسند خاطر شد و همچو نجاسکونت و زریده نواب سید خرم و راجه سعد الله خان برامصار  
وی خواستند که یک موضع نذر کنند مگر منظور نداشت از اصرار نواب مرحوم یکصد سکه راضی قبول فرمود  
صاحب مقامات بود و قاشش در راه بجای بهاء حلیت کمر بسته و ششم گردید **إِنَّا لِلّٰهِ وَإِلَیْهِ رَاجِعُونَ**



قطر متنازع وفات

ازین عالم بحکم حق چو عسارم

سومی حبلہ برین قادری علی شہد

بگفتا معرفت تاریخ باقی

برجنت جاگزین قادر علی شد

ذکر حضرت شاہ چاند نایب نور و رحمت اللہ علیہ

ایشان مرید شاهچهره ابدال بودند رحمه الله علیه گمیلش از حضرت میران حاجی لائمه مست مداری  
طبیقاتی گردید اول ایشان در ناپور بودند از آنجا به امر بطن که مکرر سه گز شده بود غارم عجمه واقع ملک  
پنجاب گشتند برادره وی باشندگان ناک پور واقع شده چه وضع و چه شریف امر اری بلوغ کردند  
که از اینجا حضرت بجای شریف نیز ایشان همه را سی و شش نفر فرموده بود رفقای باوقار و زنده گشتند  
از زنی فرمودند و بر لب تالابی که حالا از آبادی جانب جنوب است قیام فرمودند و در مهین ایام  
آباد گشت و از دوام خلایق در عرس حاجی بابا تن رحمه الله علیه ز تاسیخ هفتم ماه ذی الحجه تا دهم ماه  
ذکور شدن گرفت رفته رفته این خبر شایع گشت یکی از زنده پوشان فقره را بنمود و اندک دعوی کرد که بابا  
رتن ناتحه از بزرگان ماست مسلمان نیست این گفتگو از رفقای در زنی کشید پس ایشان فرمودند  
که این امر از بحث و مباحثه ملی نخواهد شد از اهل مزار رجوع باید کرد آنچه آن فرماید هر دو فرق را  
کار بند شوند چنانچه فریقین این ارشاد را پسندیدند و قبل مقبره اش بکشاوند و از جوگی گفتند که اندک  
رفته به بیند که مزار است یا استخوان رتن ناتحه - باز ارشاد کرد که اگر رتن ناتحه در بزرگان شما از اهل  
کمال است دریافت نمایند او شان چند بازند اگر دند مگر جوابی نیافتند بعد از آن با سماعی ایشان  
شخصی پرسید که ای بابا رتن چونی و چرائی جواب داد که من یکی از فدایان بنی آخر الزمانم صلی الله علیه  
و سلم رتن ناتحه بیستم ازین جوابش حاضرین وقت را حیرانی پدید آمد و مدعیان را خجاست نصیب شد  
از آن روز چه هند و چه مسلمان عجمه و چه نواح آن یکی حاجی بابا رتن میگویند رحمه الله علیه -















فواید گرفت پس باین خیال فرمود شاید قهر آن مجید بخواند و مضافاً به وی نه نموده گفت کلام  
موافق کلام عظیم است غرض که فرقان حمید از کتب غایب قاضی آورده شد و قنداقش باز کرد  
ساده و سفید نظر در آن مفاصل را حیرت گرفته گرفت و در فکر و اندیشه بود و اسم گرامش دریافت نمود  
سند مودب علی الدین که معاً مقوله حضرت شیخ ابو الفتح شطاری رحمه الله علیه که هر شد و اند ما پیش  
بود بسیار و آمد که وقت درخواست بیعت پدرش شیخ ارشاد کرده بود که این بحث باید مستفیض  
از ذات گرامی سید علی الدین طلب امداد خواهد شد همیشه از دوست با فضل مفضل حقیقی  
ولی صاحب تصرفات خواهد بود و سلسله شد و ارشادش جاری خواهد ماند پس ارشادش  
خبردار شده و ذرت خواست و گفت که مرا بر مرده بندگان در آید فرمود تا و قنداقش را فرمودش  
نگنی هرگز در بیعت نخواهم گرفت قاضی سر بگریبان تحیر فرمود و بدو که علم چو نه کالعدم خواهد شد  
و در آن جناب عجز و انکسار بکار برد حضرت لعاب بن شریف در دوش انداخت حجاب یک  
اعلم حجاب الاکبر بود و دفع گردید و همه احوال طبقات ارضی و سماوی بروی منکشف گشت  
و از عنایت والایش بخلق ارادت و خلافت ممتاز شد بحالت قاضی قدس سر و گادگی  
از حدت حرارت شوق عشق الهی در سینه فیض کنجینه چنان مشتعل میشد که نوبت به سوختن  
میر رسید آب و گلاب پاشی سود مندی شد آخرش بعد ریاضت و مجاهدت درین رونمایی  
مید و الاستی بمیکیش میرفت الغرض از قاضی ممدوح سلسله شد و ارشاد هنوز جاری  
ست از ایشان سلسله که نافذ گشته بلقب طالبان ملقب گردیده چنانچه درین سطور  
ذکر بعضی از ایشان نقل کرده می آید تا نه وی مرتق خلاق است

## قطع تاریخ وفات

جناب قاضی محمود وی شان	فرزان آفتاب روح جابه
چو عازم جانب ملک بقا شد	ز دنیا آن معارف و شگفتی

در این کتاب  
باین عبارت  
منکشف کرده  
مقام کلک  
در عالم  
عظیم است  
تذکره اصفین  
در این کتاب  
باین عبارت  
منکشف کرده  
مقام کلک  
در عالم  
عظیم است







## قطعه تاریخ وفات

سالک راه خدا آن شهید عطا  
بانهی تاریخ او گفت بگو شمع خرد  
رفت از دار الفنا چون سودا را بقا  
آه ز آفاق رفت زبده اهل صفا

### ذکر حضرت سید غلام مدلیع الدین مداری المودت شاه میان

ایشان یکی از اهل تقوی بودند اند خلیفه و جانشین والد ماجد خویش سید عطاء الدین سید محمد شریف  
مداری قدس سرهاست جو دو کمرش غایتی ندارد پاسداری مسافری و مساکین متطور نظر و اشتی  
و هر چه از تحف و تحایف که پیشش رسیدی در همان داری صرف نمودی حتی که اکثر اهل و عیال را طعام  
نرسیدی بفرغ حصول اکل حلال چندی خدمت کتبخانه شاهزاده عظیم الشان ابن بهادر شاه بن  
حضرت خلد مرکانی محمد علی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاه امارالدین برپا نه و ضمیمه قبول فرموده  
بودند در آخر از ترک فرموده بگفتو شریف تشریف از زانی فرموده در عزالت و انزوا گوشید  
وفاتش چهارم شعبان المنظم در سنه یک هزار و یکصد و شصت و یک هجری گردید مزارش در کشتور است

## قطعه تاریخ وفات

اهل عرفان جناب شاه میان  
بانهی گفت از سر افسوس  
کرد رحلت چو آن جنید زمان  
از جهان رفت آه شاه میان

### ذکر حضرت سید احمد علی مدار رحمة الله علیه

ایشان صاحب کشف و کرامات اهل زهد و ریاضت و اولاد و مجاهد حضرت شیخ المشایخ منظم  
رحمة الله علیه در سلسله عالیہ طبقاتیه مدار خلیفه و جانشین والد ماجد حضرت سید علی اکبر قدس

حضرت سید غلام مدلیع الدین مداری المودت شاه میان  
رحمة الله علیه در سلسله عالیہ طبقاتیه مدار خلیفه و جانشین والد ماجد حضرت سید علی اکبر قدس







قدس سره - خاکپای صغیر و کبیر فقیر ذی الدین سجاد نشین مانگیر علی قلم فقیر محمد رضا حسامی  
الکریم مانگیر پوری

شجره عالیہ فیوریه کریمہ شریفہ محمدیہ امیر محمد مدنی عطا سجادہ بن سجادہ صلوات اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی رسولہ محمد اشرف المرسلین خاتم النبیین اک  
اجمعین - الہی بجزمت راز و نیاز احمد بنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم الہی بجزمت راز و نیاز امیر المؤمنین  
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ - الہی بجزمت حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ - الہی بجزمت  
حضرت امیر المؤمنین امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ - الہی بجزمت حضرت سلطان عارفین  
باید بسطامی قدس سره - الہی بجزمت حضرت شاہ عبداللہ علی قدس سره - الہی بجزمت حضرت  
بدیع الدین سید شاہ مدار بن سید علی علی قدس سره - الہی بجزمت حضرت قاضی محمود بن اللہ  
سره الہی بجزمت حضرت شیخ شمس مدار قدس سره - الہی بجزمت حضرت شیخ طہ مداری قدس سره -  
الہی بجزمت حضرت شیخ لاؤ مداری قدس سره - الہی بجزمت حضرت خواجہ سلطان محمد قدس سره -  
الہی بجزمت حضرت حاجی الحرمین اشرفین شاہ عبدالکریم مانگیر پوری قدس سره - الہی بجزمت حضرت  
شیخ پیر محمد اشرف سلو قدس سره - الہی بجزمت حضرت شاہ پیر محمد پناہ قدس سره - الہی بجزمت  
حضرت پیر کریم عطا قدس سره - الہی بجزمت حضرت شاہ پیر محمد پناہ عطا قدس سره - الہی  
بجزمت حضرت شاہ پیر محمد عطا قدس سره - بجزمت حضرت شاہ پیر محمد مدنی عطا قدس سره -  
الہی بجزم غریبی محمد نعیم عطا کریمی اشرفی حنفی گناہیم کیش و جمیع حاجات و دعوات دینی و دنیوی  
من بر آری جاہ النبی وآلہ البرار - این شجرہ تبرک طیفیوریه مداریہ کہ فقیر رسید است حسب اللہ رضا و جناب شاہ  
محمد امیر حسن حسامداری بغرض مشمول کتاب کردہ متعین تجریر کردہ شد محمد نعیم غنی شریف شانی سنہ ۱۲۲۵

کتاب فیوریه کریمہ شریفہ محمدیہ امیر محمد مدنی عطا سجادہ بن سجادہ صلوات اللہ علیہ  
بجزمت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ - الہی بجزمت حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ - الہی بجزمت  
حضرت امیر المؤمنین امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ - الہی بجزمت حضرت سلطان عارفین  
باید بسطامی قدس سره - الہی بجزمت حضرت شاہ عبداللہ علی قدس سره - الہی بجزمت حضرت  
بدیع الدین سید شاہ مدار بن سید علی علی قدس سره - الہی بجزمت حضرت قاضی محمود بن اللہ  
سره الہی بجزمت حضرت شیخ شمس مدار قدس سره - الہی بجزمت حضرت شیخ طہ مداری قدس سره -  
الہی بجزمت حضرت شیخ لاؤ مداری قدس سره - الہی بجزمت حضرت خواجہ سلطان محمد قدس سره -  
الہی بجزمت حضرت حاجی الحرمین اشرفین شاہ عبدالکریم مانگیر پوری قدس سره - الہی بجزمت حضرت  
شیخ پیر محمد اشرف سلو قدس سره - الہی بجزمت حضرت شاہ پیر محمد پناہ قدس سره - الہی بجزمت  
حضرت پیر کریم عطا قدس سره - الہی بجزمت حضرت شاہ پیر محمد پناہ عطا قدس سره - الہی  
بجزمت حضرت شاہ پیر محمد عطا قدس سره - بجزمت حضرت شاہ پیر محمد مدنی عطا قدس سره -  
الہی بجزم غریبی محمد نعیم عطا کریمی اشرفی حنفی گناہیم کیش و جمیع حاجات و دعوات دینی و دنیوی  
من بر آری جاہ النبی وآلہ البرار - این شجرہ تبرک طیفیوریه مداریہ کہ فقیر رسید است حسب اللہ رضا و جناب شاہ  
محمد امیر حسن حسامداری بغرض مشمول کتاب کردہ متعین تجریر کردہ شد محمد نعیم غنی شریف شانی سنہ ۱۲۲۵



# فصل یازدهم در ذکر مشایخ حسامیه

ذکر حضرت عمدة الکاملین زبدة الاولیاء حضرت مولانا حسام الدین سلامتی قدس سره  
ایشان از علماء فخرمند بوده است صفاتیست در عمده سلطنت جنت آشیانی فرودس مکانی سلطان بزرگ  
شرقی جوینوری بود صاحب رتبه البراقی مناقب قطب الممدوح آورد حضرت مولانا حسام الدین سلامتی  
قدس سره از ادایان تیرج بود ناگاه در عشق و محبت و انگیزان وی گشت لقطب الممدوح پویست چنان  
گذاشت یافته که هنگام خلوت خاص که نزد یگان و خلفا راه اندیشه بود از غلبه شوق و پویان و رسله اختیار ور  
خلوت خانه قطب الممدوح که حضرت قطب الممدوح در آن روز و کله ای فلان هیچ بے او بے بخت از سیده حسام الدین  
در احوال چند اشعار فی البدیه تصنیف کرده غمخوش کمال شوق آینه الغرض مولانا گشت کالرین او که در آن  
جوان شد محروم بودی اکنون که ترک او کردم بخدا رسیدم بنیست آشته ویرا فرمود سلامتی سلامتی ساین شب  
انان روز بروی مقرر گشت (مصرع) سلامتی نشوی تا ملاست نشوی نشوی

گر چه رای نیست در عالم پدید	لیک یوسف وانی باید وید
ناکت افضل در پیداشود	سوئے بجائے شمارا جاشود

ویرا خاها بودند که در مقام ارشاد تلمس بوده پیش میرسانیدند از خلقات و شیخ محمد فدا المشرقی امیر  
شیخ قاضی شطاری از وی حاجی حمید بن شمس از وی نعمت الله چشتی از وی شیخ قاسم سلیمی بود و شجره مولانا  
حسام الدین سلامتی حضرت قطب الممدوح رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم قدس سره از هم در نیم بی الاول  
بهشت متعدد چهل از نیمان رحلت فرمود و جوینوری اسوده است

## قطعه تاریخ وفات

قطب فلک جهان جبروت	لا هوت معارف طبع	پیر تر قطب الممدوح عالم
دادش ز سلامتی ذریع	آن شاه حسام دین و دنیا	گشت بهست مناقب فریب
پدرش حسن مست حسینی النسل	او بود در انسخمان نصیب	انقص نم ریح الاول

شیخ محمد فدا المشرقی  
حاجی حمید بن شمس  
شیخ قاضی شطاری  
شیخ قاسم سلیمی  
مولانا حسام الدین سلامتی  
مولانا نعمت الله چشتی  
مولانا شیخ محمد فدا المشرقی  
مولانا حاجی حمید بن شمس  
مولانا قاضی شطاری  
مولانا قاسم سلیمی  
مولانا قطب الممدوح  
مولانا رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم  
مولانا قدس سره  
مولانا از هم در نیم بی الاول  
مولانا بهشت متعدد  
مولانا چهل از نیمان  
مولانا رحلت فرمود  
مولانا جوینوری  
مولانا اسوده است



چون رفت بخت دهر | تا بخش را چنین خرد و گشت | او بود خلیفه بدیع

ذکر حضرت مولانا وحید الدین ثانی کجراتی رحمه الله علیه

ایشان یکی از زبده اقطای علمای عصر و مشایخ دهر بودند از چهار واسطه حضرت اسوه بمقتضی شیخ الاسلام  
والسالمین مولانا حسام الدین روح الله در حلیفه حضرت سید امجدین عمده الاطهار سید بدیع الدین  
قطب الدین رضی الله عنه نسبت میدادند اکثر حکایات از وی موصوفه و فاش در سینه نهاده و نو و عجزی گردید

قطعه تاریخ وفات

پوسوی غلدرین رفت ز بختیان خراب	وحید عصر غنید زمان و حیه الدین
چو حسبت سلک عاشقان لم سر و غیب	بگفت رفت بخت بختین و حیه الدین

شجره حافظ علی انور قلندر خلف شاه علی اکبر قلندر خلیفه و جانشین شاه  
تراب علی قلندر کا کوروی ابن شاه محمد کاظم قلندر از اصول المقصود  
که مؤلفه شاه تراب علی است

نظم

بعد حمد خالق ارض و سما	هم پس از لغت محمد مصطفی
می کشم در نظم سلک دلپذیر	محمد نام همه پیران پیر
کاندر آن جمله ز لطف کار ساز	از دو شاهنشاه گردیدم مجاز
اولاً از والد خود بانیقین	آن شه کاظم رئیس اعرافین
کوز طفلی کرد مارا تربیت	در شریعت هم طریقت معرفت
بعد از آن از شاه مسعود ولی	جانشین سید باسط علی

این کتاب از مولانا وحید الدین ثانی کجراتی رحمه الله علیه است که در سنه ۱۰۰۰ هجری قمری در شهر کجرات تألیف فرموده است و این نسخه از کتابخانه شخصی است



کوهر از لطف خود بگرفت دست  
فینیا اینجی با سلطانان هر دو شلم  
ابتدا از نام با سطرین سبب  
حاجت تکرار نام پاشان  
نام هر یک را بترتیب از تراب

بیتش کردم که او پیر من است  
یک خلیفه یک خلف بی اشتباه  
گویم اندر تلمه شجره بے تعب  
نیست در هر سلسله من بعد آن  
یادگیر و درج کن اندر کتاب

شجرہ مدار پر

شاد باسط شیخ الهدیه امام  
عبدقدوس ست و هم حاجی بزرگ  
شیخ قاضی هم حسام الدین امام  
بعد از ان صدیق اکبر راهبر  
این اصول سبعة را گردم بیان  
جمله را را والد و پیرم محباز  
دیگر از اولاد شاد و مستحب  
تیر هر یک را اجازت یافتم  
اوز عم خویش رحمن نامور

شیخ فتح و مجتبیٰ اسیر ہمام  
ہم ابو الفتح ست مسکین و سخن  
ہم علیٰ بیع و ہم - علمبردار نام  
ہم امام دوسرا خیر البشر  
شعبہ و فرزند دیگر غیر از ان  
گشتہ ام من ہم ہر یک سرفراز  
شاہ عبدالمدنامے پیشوا  
از پے تلقین خلافت یافتہ  
از المدیہ شدہ او شہ

ذکر حضرت شاہ عبدالقدوس قلندر جو نوری قدس سرہ

ایشان خلف رشید و خایفه راستین پدر بزرگوار خود حضرت شاه عبدالسلام قلمت در  
قدس سرهما اند و صاف و کمالات ایشان زیاده از نسبت که بجز تخریر در آید لیکن با وجود  
آن کمالات همیشه در حصول و گننامی میگذشتند و حالات خود را از نظر خلق می پوشیدند چنانچه

[illegible]



منقول است که در اوایل خدمت هندوی متصدی بنمود لازم گرفته بودند مهرگاه وی در قلعه میر  
آنحضرت و قریب شیر و نمدی بدین طور لب بر زدند و کسی بر حال ایشان مطلع نشد گویند روزی  
بزرگ از شاهجهان آیا و از خدمت شیخ خود رخصت شده و غریمت نواسه جو پوری نمودن  
شیخ فرمود که در جو پور شیخ عبدالقدوس بزرگ صاحب کمال است چون در آنجا بری ملاقاتش کنی  
وی از آن شیخ نشان پرسید گفت معاش و نشان از نوکری متصدیست در قلعه ملاقات خواهد شد  
چون آن بزرگ در جو پور رسید جهان نشان ایشان شناخت و با او تمام مشایخ مدلسان متصدی  
بزرگ ایشان مطلع شده و غذای خواست و لعل نوکری موقوف ساخت از آن روز مردم  
بر مناقب ایشان مطلع شدند بعد از آن حضرت شیخ کشنکاری میکرد و از دست خود بچین است  
مراد المردین و در فصول مسعودیه و مناقب الاصفیاء کورست که آنحضرت نوکر دیوان بدو نگه  
بود و در آن وقت اهل و عیال خود سیاحت روزی زنی ضعیفه برای کار س نزد آن دیوان  
آمد و چند بار عرض کرد دیوان متوجه نشد چون آنحضرت دیدند که دیوان بر حال بن ضعیفه متوجه  
نیست بحالت جلای و غیرت الی آمده دیوان را بلفظ سخت و درشت خطاب و گفتند که  
چرا بحالت این ضعیفه تاخیر میکنی همین وقت چطبی نوشته ده و از باطن خود حاکم وقت را جذب  
نمودند فوراً حاکم سر و پا بر مینه نزد دیوان خود آمده چطبی آن ضعیفه دستخط نمود و بجای خود رفت  
پس ایشان چطبی آن ضعیفه را نویسانیده دادند و خود بخانه تشریف بردند مردم خانه گفتند که  
شما امروز وجه فوت خود را بپاد و ادید آنحضرت متوجه بهالم غیب شدند معلوم شد که این مدت  
شما اخفای کمالات خود نمودید بحال اظهار نمائید و طالبان را تربیت ملقین کنید اتهمی و در  
حجۃ العاقلین است که شیخ عبدالقدوس بن شیخ عبدالسلام قطب روزگار بودند بزرگوار  
و سی ساله پیش از وفات خود فرموده بودند که بعد از من خدمت قطب جهان یعنی شاه  
عبدالرحمن جانتا بخوابی رفت پس آنحضرت بعد از وفات والد خود خدمت قطب جهان  
بشناخت و در ظل صحبت وی جایافت حواله ابواب علوم باطنی بروی مکشوف شد احوال و







میشود و از جایهای دیگر معلوم شده است و آنچه نقل میکنند که حضرت قطب الدین بیار دل قدس سره  
 را بموضع این چهار واسطه مذکوره از حضرت شاهدار باشد بعد بنیاید که زمانه این هر دو بزرگوار متحدیا  
 تقارب است و هر دو بجزو نور شریف آورده اند پس با وجود قرب مکان و زمان چهار واسطه  
 در میان مستعد است و در حاشیه مولوی مشنوی است که بنده السلسله المداریه بلغت شتخا شیخ  
 الاسلام شاه عبدالقدوس بن شایخنا و فی بعض الروایات بلغت شیخ ایام سلیمان شاه غیب السلام فلذلك  
 ذکره مولانا فی بعض النقول است اما بلغت شیخ الاسلام قطب الدین دل قلند ظاهر است و بیانی که در شمال مراد  
 المریدین نوشته دیده ام که شیخ عبدالسلام را رسیده از حاجی بدین و وی را از شیخ حسام الدین و وی را از شیخ  
 النقیع و وی را از پدر خود شیخ قاضی و وی را از شیخ بدیع الدین مدار پس بهر کیف حضرت قطب الدین  
 بینا دل را رسیدن خلیه خلافت قیاس ثابت میشود و مخفی مباد که سلسله مداریه  
 فصول خود به پنج قسم مرقوم است مداریه طیفوریه جهت سیریه و مداریه بصیریه  
 و مداریه حدیقیه و مداریه ادویه و مداریه مهدویه و شجرات آن تفصیل در آن مرقوم است و فاست  
 حضرت ایشان در یکشنبه دوازدهم شوال سنه یک هزار و پنجاه و دو و تحقیق رسیده چنانچه دیوان  
 عبدالرشید جوهری که از خلفای دیست و درین نقطه تاریخ یافته بهذکر یکشنبه دوازدهم ماه شوال  
 و قبر و در آن پوزد قبر پدر و جد و است و در مراد المریدین است که حضرت شیخ عبدالقدوس  
 قدس سره را پس نبوده و دختر بود که یکیش فیض الله کتخا بود که تا دم بالشیخ آنحضرت بودند  
 چنانچه احوال ایشان در مکتوب حضرت شاه مجاقلند مذکور است و یکی شیخ قطب الدین کن  
 منیا بود که از ایشان اولاد اند و در جوهر سکونت دارند و از دختر اول اولاد نشد است  
 اصول المقصود سلسله مداریه بحضرت صدیق اکبر میرسد بدین طریق حضرت شیخ بدیع الدین  
 شاه مدار حضرت طیفور شامی و دوسه از امین الدین شامی و دوسه از شیخ عبدالقدوس  
 علمدار رسول الله صلی الله علیه و آله و اصحابه سلم و دوسه از ابوبکر صدیق و اول کسیکه در  
 در بند کتاب عوارف و مفصول علم درس گفته شاهدار از جوهر علی مولانا سید مظفر علی شاه

این کتاب در بیان سلسله مداریه است که از حضرت قطب الدین بیار دل قدس سره  
 شروع شده و تا حضرت شاهدار میرسد بدین طریق و در هر یک از این مداریه  
 احوال و احوالات و در هر یک از این مداریه احوالات و در هر یک از این مداریه  
 احوالات و در هر یک از این مداریه احوالات و در هر یک از این مداریه احوالات







عبدالغفر زکی - حضرت احمد متقی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ -

شیخ و مداریه شاه امین الدین احمد ساکن بهار سجاده نشین خانقاه حضرت  
مخدوم ملک نجی منیری از کتاب سلسله الالی مطبوعه مطبعه دار محمدی واقع لکهنو  
مؤلفه شاه صاحب کمر و بقدره نشسته

ہاں فرما زو اسے قباب قوسین  
بہ مدوح خدا صدیق اکبر  
بہ بو الخیر آنکہ شاہ صادقین ست  
بہ قطب دو جہان طیفور شامی  
بہ عالی بارگاہ ذات اقدس  
بعبسہ اللہ کی کاندہ آئین  
بہ پیر سجدہ گاہ اہل عرفان  
بہ آن شاہ حسام الدین پر از نور  
بہ آن از لوث دنیا پاکد امن  
بہ شیخی باوہ توحید و دوست  
بآن حاجی حمید آن صاحب دل  
بہ سر انداز غوث سالک راہ  
بہ آن سید نصیر الدین کہ عالم  
بآن سید تقی کنز انقائش  
بوقت پاک صاحب حالت وقال  
بآن ہادی کش اہل اللہ و اتند  
بشیخ وقت سلطان حقیقت

محمد دوستدار قرۃ العین  
بزرگ از جملہ یاران پیغمبر  
علیہ السلام و خاتم المرسلین ست  
بش را مایہ یحیی العظما می  
ربیع آن ساکن بیت تقدس  
لدایانش چو شاہان و سلاطین  
بدیع الدین مدار اہل ایمان  
کہ در عالم قتاد از رفعتش شور  
شہ فر دوس مسکن شاہ قاضین  
شہ بو الفتح دوران پیر سر مست  
سپہ معرفت را بدر کابل  
شہ عبدالسلام آن شاہ و بیباہ  
از دو جہت نصرت جملہ باہم  
خلایق جملہ مشغول نیایش  
نظام الدین بزرگ کمال احوال  
بنامش خلق اہل اللہ خوانند  
محمد جعفر آن پیر طریقت

و یادان  
عبدالغفر زکی  
مخدوم ملک نجی منیری  
از کتاب سلسله الالی  
مطبوعه مطبعه دار محمدی  
واقع لکهنو  
مؤلفه شاه صاحب کمر و بقدره نشسته







# شجره حکیم سید بان حسین بن حکیم و لا د حسین

ابن حکیم سید شیر علی بن سید السادات منبع الحسنات حکیم نور الدین قادری الجبشتی السهروردی الهمدانی  
قطب اکبر آبادی محدث کد محب

## شجره مداریه

بعد التدریس سید آن معلم لیر شاد  
از و طیفور هم بانیک نامیست  
حسام الدین از و نور بیایافت  
وز و حاجی ظهور آمد ز بر دست  
از و غارت از و عیسی و برهان  
منیاد الدین از و هم یافت دولت  
محب بهر بنی و هر ولی را  
شد و مشمول نور الدین احمد  
پسید مهر سلی گردید حاصل  
لکن رسته بحال زار قربان

پس از تدریس خود صدیق را داد  
مرید او دین الدین شامی است  
بلد مع الدین از و بس فیض یافت  
مریدش شیخ قاضی پیر مرست  
مرید او محمد غوث باستان  
از و شاه برضا و هم عنایت  
از ان سیدش رسید مجد علی را  
بلطف بیکر ان شاه و مجد  
ز نور الدین احمد فیض کامل  
خداوند اعلیٰ سیل این بزرگان

## فصل و اندوهم در ذکر مشایخ اجمالی

شجره شاه ابوالحسن احمد نوری الملقب بمیان صاحب کانی ماهی روی

یعد من السید و حکیم و محدث و قطب اکبر آبادی محدث کد محب



نقل از کتاب النور والهدی فی اسانید الحدیث و سلاسله الاولیاء مولفہ شاہ صاحب مکتبہ  
مطبوعہ مطبع و کٹوریہ پریس بدایون صفحہ (۷۲)

شعبه نشر و اطلاعیه

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله وآله وصحبه أجمعين  
 أما بعد فيقول الفقير أبو الحسين عفي عنه اجازتي بالسلسلة البدعية  
 المدارية جدي ومرشدي السيد الـ الرسول الأحمدي قدس  
 عن الحضرة الشيخ ميان صاحب عن أبيه السيد حمزة عن جده سيدنا محمد  
 صاحب عن صاحب البركات الماهر وري عن السيد فضل الله الكاظمي  
 عن أبيه السيد أحمد عن جده السيد محمد صاحب عن جمال الأولياء  
 عن الشيخ قيام الدين عن الشيخ قطب الدين عن السيد جلال عبد القادر  
 عن السيد مبارك عن السيد جمال عن العارف الأجل الكامل الأكمل  
 لا نأبى الحق والدين المدا والملكفورى رحمة  
 الله عليه عن الشيخ عبد الله شامى عن الشيخ عبد الأول عن الشيخ  
 أمين الدين عن أمير المؤمنين على رضي الله تعالى عنه عن سيد المرسلين  
 محمد صلى الله عليه وآله وسلم

مولوی سلا مریت البدور و خلیفہ شاہ ہے میان صاحب الحرمہ مولوی عبد نقا اور

بداونی مرید و خلیفہ مولوی اہل رسول و ایشان مرید و خلیفہ مولوی شاہ عبد المجید و ایشان مرید و خلیفہ

۵ حضرت محمد الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت ابابکر صدیق حضرت سلمان فارسی حضرت محمد تقی  
بن حضرت محمد بن ابابکر صدیق حضرت امام خضر صادق حضرت یانید سلطان حضرت امام محمد غفر الی عبد اللہ  
حضرت شاہ بدیع الدین عارف حاتم الدین نیازی ۱۲۵۰ھ میں حضرات رائیہ اجانت خانہ ان لکھیہ ارباب ملت سید



شاہ جیہ میان صاحب مارہروی الخ شجرہ صوفی محمد حسین مراد آبادی ایشان خلیفہ  
عاقط علی حسین و وے خلیفہ محمد محمود شاہ و وے خلیفہ شاہ علام حسین خلیفہ شیخ  
عبد الکریم معروف بصاحب جی وی خلیفہ سید شاہ آل حسن عرف شاہ چھے میان صاحب  
مارہروی الخ شجرہ مولوی محمد عاقل کلہ پوری رومی بد خلیفہ عاقل محمد عبد العزیز دہلوی الملقب  
بہ شاہ مقبول احمدوی از شاہ محمد غوث شہیدوی از سید شاہ آل محمد المعروف بشاہ اچھے میان الخ

## شجرہ صاحبان چورہ

نقل از کتاب سید ابی احمد دای پوری خلیفہ سید شاہ خیرات علی کالجوی منها الطريقة السنی  
اجازت حفظ سلطان احمد شاہ خیرات علی عن ابیہ سید بن علی و مؤمن ابیہ حضرت شاہ احمد سعید و  
ہو عن ابیہ حضرت شاہ سلطان ابو سعید و ہو عن ابیہ حضرت شاہ نسل الد و ہو عن ابیہ حضرت  
شاہ سید احمد و ہو عن ابیہ قطب الاقطاب حضرت شاہ سید محمد رضوان و ہو عن مجاز حضرت  
شاہ جمال الاولیا و ہو عن سید قیام الدین و ہو مجاز عن شیخ قطب الدین و ہو مجاز عن سید  
السادات سید جلال الدین عبد القادر ہو مجاز عن سید المبارک و ہو مجاز عن سید السادات سید  
احمد و ہو مجاز عن شیخ المشائخ حضرت سید شاہ بدیع الدین الملقب قطب الہدای  
حضرت شاہ ہمدان و ہو مجاز عن عبد الدشامی و ہو مجاز عن شیخ عبد الاول و ہو مجاز عن شیخ امین الدین  
و ہو مجاز عن شمس المشرق و المفارب حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ و ہو مجاز  
عن ختم الانبیاء احمد مجتبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

شجرہ سید شاہ محمد ایل لپوی الحال سکونت اترولی ضلع علیگڑھ

سید شاہ محمد اسماعیل ایشان خلف و خلیفہ حضرت حبیب اللہ شاہ ایشان حضرت

یہ شاہ جیہ میان صاحب مارہروی الخ شجرہ صوفی محمد حسین مراد آبادی ایشان خلیفہ  
عاقط علی حسین و وے خلیفہ محمد محمود شاہ و وے خلیفہ شاہ علام حسین خلیفہ شیخ  
عبد الکریم معروف بصاحب جی وی خلیفہ سید شاہ آل حسن عرف شاہ چھے میان صاحب  
مارہروی الخ شجرہ مولوی محمد عاقل کلہ پوری رومی بد خلیفہ عاقل محمد عبد العزیز دہلوی الملقب  
بہ شاہ مقبول احمدوی از شاہ محمد غوث شہیدوی از سید شاہ آل محمد المعروف بشاہ اچھے میان الخ



شاه نامدار ایشان باباجی نور محمد ایشان را از والد ماجد محمد بن ابی الدیسان را از حضرت شاه محمد سی  
ایشان را از حضرت شاه جمال الدرامپوری بن سید شاه محمد روشن نام

شجرہ محمدیہ شریعہ فرزند و جانشین سید علی کبیر عرف شاہ میر خجنان

پیر و پدرش سید علی جعفر و پسرش شاه محمد جمال عباسی و پیر و پدرش شاه محمد ناصر و پیر و پدرش شیخ  
 محمد محسنی المعروف به شاه خوتب الدالہ آبادی الخ۔ و دیگر محمد علی حسین نوری و مرشدش سید  
 باقر علی و پدر پسرش سید نور احمد و پیر و پدرش سید ابوسعید و پیر و پدرش سید حسین علی و پیر و پدرش سید  
 سلطان ابوسعید و پیر و پدرش سید احمد سعید و پیر و پدرش سید علی التاج و پیر و پدرش سید محمد کاشفی و پیر و پدرش سید  
 کاظم و پسرش شاه جمال دادلیا کردی و پسرش شیخ قطب الدین و پسرش سید جمال  
 عبدالقادر و پسرش سید مبارک ابن محمد و پسرش سید اجل محمد بن اجد و پسرش شاه علیج الدین  
 مدار و پسرش شیخ عبداللہ شلمی و پسرش شیخ عبداللہ اول و پسرش شیخ امین الدین و امام علی  
 ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ و پسرش سید المرسلین شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ امیر المومنین علیہ  
 الصلوٰۃ والسلام و این طریقی بصدیق اکبر نبی المدینہ نیز میرسد

نقل خلافت نامه و تولیت نامه مهدی علی شاه و شاه حسین شاه  
بنام پسر خود علی نقی شاه نجف مری

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي نور قلوبنا وليا ربنا نور العرفان والصلوة والسلام على رسولنا محمد بن أبي طالب  
صاحب قوى الحق وجلي البرهان وعلى آله واصحابه واهل بيته وذو سعة المجد والاحسان والاب  
فقير سيد محمد مدني على بر امرات حمير قدسي تخمير مشايخ عظام ووصوفياي عالي مقام وغيره من  
عام كافه انما مشهود مطلع ميكر فاندك هر كا دفر زند حكيم بنده سيد محمد علي نقشي را متوجه الي الله وكتبه







## نسبت دیگر

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت امام حسین شہید کربلا  
حضرت شاه برقع المقدس حضرت طیفور شامی حضرت شاه رفیع الدین شامی حضرت شاه  
یمین الدین شامی حضرت شاه عبدالملکی حضرت شاه بدیع الدین قطب المبرور  
قدس سرار هم حضرت شاه وروش محمد باجوہ اراکانی حضرت سید حاجی عنایت الدین مست آید

## نسبت ثالث

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم حضرت علی حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ  
حضرت عبداللہ غلبردار حضرت یمن الدین شامی حضرت طیفور شامی  
حضرت بدیع الدین شاه امداد حضرت سید اہل بہرائچی حضرت سید یمن بہرائچی حضرت  
درویش محمد قاسم اودھی حضرت قطب العالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی حضرت جلال الدین بکری  
حضرت شیخ نظام الدین بلخی حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی حضرت شیخ محمد صادق گنگوہی حضرت  
شیخ داؤد گنگوہی حضرت شاه سید ابوالمعانی سیٹھی حضرت میران سید شاه بھیکشا حضرت  
محمد سالم حضرت سید محمد اعظم حضرت حافظ محمد موسیٰ حضرت محمد بن حاتم باک شاد علی نقی بکر موسیٰ

انتقال از تنہا نسبت ناو و نسبت حاقظ محمد حسین حسن  
حاقظ بانکے

دہلوی بقیہ ناصر الدین شاه فیروز آبادی از بہتان معرفت مطبوعہ لکھنؤ انوری پریس ۱۸۸۸ء  
و جمہوریت مسکینہ جمیع مریدان و خلفای خود را بہر کراہت حاجت دریافت اہل روایت  
اندر اہل ہندوہ من بیان نماید تاں مشکلات خود کند و در دیار استقرار خلافت اکبر آباد

نسخہ  
در دیار  
الامین  
باصف  
ان  
برابر  
نسخہ  
جامع  
چندین  
شعور  
خال  
سید  
فی  
نسخہ  
باز  
زیر  
مرد  
ان  
مرد  
ان  
مرد  
ان



شاه ناصر الدین خلیفہ اول است در مع طرق حلقہ قادریہ و سہروردیہ نقشبندیہ و طائریہ و غیرہم  
رعنوان العلیہم جمیعین۔ و بخط حافظ صاحب

شعبہ مولوی محمد حسین الدہلوی

ایشان مرید و خلیفه رہنما سے عباد اللہ حاجی امداد اللہ فاروقی حشری تھانوی فاروقی نسباً حشری  
نسباً و خفیی مذہباً و تھانوی وطناً مہاجر کہ مظہر اند حاجی موصوف در کلیات اداویہ کہ از  
آئینہ اوست نسبت بیعت و اجازت خویش چنان بقلم سپردہ کہ باید دانست کہ فقیہ  
سنگ خاندان و بدنام کنندہ بزرگان طریقہ روسیہ امداد اللہ عنی اللہ عنہ را نسبت بیعت  
و ارتباط صحبت و اجازت و خرقہ از حضور ہدایت گنجوز قطب دوران پیشوا سی عارفان نور  
الاسلام حضرت مولانا و مرشدنا و ہادیانیا بخوشا و جہانگیر حشری است قدس سرہ  
و ایشان را از شیخ المشائخ حاجی شاہ عبد الرحیم شہید دلاست نام کو

طاعت کلامہ مبارکہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم  
احمد شعیب فقیر محمد حسین

التآبادی اسبیت بعیت و ارتباط صحبت و اجازت از حضرت بادینا و مرشدنا و سلیة الوصول  
 الی الحدیث حاجی دادا حسینی المدامی و دام الشرفی و ضلع است و ایشانرا از حضرت میا نجو شاه  
 نور محمد مجتبیانوسے و ایشانرا از شیخ المشایخ حاجی شاه عبدالرحیم شهید ولایتی و ایشانرا از شاه  
 عبدالباقری امروہی و ایشانرا از شاه عبدالہادی امروہی و ایشانرا از شاه محمد الدین و ایشانرا  
 از شاه محمد علی و ایشانرا از شاه محمدے و ایشانرا از شیخ محمد الدادہادی و ایشانرا از شیخ  
 ابوسعید گنگوہی و ایشانرا از شیخ نظام الدین بلخی و ایشانرا از شیخ جلال الدین گھانیسری  
 و ایشانرا از شیخ عبدالقدوس گنگوہی و ایشانرا از و سیش محمد بن قاسم اودھی و ایشانرا از



سید بن بکر نجفی و ایشان از سید اعلیٰ بکری و ایشان از سیدنا شیخ المشایخ حضرت سید بن علی  
قطب الاقطاب قطب المدار فی الدنیا و الدنیا و ایشان از طیفور شامی و ایشان از علی بن  
شامی و ایشان از زین الدین شامی و ایشان از حضرت عبدالعزیز و ایشان از المصطفیٰ  
حضرت علی اکرم الدجوه و ایشان از حضرت سرور عالم صلی الله علیه و آله و صحابه و سلم

## شجره مولوی احمد حسن مدرّس رسته اسلامه واقع کانپور مرید حاجی امداد اللہ

مدیر مکتبہ حاجی صاحب موصوف نسبت مد نظر خویش از کمال توجه به کلیات  
امدادیه مریدین خویش را مخاطب ساخته میفرمایند و نیز هر کس که ازین فقیر محبت و عقیدت  
و ارادت دارد مولوی رشید احمد صاحب سلم و مولوی محمد قاسم صاحب سلمه را که جامع جمیع  
کمالات علوم ظاہری و باطنی اند بجای آن من بمقام و شان شدم و صحبت ایشان را شایسته  
دانم که این چنین کسان دین زمانه نایاب و از خدمت بابرکت ایشان فیضیاب بوده  
باشند و طریق سلوک که درین رساله نوشته شد و نظرشان تحصیل نمایند ان شاء الله تعالی  
بے سر و نخوابند ان شاء الله تعالی در عرشان بکثرت با و از تمامی نعمی عرفا و کمالات قربت خود مشرف گردانند و بجزای  
غالب اسناد و انوار و هدایتشان عالم را نور گردانند و قیامت پیش او شان جاری و اراد و بکرم البنی و اولاد و امجاد  
و همچنین عزیزم مولوی محمد یعقوب صاحب نانائوی و حافظ محمد یوسف صاحب تحفانوی  
و مولوی کریم علی صاحب ساکن ضلع انباله و مولوی محمد ابراهیم صاحب ساکن موضع  
اجراد اوانند که ایشان نیز مجاز اند نیز عزیزم حکیم ضیاء الدین که خلیفه خاص حضرت  
قطب الاقطاب مولانا حافظ محمد ضامن شریف رحمۃ الله علیه اند هم مجاز اند ۱۲ مرتبه ایشان  
اجازت بیعت خاندان عالیہ مداریه از شیخ خود و از اندک شجره بیکه بذیل نوشته می آید ان شاء الله  
شاید انکه فقیر محمد حسن عفی عنہ را نسبت بیعت از حاجی الحسین حاجی امداد اللہ چشتی

این کاتب بنام محمد حسن عفی عنہ است که در این روزگار  
در کانپور در نزد مولانا محمد حسن عفی عنہ است  
و این کاتب بنام محمد حسن عفی عنہ است که در این روزگار  
در کانپور در نزد مولانا محمد حسن عفی عنہ است











بدین صوالط نگارند فقیر عبد الرزاق حضرت شاه عبداللہ گورکھ پورس حضرت شاہ عبداللہ  
 انھونوس حضرت شاہ محمد گلزار کشنوی حضرت مولوی سید ابوالحسن نصیر آبادی حضرت  
 مولوی مراد اللہ تھانیسرس حضرت مولوی نعیم اللہ بٹراکچی حضرت مرزا مظہر جانجانی  
 حضرت شیخ محمد عابد حضرت شیخ عبدالاحد شاہ گل و حضرت خواجہ محمد سعید حضرت شیخ احمد  
 مجدد الف ثانی حضرت شیخ عبدالاحد حضرت شیخ زکریا الدین گنگوہی حضرت عبد القدوس  
 گنگوہی حضرت شیخ درویش محمد قاسم اودھی حضرت سید شاہ بدھن بٹراکچی حضرت سید  
 اجل بٹراکچی حضرت بدیع الدین شاہ امداد حضرت شیخ طیفور شامی  
 حضرت شیخ عین الدین شامی حضرت شیخ یکین الدین شامی حضرت عبد اللہ  
 سلمیہ دار حضرت ابابکر صدیق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ و اصحابہ وسلم

### شجرہ محمد شیر شاہ ساکن پیلہ بھیت

وہی ان واقعات بحسن اتفاق و پریمی بھیت رسیدم و بایشان ملاقی شدم و باد مولوی موسی احمد  
 صورتی مرا بجائے خود بردم و مرا سمجھانڈی چنانکہ بدکا اور زرد درانجا پانزدہ یا شانزدہ یوم اتفاق قیام  
 افتاد فی الواقع شاہ موصوف مولیت محمد دوم علی زمانہ ان زمانہ عمرش از صد سال متجاوزست  
 روزت بسبیل تذکرہ گفت کہ من نیز اجازت از خاندان عالیہ دارم و ارم چنانکہ شجرہ نیکہ بذیل منبتہ می آید  
 بغرض درج تذکرہ ہذا مرا عنایت فرمود

شجرہ بدیعہ دار یہ فقیر محمد شیر نسبت بیعت و ارتباط صحبت و اجازت از حضرت قبلہ احمد علی  
 شاہ صاحب و ایشانرا از حضرت قبلہ در گاہی شاہ صاحب رامپوری و ایشانرا از حضرت قبلہ شاہ صاحب  
 جمال اللہ صاحب رامپوری و ایشانرا از حضرت قبلہ قطب الدین صاحب فون مدنیہ منورہ و  
 ایشانرا از حضرت قبلہ خواجہ نصیر و ایشانرا از حضرت قبلہ محمد نقشبند و ایشانرا از حضرت قبلہ خواجہ معصوم

بدین صوالط نگارند  
 فقیر عبد الرزاق  
 انھونوس حضرت  
 مولوی مراد اللہ  
 تھانیسرس حضرت  
 مولوی نعیم اللہ  
 بٹراکچی حضرت  
 مرزا مظہر جانجانی  
 حضرت شیخ محمد  
 عابد حضرت شیخ  
 عبدالاحد شاہ گل  
 و حضرت خواجہ  
 محمد سعید حضرت  
 شیخ احمد مجدد  
 الف ثانی حضرت  
 شیخ عبدالاحد  
 حضرت شیخ زکریا  
 الدین گنگوہی  
 حضرت عبد القدوس  
 گنگوہی حضرت  
 شیخ درویش محمد  
 قاسم اودھی  
 حضرت سید شاہ  
 بدھن بٹراکچی  
 حضرت سید اجل  
 بٹراکچی حضرت  
 بدیع الدین شاہ  
 امداد حضرت  
 شیخ طیفور شامی  
 حضرت شیخ عین  
 الدین شامی  
 حضرت شیخ یکین  
 الدین شامی  
 حضرت عبد اللہ  
 سلمیہ دار  
 حضرت ابابکر  
 صدیق حضرت  
 محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ  
 وآلہ و اصحابہ  
 وسلم







میدان نسیم در شاخ احمد نگر گمانی تیره کبر الو طهر حبت مکانی سکونت الحال قبلاً از محله خیل شمع منظم  
ایشان بنجر و پیران طریقت خوش در تذکره الفقرا بدین طریق تحریر فرموده سلسله مداریک تا  
کمترین کوخرقه زاروشن بخت گور گمانی سے پہنچا انکو میر محمدی دہلوی سے پہنچا انکو اسکے  
مامون سید فتح علی شاہ دہلوی سے انکو سید عوض خان شہید سے انکو سید عبدالاکرم محقق سے  
انکو سید تاج سے انکو سید شرف الدین سے انکو شاہ مصطفیٰ صوفی سے انکو شاہ داؤد  
عارف سے انکو بندگی شاہ پیر سلطان سے انکو شیخ حامد نجیب گوشہ نشین سے انکو  
داؤد سے انکو سید صدر الدین سے انکو مخدوم بہا بنیان بہا نشت سے انکو حضرت  
سید بدیع الدین شاہ مدار سے انکو حضرت طیفور شامی سے انکو خواجہ حبیب عجمی سے

شجرہ مدار یہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرسندی بن سہالط  
شیخ احمد فاروقی سرسندی ایشانرا از پدر خود شیخ علیہ الدین زین العابدین ایشانرا از پیر خود  
شیخ رکن الدین ایشانرا از پدر خود شیخ عبدالقدوس گنگوہی ایشانرا از درویش محمد بن قاسم  
داؤد سے ایشانرا از سید بدین بہر اجمی ایشانرا از پدر خود سید جہل بہر اجمی ایشانرا از حضرت  
قطب الاقطاب سید بدیع الدین قطب المدار قدس اللہ تعالیٰ سرورہ

ذکر مقبول ان نیر و منان مولانا فضل رحمن مراد آبادی  
مولانا فضل رحمن ندوی صاحبی نسبا نقشبندی قادری طریقتی در سنہ یک ہزار و چودہ  
ہجری تولد شد و در اوائل اطلب علم معی فرمود و بعد تحصیل علم مدتی سلسلہ تعلیم و تعلم ناقد شدہ  
و در طریقت از یکا نہ آفاق شاہ محمد آفاق توسل حبسہ و اجازت خلافت دریافت و مدتی  
فلاق اندر رستہ موئی نمودہ بتلک بستی و دو بے الاول بروز جمعہ رتلت فرمودند  
از اہل مشائخ ہند بوزند فرشتہ فر کج مراد آبادی

میدان نسیم در شاخ احمد نگر گمانی تیره کبر الو طهر حبت مکانی سکونت الحال قبلاً از محله خیل شمع منظم  
ایشان بنجر و پیران طریقت خوش در تذکره الفقرا بدین طریق تحریر فرموده سلسله مداریک تا  
کمترین کوخرقه زاروشن بخت گور گمانی سے پہنچا انکو میر محمدی دہلوی سے پہنچا انکو اسکے  
مامون سید فتح علی شاہ دہلوی سے انکو سید عوض خان شہید سے انکو سید عبدالاکرم محقق سے  
انکو سید تاج سے انکو سید شرف الدین سے انکو شاہ مصطفیٰ صوفی سے انکو شاہ داؤد  
عارف سے انکو بندگی شاہ پیر سلطان سے انکو شیخ حامد نجیب گوشہ نشین سے انکو  
داؤد سے انکو سید صدر الدین سے انکو مخدوم بہا بنیان بہا نشت سے انکو حضرت  
سید بدیع الدین شاہ مدار سے انکو حضرت طیفور شامی سے انکو خواجہ حبیب عجمی سے



















کو چاک بزرگ اندیاری و جو و شاه ابراهیم شاه شرقی را از جمله نعمات شمرده و در روز حیات را بنیاد و بنیاد  
 میکند و اندر از شاه گرفته تا گدا با تمام خوشوقت بود و در آن دانه از اندیاری را بسته بود و در آن روز  
 و شامانه محمد خان و اکرم سوات نزد سلطان ابراهیم رفته چنانکه موسسه نمود که شاه را بقصد فتح بیاندا طرف  
 برو و مبارک شاه و یاد شاه بدلی بعضی مخالفت روان شده و در آن ای بیانه یک یک گریه می نمود و چهار کردی همه  
 خندق کنده محکم شدند و دست و در روز از طرفین ظاهر میامیون آمد و جنگها میگذرد و در جنگ سلطان  
 به یکدم حرات نمی نمود و آنرا سلطان ابراهیم شرقی از میان خندق بیرون آمد و صف جنگ را بست و مبارک  
 نیز علاج شد و میدان شتافت و از صبح تا شام جنگ کرد و بقای از یکدیگر جدا شدند و در روز دیگر از لشتری  
 کرد و سلطان ابراهیم بچینو و مبارک شاه بدلی مراجعت نمود و در آن روز شامانه سلطان ابراهیم  
 شرقی با استعداد تمام رفته و اعین خیمه کالیبی نمود و در آن ای راه خبر رسید که سلطان بهوشنگ غوری نیز غزیت  
 کالیبی دارد چون بهر دو نفر از واقف بیکدیگر رسیدند و که جنگ با موز و در رسیدن میان خبر آورد که شاه  
 مبارک شاه بن خضر خان از بدلی لشکر فراموش آورده و عازم خیمه جو بنو پست سلطان ابراهیم شرقی شدند  
 اختیار از دست داده و جو بنو را می شدند و سلطان بهوشنگ بی از لرغ کالیبی را که در تصرف بهر عبدالقادر  
 موسوم بقادر شاه نوکر پادشاه مبارک شاه بود و در آن روز شامانه سلطان ابراهیم شرقی شریف و غفر  
 لطیف شاه ابراهیم شاه شرقی از چشم زخم زمانه از طریق استقامت و اعتدال آن جوان حسته روح پاک آن  
 شاه عالم پناه بهشت برین و اصل شد پس ازین واقعه جانسوز مردم جو بنو و غیره داشت جامه نموده و بر گرد  
 وزن و مر و شهر بخانه از حاضر شدند از تعب و فریاد و اثر روز و در تا خیزید و یاد مبارک است -

در یغ آن شهنشاه صاحبقران	جم تاج بخش ممالک ستان
در یغ آئینه و بگریار و زمین	بصدقن شاهی بان داد و دین
<p>مدت سلطنت او چهل سال و چنانچه بود و برایت حاجی محمد قزوینی رفته از عین شامانه فوت شد و برین تقدیر                  مدت شاهی وی و هشت سال خواهد بود از جمله فضل و کرامت و کمال شاهی و برین جو بنو پست ال عاز                  غرض است در دولت باد کن نشو و نماست سلطان ابراهیم شرقی و در این ایام که در مجلس</p>	




او بر کسی انقرضی نخست گویند وقتی مولانا لرغنی طاری شد سلطان ابراهیم بعیدت او رفته بعد از  
تفیش احوال و اطهار احوال هم برانی قدحی برابر آب کرده گرد مولانا گردانیده و خود نوشیده گفت  
ما بخدایا هر بلا نیکم در راه او باشد نصیب من گردان و او را شفا بخش و از بنی عقیده آن صاحب تخت و  
ساج نسبت به علمای شریعت محمدی صلی الله علیه و آله و صحابه و علم معلوم میوان گردانیده غایت بود و نصایح  
مستحسنه عقیده آن بزرگوار شهرت تمام و در مثل حاشیه کافیه که مشهور است بجاشیه هندی و مصباح و متن  
ارشاد و در کمال الصالحات است و بدیع البیان و فتاوی ابراهیم شاهی و تفسیر فیسی که بحر المونج نام دارد  
و رساله مناقب سادات و رساله عقیده شهابیه نیز از موافقات اوست قاضی شهاب الدین نیز سلطان  
عظیم موافقت کرده چندان از فوت شاه ابراهیم شاه شرفی مغموم گشت که در همان سال یعنی اربعین  
و ثمانه عالم قدس تشریف برد و ببقار الملک المعبود و بعضی گویند بدو سال بعد از فوت سلطان  
ابراهیم طاهر خوش در گشته اثنی و اربعین و ثمانه بروحه رهنواں پرواز کردی

## روحه شریف

این تقیه پر نور تعزیه کنانیده سلطان ابراهیم شرفی جوینوری است - در اصل  
در نجف آبادی بود و از و سعادای یا عزیز می آمد - وقتی که حضرت قطب الدار قدس سره  
باشاه حضرت رسول اکرم صلی الله علیه و آله و صحابه و علم بایستقام رونق افروز شدند - آن نند از رسیدن  
آن جناب سکون گرفت حضرت قدس سره - از عمل بیان و الا نشان مخاطب شده ارشاد فرمودند  
که مدفن خوش همین جاشد نیست - که تالاب از مشیت انزوی خشک گردید - پس تا نجف حیره  
تبار ساخته گشت - و در آن حیره تا حیات آنجناب یاد حق معصوف ماندند و همون جا  
مدفن هم شدند سلطان ابراهیم شرفی جوینوری و معصوف که یکی از مردان آنحضرت بود بر قبر خود  
خانه گردیده بنا بر بنای کند و خانقاه عالی اجازت داد و قبر گنبد آغا شد - و تکیه  
که بقرب عرس آنحضرت حاضر شد بر ملازمان خویش غصبناک گردید - و گفت که حکم بانبار



بود. آنچه کرده اید باز از سر نو عمارت نفیس تیار کرده آید مهتم  
سرم کرد که عجیب معامله ایست که درین حضرت اجازت عمارت  
و بشارت اینقدر تیار نموده شد. چنانچه سلطان را هم  
آنهمه از معنی عتاب شاهى خلاصی یافتند. ظاهراً کار سنگ نیست  
که سر اسر نورست چنانکه میفرمایند. 

یا مجسم قبه اش نور مجسم	حضرش خبر المرن غنیش حسن الماب
نور بیانش گنبدش	مصرعه بایش ز بیت الله گشته انتخاب
لکه هر آئین آن	غینک نور خدا بپنی است نزد گنبد باب

و فتنا که گنبدش به تحریر نیاید. و زبان قلم بحدت کوش چه سراید  
بجای هر یک دیده الوالابصار پس از آن زمان تا عهد سلطنت و تزیین  
نایار شاه زیارت مقبره شریف میشد و درش مقفل میماند. و قتی که عالمگیر شاه برای  
مرور دید این قطعه طبع راونی البیدیه خواند. بیا که اوج کمالات را ظهور انجاست و بیا که  
قصور انجاست و جناب اقدس شاهنشاه در جهان بپای دیده بیا و بین که انجاست  
و وزیر سلطنت هم حاضر بود قطعه عرض کرد. و شیدویت را بخت نیز خدایت پیشگاه  
لایق بنیقت حضرت قطب المکر معروض داشت پس عالمگیر بعد از فراغ فاتحه زیارت از  
آن که در آن زمان بود توجیه شد و گفت عجب که زوار زیارت چنین جناب رسالت  
انزال انوار محرم میمانند بر حال و شان رحمی خوردن مناسب است اگر اجازتی باشد  
از جانب در مقبره شریف نصب کرده آید تا زائر از نظار کیش دیده را نوری و دل را  
نمایند پس اجازتی شد. این شباک مرمتا هنوز قائم است نصب کنانیده عالمگیر  
ماده است از آن روز زیارت مزار فائز الانوار زوار را نصب شد و در نه  
قبل ازین نبود.



## چهار دیواری نمبر ۱

که گرد روضه اظهر محاصره است در زمانه حضرت قطب الممدار بود مگر خام شمس نانی  
تکبیر بر عصا زده ایستاده می ماند بجز اوقات خمس نماز از جانب کسی را بلا  
اجازتش مجاز نمی بود که اندر شدی این چهار نیز از تمام میر سپاه جهان  
که یکی از مقربان سلطان ابراهیم شرفی و از مریدان خصوصیت اختصاص آنحضرت  
قدس سر بود تعمیر شد و در دوسه یک دروازه پنجه نصب ساخته گشت و در سه هشتصد  
و چهل مقبره شریف تعمیر گردید و چهار دیواری روضه اقدس هم در همین ایام با تمام رسید و  
دروازه جدید جنوب رویه بعد از تعمیر کلکتر بهادر محط برط متعلق کا پور تیار نمود و شد  
تا بآمد رفت زوار تکلف نشود

## والان آئینه نمبر ۲

این والان سنگ پنجه شمال رویه از حسن عقیدت نواب محبت علی خان کنیه  
متوطن بانس بریلی مسافر یافت سه تعمیر شد چون آئینه در طاق دیوانش نصب  
است و روضه اقدس در دوسه پر نور است افکنده دیده نظار گیان را نور سه بخش  
لنایاب این اسم موسوم گردید

## جمعیت خانه نمبر ۳

بعد حبت آشیان شاه جهان با و شاه نور الدین مرقد نواب دلیل خان برادر  
نواب بهادر خان شاه جهان پوری تعمیر کنانید که بر طاق محرابش چسبیده است  
در خواندن نیاید و چپ و راست (جمعیت خانه) دو حجره است یکی موسوم به (سلح خانه)



دیگری بر نوشته خانه و در جمعیت خانه نشسته نگاه داشته اندگان است و نیز حضرت قطب الدین  
 قدس سره در تین حیات خویش در بنیاد شریف از زانی میفرمودند که این اعتبار آن مقام شریف  
 دارد و غزل و نصب هرگز فقره فخر اندان خالیه مداریه از بنیادی شود و از هر چه صاحب ادگان  
 یعنی اولاد هر سه خواجگان که در اولاد برادر آنحضرت و بنانشینان و س که قدس  
 سره اند هر که استعداد قابلیت علمی و عملی و اتباع پیران طریقت چنانکه معمول است  
 داشته باشد و س که برابران سجاده را در دهند خصوصیت بهی نیست و اگر از اولادش  
 لایق جانشینی باشد متعاقباً ندارد پس و س که نیز و دیگر صاحب ادگان بیک جل  
 متفق الرای شده بحالی و موقوفه بر اهل منصب فقره مداریه می نمایند و س که  
 بنشته از موانیر و دستخط قریب ساخته حواله بالیان منصب می نمایند و تا وقتیکه از ادگان  
 بر آستانه اشرف حاضر شده سند حال نه نمایند آن منصب فائز نه نشوند خواه مجرب باشند  
 خواه متاهل همین قاعده از سلف صالحین نافذ است و نیز تقسیم آمدنی متعلقه خانقاه  
 شریف بعد وضع شرح درگاه و الاجاه بر اولاد هر سه خواجگان علی السویه میشود کسی را بر کسی  
 تفوق نیست تفصیل تقسیم بر این منوال است در ایشان هر پسر که تولد میشود تا و  
 عقد نکاح نکرده نصف حصه بیاید و بعد فوت زوجه اش از و س که پس اوقات بنماید  
 و بعد فوت منگوه خان حصه موقوف میشود و بعد بر سلطنت شایان و الاتبار را در آن  
 معافی و و از ده مواضع دیگر معافیه در تمامی هندوستان بر مزارات بزرگان این  
 و اولاد و دمان و غیر آن نیز بوجه الایم اثر س و نشانی از ان جایجا باقیست و وثایق  
 هر یک از صاحب ادگان نیست مقرر بود و حال در س که پرستی حق تعالی است

کتابخانه خزانة

از مالان مع یک حجره تعمیر ساخته و است خال است کتب که بر دیوارش



نصب است در اینجا منتهی می آید

پیش در روضه تاج سر کا ملان	حضرت قطب المدا فیضی سان جهان
دولت خان چون بنا مسجد زیر بام نمود	فیضی تاریخ گفت مسجد فضل مکان

## والان پتو کھتری نمیشد

رَبُّو) یکے از قوم کھتری بود و وقتے بمصائب صوب گرفتار شد۔ و افلاس پریشان ساخت  
 ناچار بر آستانہ آنحضرت قدس سرہ حاضر شد و عرض حال کرد و عہد و التماس بست  
 کہ اگر مقصد بر آسے من خواہد گردید ملک والان تعمیر ساختہ نذر خواہم کرد از توجہ حضرت  
 حل و شوار یہا گردید پس والاس نے پیش دروازہ تعمیر کنانیدہ نذر کرد و بانڈک زمانہ عروج  
 رسید چون از منزل در غنڈیش خللے پیدا آمد تباہ و خوار شدہ آوارہ خانان شد۔  
 مخفی مہلو کہ چار چیز ازین دربار رسم ہر بار دوم ہمیشہ چرائے طعام پنجہ زن رقص و سرود بوقت اذان ہوتی  
 در اقدس استہ گرد و قبل نماز صبح کشادہ شود و یک چرائے آہنی در جمعیت خانہ شکن میگردد و جا بجا دیگر چرائے  
 رہن میشود و در ہفتہ یکبار اہل خدمت از پوشہ خانہ نمبر پوشاک بر آوردہ غلاف پوشی میکنند  
 و سرور و خربک پاوشہ ہر پنج نیمروز نماز زمانہ حضرت قدس سرہ ہون قاعدہ مقرر است و بروز عرس آتش  
 نیز حسب معمول باب دربار دوم بستہ میشود و درین رمارہ والان نمبر قدر آن خوانی میشود و جانب  
 شمال یعنی سمت ریگدانی در و خوانی و قل خوانی میگردد و پیش جمعیت خانہ یکے از صاحبزادگان  
 و غلام میگوید و چندے تذکرہ آنحضرت قدس سرہ و بزرگان این خانوادہ میکند تمام شب  
 این مجمع می نماند و دیگر مذاکرہ را در اینجا خلی ہا شد بعد ختم قل شیرینی تقسیم میشود و قبل از نماز فجر  
 بہ نسبت دیگر ایام درین شب قدرے از شب باقی ماند کہ در اقدس کشادہ میشود کہ ہمون  
 وقت زیارت مقرر است ہمہ زوار شائقہ مشرف زیارت مے شوند و ہمارب  
 تخلص میسرند



## والان ته خانه نمبر ۱

این عمارت سنگی مع سه خانه بعد شاهجهان بادشاه تعمیر گشت. ایشان هم به تمنای زیارت  
 آستانه فیض کاشانه حضرت سیدنا سید بدیع الحق والدین حاضر شدند و مشرف زیارت  
 گشتند و خواستند که خانقاه بعمارت شاہی تیار کرده آید. مگر اجازه ندادند و بدست نیامد  
 تا چارمچو رشید و شیر بادشاه موصوف بهر چند خواست که معافی علاقہ براسے مصارف  
 ساختن اودگان مهیا دارد و بوقت خانقاه کند مگر کسی متطور نکرد و آنچه وثیقہ ایشان بود بر همان  
 اٹاعت و زندیقہ فرمان آراضی معافی کہ از جانب خود دوسے مذکور کردہ بود بنظر راقم السطور  
 گذشت **نواب بہادر خان** شاہجہانپوری کے از عقیدہ تمندان آنحضرت  
 مدوح الانام بود این عمارت تعمیر کنانیدہ اوست کتبہ بر طاق عمارت بدین قطعہ  
 موزون و مزین است

## قطعہ تاریخ

مدار عالم علم و عمل بدیع الدین  
 کشید ز لطف همیشه جہانیاں بر آئین  
 کشید سر فلک این عمارت سنگین  
 کہ گفت حضرت عیسیٰ فلک کجیل متین  
 بود اردی

بر آستانہ مہر سپہرین یقین  
 بعد شاہجہان بادشاہ دین پرور  
 باعقاد دل نیت بہادر خان  
 بچشم اہل یقین مقام محمودست  
 بلفظ حق حال کس

و دیگر مکانات کہ درین دربارست نیز تعمیر کنانیدہ **نواب بہادر خان**  
 مذکور است کتبہ کہ بر طاقش چسپا است از کنگرے مسخ گردیدہ لہذا از اندر حاش  
 کمر اندم **نواب بہادر خان** مذکور بعد شاہجہان پادشاہ نور الدین مرشد کما



صوبه دار کاپی و قنوج و بهادر گنده و شاهجهانپور و قندهار و ملتان و قنوج و غیره  
در سال هجری بود نیز نه و فاش است بنصب ایشان هفت هزار و خطاب  
عمده الملک چغتای خان بهادر بود نام اصلی و سربدار خان ولد دریاخان سکونت  
نواح پشاور میداشت طرح آباد شاهجهانپور در سال هجری انداخت و در سال  
هجری ختم شد. روسای شاهجهانپور افغان از نواح کابل و پشاور و بعد شاهجهانپادشاه  
بعیت نواب بهادر خان در شاهجهانپور آید و شدند. درین شهر پنجاه و دو محله اند. و هر محله  
موسوم به قوسه است بروقت آبادی نواب مذکور لحاظ این امر داشته بود که افغان  
با کابل مع خان خویش آباد کرده شوند. احوال این شهر از تاریخ شاهجهانپور  
که مجبی حکیم صلیح الدین مسکن رئیس گره مختصرب تایف کرده طبع شوند  
اگر واضح خواهد شد پس بسبیل تذکره بر همین قدر اکتفا نموده شد. (مقبره نمبر ۲)  
که درین دریا است حضرت علاء الدین خان رحمه الله علیه دروسه مدفون اند ایشان  
نیز یکی از مردان حضرت قطب الدار بود و در سنه تعمیرش در خواندن کمالی بدو در خان مع یک  
حجره دو الان نمبر ۳ برای مرغان چاکشان بکار آید. و مسجد نمبر ۴ هم در یک سنه  
طیار شد در حجره نمبر ۵ که در گوشه غایت است مختصر که عاکف بدقت مانند این حجره  
حضرت قاضی مطهر معروف است. دروسه اهل ریاضت معتکف میشوند و در آن مدت ترک  
غذا میفرمایند و در یک شرق رویه نمبر ۶) براس زیارت مقبره حضرت ابو محمد خواجہ غفران  
و دیگر مزارات که متصل خانقاه است نصب است. تاز و الو از خانقاه بجا میروند آنستاده  
آسانی افتد و چاه و یک مسجد و یک تکیه بر قطب دروازه واقع است این چاه موسوم (به چاه)  
کنوان نمبر ۷ است ازین چاه غسل حضرت میشود و بر تکیه نمبر ۸ یک فقیر شبانه روز در بانی  
میکنند و متصل قطب دروازه رجای شمس است نمبر ۹ حضرت سید شاه برهنه است ایشان  
نیز یکی از مردان حضرت قطب الدار بود و تذکره ایشان حسب تحفه الابرار و دیگر اهل نشیبه اند.



## نقارخانه نمبر ۱

قبل ازین عمارت نقارخانه موجوده عمارت چوبی بود۔ در زمانه مولانا شاه غلام  
مداری مکنپوری رحمۃ اللہ علیہ الماس علی خان بھاکمل برائے زیارت حضرت  
سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار قدس سرہ مکنپور حاضر شد و بکمال  
نیازمندی۔ اتالیق بنای عمارت بغرض حصول شرف سعادت کہ در سر داشت  
عرض کرد این التجا بجناب اقدس پسند آمد و اجازت بجای عمارت چوبی کہ بود بنا بر  
تعمیر عمارت پختہ دادہ شد۔ پس عمارت نقارخانه و یک باغ پختہ از حسن انتظام  
شاه عبدالکریم کبیر انجام رسید۔ و کتبہ بر طاق عمارت منبتہ است و در بنجائے  
کرده می آید۔ نہ تعمیر عمارت از دوسے آشکارا است تا حال آن عمارت  
بکمال زیب و زین موجود است

## قطعہ تاریخ نقارخانه

بر در عالم پناه قبلہ و بنا و دین نور چشم تخت الماس علی خان بھاکمل شد تمام از اہتمام خالص عبدالکریم یک ہزار و دویست و دہ گودار و دی شمار	منظر فیضان حق حاجت روائ عالمین کرد نوبت خانہ تعمیر از حسن یقین کوست چون اہل دیانت ہم مہر و ہمین تا بنای این مکان از ہجر ختم المسلمین
--	---

مہربانی گفت تو بخانہ بازیب وزین

ہست تاریخ بنای این مکان و نشین

و دیگر عمارات این دربار متعلق مہر عالمگیر لیست۔ از نقشہ خانقاہ  
والاحباب واضح است



# مسجد عالمگیری نسیب

و این همه عمارت تعمیر کنانیده پادشاه اورنگ زیب عالمگیر غازی است در  
 عهد سلطنتش مع هر سه دروازه کلان و گمراهی و دالان و هر سه چاه و پیش طاق و درگاه  
 با تمام حاجی نورم نقصوری مدار سس مکنپوری باختتام رسید عالمگیر خدیو بت برای  
 زیارت حضرت قطب المدار قدس سره حاضر آستانه شد و در مهلت دینی و دنیوی امداد  
 و اعانت خواست و بمبرام خویش فائز گشت چنانچه بنابر مصارف مسجد مواضعات  
 وقف فرمود. در آخر زمانه بعد سرکار انگریزی آن معافی ضبط شد حال در سر پرستی  
 حق رب الغفرات قائم است مرمت شکست و ریخت از آمدنی خالقاه و الایاه میشود  
 منشاء عالمگیر پادشاه بود که خالقاه از سنگ مرمر و سنگ موسی پر کلف بعمارت عالی و زیبا  
 تیار شود. مگر اجازت آنحضرت نشد ناچار همین مسجد و چاه و سرا و فرش بخت تمام قصد تکفای  
 نموده. در مکنپور بخانه صاحبزادگان فرامین شاهی و دوازده مواضع و دیگر اسناد مع جملات  
 صدر بورد و غیره موجود است مگر بخمال تلف شدن یا بمصلحت و دیگر از وجود آن به کسی تذکره  
 بمسببان نمی آید اکثر نزد اعزادیده بودم مگر بوقت طلب جز حلیه و حواله بدست نیامده  
 ناچار از منطقه او شان مجبور شده شستم نمونه از خود ارسای آنچه که نزد من بود پیش ناظرین  
 نمودم و در بنیاد و رت این تقریر همین بود که کسی چنان تصور نه نماید که بالترتیب موجب  
 فهرست شایان و دیگر امر اچرا تسطیر نه نمود. راقم آنم را بحین ترتیب رساله بنده  
 بجز نزد خود امداد سس زبیده و نیز دیده شد که اکثر کتب خاندان که درها خورده و تلف  
 آمده مگر جز صندوق هوای هم نداده و اظهار و اعلان آن نه نموده و آنچه که باقیست در  
 همون قید مقید است. حافظ حقیقه حافظ باد.









قلب الاقطاب  
الکبار حضرت

شاه مدار  
قدس سره

عمده داران حال اسمم خواجہ خان الملک و خواجہ شقار و دریا خان کروی امانت و کارکنان  
و عاملان سرکار قلمی شیر گلدستہ عرف قنوج عمده داران و کارکنان استقبال سرکار مذکور  
بدانستند کہ انچه زمین منجمد مکن پور باسم مجاوران بندگی حضرت از عمل معمول سلاطین مانعی  
و عمل معمول بموجب فرمان بندگی حضرت سلیمانی فرمودہ س مکانی انار الدیر بر بانه تا عمده  
این حضرت لغین نموده می آید و در بعض و تصرف ایشان است اکنون همه آن جمیع  
مقرر و مسلم نموده شده است باید کہ نعمت سرور و مسلم دارند و حضرت کہ بموجب  
جہات این حضرت معاف است جہات و مدد معاف و بطایب دارند و ظلم  
استیصال بر غنڈے سموخ ندارند و انچه سستیدہ باشند باز گردانیدہ بہت  
درین باب تاکید نظر بند و نسبت بدان جہان مطابق در دنیا تر تعلیق کردہ حوالہ  
بکنند بخیر فی التاریخ غزہ شہر ذی قعدہ سنہ ۱۲۵۰ و ۱۲۵۱ و ۱۲۵۲  
زیرین عبارت ندبور بخط ہندی معنوی نے مرقوم است خواندہ شد



این سطر به چند از کتاب فتح الولايت که در احوال و بيار است پس از ان نقل راقم السطو  
 برداشت و نقل آنکه (محرر سطور و واقعات بهایونی) بخط شریف بهایون پادشاه دیده که آن  
 شکست که مارا در قنوج و رتایح محرم سنه سیج و اربعین و ستمات و است واده شیرخان سور  
 بر ما غلبه نموده بواسطه امداد عنایت حضرت شاه بهادر بود نسبت با عدو و بیعتی و س  
 نسبت با حباب چه اهل عسکر ما در ان دیار کنپور به اعتدالی کرده اسباب آنجا رفت  
 برده بودند و در روز حرب دیده میشد که هزار نفر از قلندر سپاه پوشش چو بهاس بزرگ  
 دست حمله بر لشکر ما می آرند بنا بر آن عهد کرد که اگر فتح هند گرت دیگر میسر گردد و بر سر  
 قاضی الانوار شاه بهادر قربات و فتن کرده شود و عمارت عالی بتایا بد بدار است  
 از ان زمان که بهایون شاه از جنگ قنوج بمقابله شیخ خاں سور شکست  
 خورده و آواره خانمان شد و س را صعوبات گوناگون رو س نمود اما چاره چه کند جز  
 صبر و استقلال چاره نداشت و درین غربت به اکبر آباد رسید لیکن در ان قلعه هم قیام  
 و زیندن مصلحت کار نداشت پس مشفقین خویش را همراه گرفته در لاهور که برادر و س  
 کامران نامی حاکم آنجا بود بدید مکر و س نیز وفادار س و غمخوار س نکر و بیاس خاطر شش  
 از شیر خان مخالفت و محاصرت و زیندن نه پسندید ناچار بهایون بر نام رقی و نا کاس  
 خویش تاسفی خورده به سنده هدایه پیود و در آنجا هم تدبیر س نه برآمد پس حیران  
 و پریشان میگشت آنچه فکر و می میکرد بے سود افتاد و در سنده و رشتیها و مصایب آتش  
 آمد بے پایا نیست چنانچه در ان رگستان اکثر س از رفقاییش شدت تشنگی  
 جان بحق تسلیم شدند چه مشیت ایزد نیست که در همون مصائب اکبر پادشاه سان  
 شاه بهادر و بتاریخ و وازده ماه اکتوبر ۱۵۴۲ء یک هزار و پانصد و چهل و دو تن بودند  
 میگویند که قبل از آمدن هندوستان روز س بهایون و محل سراسر و الد ثانی  
 خویش بر اس س تناول طعام برفت و در آنجا دختر س را دید کلیه حسن جمال آنرا در ستو



چنان والد و شیرایش گشت که عنان صبر و اختیار از دست برداو حسن دل فرزندش  
 مضطرب ساخت پس ناچار بخت خویش در آورد آن رشک فخر و خشمیدگی بود  
 نامش حمیده داشت او ستاد زادی والده ثانیب همایون شاه روزیکه از  
 امر کوک ایشان حل قامت برداشتند برود و دیگر اکبر شاه تولد شد در آن روز از ناست  
 روزگار یاد شاه بخود چیزهای ندیشت که در صحبت تولدش کسی را بدید جز نافه مشک  
 پس آنرا بشکست و اندک اندک تقسیم نمود و گفت چنانکه این مشک خوشبو سید هر  
 پنهان عدل و دادگری وجود و کرم اکبر شام عالم را مضطر خواهد ساخت انشاء الله تعالی  
 در آن حین همایون منما بیکه داشت کس بسیار دزدان و مخش ازین بیکسی پیداست  
 که همایون براسه سواری حمیده هر چند جستجو کرد و گریست نیاورد ناچار از غمده داری  
 که اسپش نمی بود طلبید و برده سوار کرد چون مرکب تکان گرفت و سیه همون دم  
 حمیده را از مرکب فرود آورد پس همایون فرس خود را حواله حمیده کرد و خود پیاده پا  
 شد چندی رفته بود که برشته بار برداری سوار شد و در سنده سه سال بدین بانی  
 و حیران لبه نمود چون از دست مخالفان در انجا هم نیارست به آنجا گشت چهار  
 این غمت اختیار نمود و در آن ایام عسکری از جانب کامران حاکم آنجا بود هنوز  
 در قطع منازل میگوشتید که سواری خبری رسانیده که عسکری بغیر گرفتاری شما  
 می آید و قریب است که مقید سازد این خبر متوجش همایون را سراییمه کرد و چنان  
 فرصت نیافت که اکبر را همراه گشتی پس سیه همونجا ماند و دست پاشناخته  
 حمیده بگریخت و در کسبتان و غیره شده در سلطنت ایران برسد و در آن  
 مقام عسکری بخند و خست آورد چون همایون راه نیافت پس بساوسه  
 مراسم اتحاد اظهار ساخت و اکبر شاه را ظاهراً کمال عاطفت بقند مهار برد و همایون  
 از ظهار سبب شاه صفوی که حکمران ایران بود ملاقی شد و سیه مجدداً است



پیش آمد و اعزاز کرد و چهارده هزار سوار هر یک مع لیس مراد مرزا بامداد همایون همراه کرد و بیان  
 وعده که قندهار گرفته حواله مرزا اندک و کرنی پسر ایشان از سنده عبور کرده قندهار رسید و حراست  
 قلعه نمود و بعد عرصه پنجاه کامران بجز اطاعت چاره ندیده بختش بشتافت همایون  
 اول بمدارات پیش آمدن بعد بقصور رسیده که بایام ماضیه از دوسه سر زد شده بود  
 مقید ساخت قلعه معنه خانه حواله و سلیم ایرانیان کرد و بعد چند روز مراد مرزا فوت  
 شد ایرانیان دست ظلم و تعدی بر رعایا دراز نمودند پس همایون ازین اطوار  
 ناپسندیده شان مکرر شده بقلعه درآمد و بسیار که را از ان ظلم پیشه تیر تیغ ساخت  
 و باقی ماندگان را از قلعه بیرون کرد و آنهمه یاران رفتند و قندهار بقیض و تفرش  
 درآمد بعد از ان آهنگ کابل کرد کامران از رسیدن ایشان روز بفرار از شهر  
 پس کابل مع اکبر شاه بدست آمد از جوش شفقت پدیری بهم درآمد و در بر کشید  
 و سر و شمشیر بپوشید آخر به بدخشان متوجه شد درین ضمن کامران فرصت معینیت  
 شمرده باز بر کابل مع اکبر قبضه گرفت چون همایون از بدخشان مراجعت کرد بر قلعه  
 کابل گوله توپ انداختن گرفت کامران از بی حمیتی اکبر را که نهایت صغرسن بود  
 از تیره بسته بر دیوار قلعه ایستاده کرد مگر آنرا که حافظ حقیقت نگا بداد و دوسه را چگونه  
 ضرر رسد چنانچه اکبر شاه را آسید بالآخر کامران از قلعه بگریخت و تیر  
 گشت مگر لمجاے نیافت و بعد دو سال گردن اطاعت بجنورش نهاد  
 همایون بر حرکاتش خیالے نکرد و بدجولے پیش آمد و بعلو بنه خویش مرزا عسکری  
 رانیز از قید بر باند و همایون مع هر چهار برادر با هم نمک خوردند و سرت  
 سبے اندازد نمودند چون همایون به بدخشان متوجه شد کامران باز دستش  
 یافت بر قلعه کابل حکمران شد چینیکه همایون مراجعت کرد بر قلعه کابل حمله  
 آور گشت و دسے شکست خورده رو بهند و سستان کرد آخر الامر کامران



مقد گشت و بیاداش کرد و پیش سزای مقرر گشت که نشتر و چشمالش برون  
 ذمک بر جرحت افشانند چون نمک بر زخم پاشیدند و بیاو کرد که خدا یا سزای  
 کرد و ریافتیم حال رحمت فرمود آن غم شده بکار منظمه حاضر گشت و همایون در کابل قندهار  
 حکمران گردید اتقی در حین حیات شیر خان هیچ سعی همایون بجای نرسید آخر بعد  
 فوت و در ۵۵ سالگی بزرار و بالهد و نیجاه عمده موقع بدست آمد پس از کابل  
 بدلی متوجه شد و اکبر آباد و دهلی به تخت و نفرت خویش در آورد و بعد از شش ماه از سلم  
 در افتاد و جان بحق تسلیم شد حیف که آنقدر حصه عمرش بطلب هندوستان بکسر شد  
 و وقتی که بروی دست یافت بجه موت سخت گرفت و لطف حکمرانی نبرداشت  
 ازین واقعات واضح میشود که باز موقع حاضر شدن بکنیز نیافت زیرا چه حیرانی و سرگردانی  
 خود شاه حال است فی الواقع بجناب لیل المدسوسه او بی ضرر و دارد  
 و خریان آرد که در مالش نه بود چنان که بوقوع آمد جلال الدین محمد اکبر شاه  
 خاوی و قتی که حکمران شد حاضر آستانه حضرت قطب المدار شد و فرمان  
 بذا که نشسته می آید ارقام فرمود و قتی که اکبر شاه خواست که براسه مصارف  
 حاضر ادگان علاقه و قف کرده شود چون طبایع ایشان راغب باین سونبود  
 لهذا در گرفتن علاقه انکار نمودند ناچار مانده و دام از کمال  
 عقیدت بجناب حضرت شاه مدار قدس سره غلاف مزار شریف  
 و شامیان و در پرد باندز میکرد و نیز تحت و تحائف براسه حاضر ادگان  
 ارسال میداشت





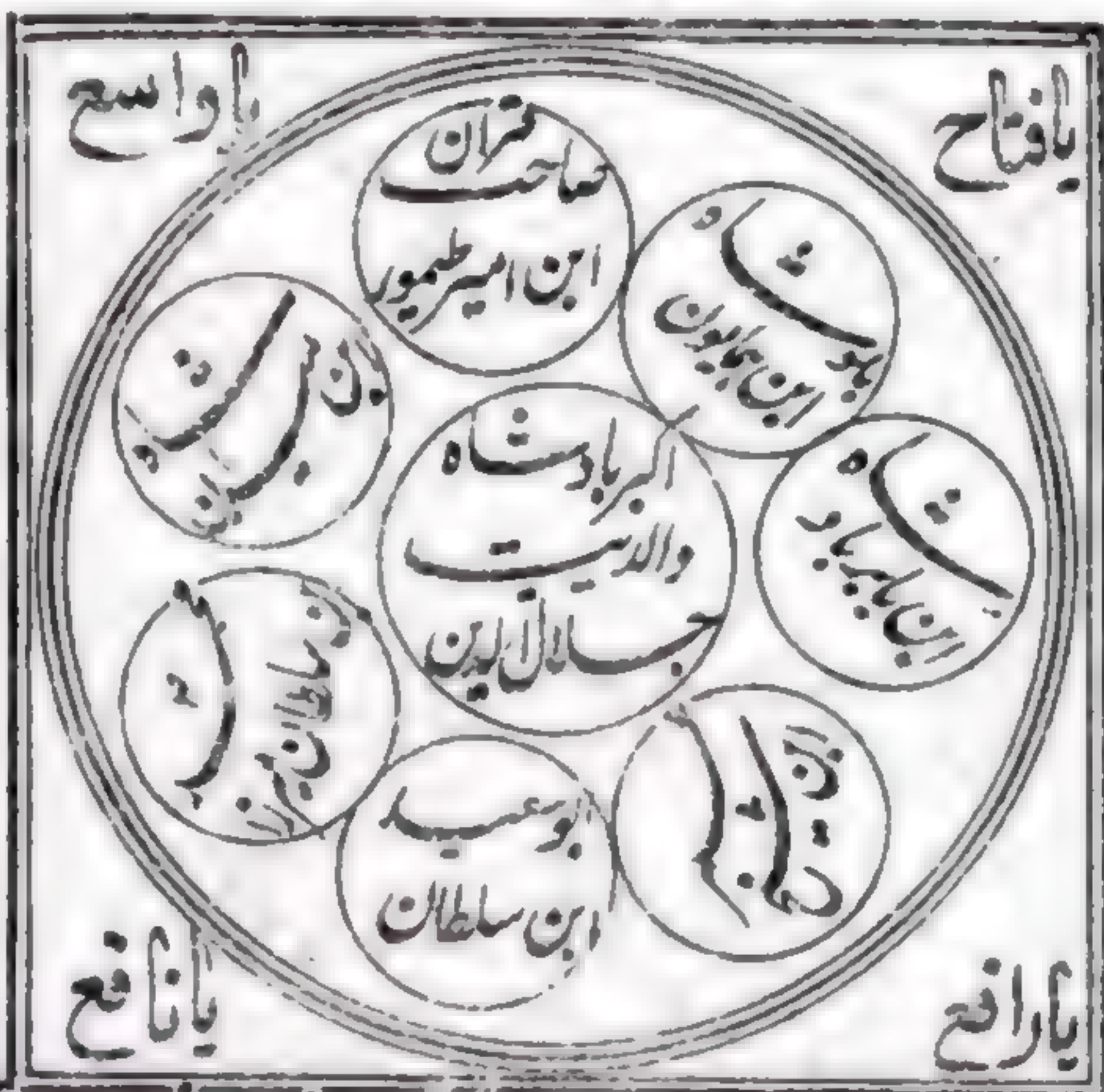
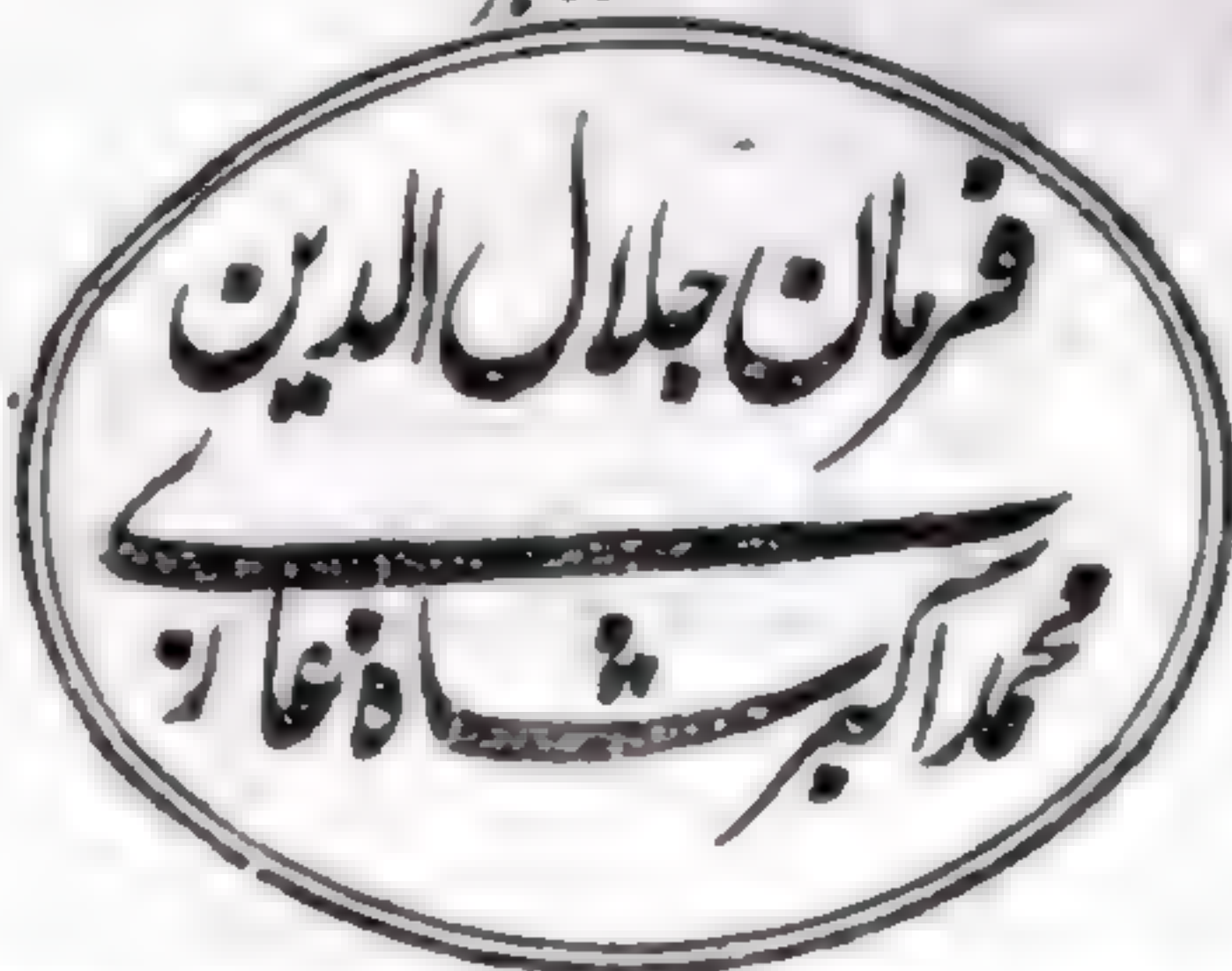
از قرار تبایخ ۲۹ شهر جمادی الثانی ۹۷۹ شرح آنکه چون بموجب سند اسلام شاه  
 و سایر حکام موافقی پانصد سلیمه زمین از برگنه بلجور سرکار تاج از موضع مکن یوز  
 بصیغه مقبوضه و روحیه مدو معاش محمد و ایمان مزار ذالین الاوار حضرت قطب قطاب  
 الکلی حضرت شاهدار مقرر بوده تا غایت در قبض و تصرف ایشان بوده نموده که تمام  
 خود کاشته ایشان است و بشیر آراضی مذکوره و محل قدیم دیگر چیزهای نداشتند  
 آن حکم بودیم آراضی مذکور بنا بر کفاف معاش ایشان از ابتدا به ربح نیچے میل که بدستور  
 سابق در وجه مدو معاش ایشان حسب ضمن مقرر باشد که حاصلات آن را  
 سال بسالی صرف معاش خود نموده بدو دولت ابد الاتصال اشتغال نمایند  
 و باید که جایگزین داران و عاملان وجود و صریان و قانون گویان برگنه مذکور  
 بر توجیب مقرر دانسته آراضی مذکوره را به حضرت ایشان گذارند و مطلقاً در انجام دادن نمایند  
 و بر امور نگرند و بعلت مال مالو جهات و اخراجات و عوارضات چون پیشکش  
 بر شاه و رسمی و خلقه و خا اطمانه و محملات و ده بقی و مختصر نموده و کاوشماره و صد و



وقانون گویے و پیکار و شکار و جمع خرچ جریبانہ و تکرار از راعت خود کاشته  
 ایشان و کل تکالیف و دیوایانے مزاحمت نرسا متدوین کل الامورات معات  
 و مسلم داشته نفیر و تبدیل بدان رادند هند و در استقرار و استمرار آن کوشیده  
 هر سال درین باب فرمان و پروانچہ مجید و طلب نمازند و در عہدہ دانسته خلعت  
 نور زند تخت بر سر فی التاریخ صدر سنہ الیہ

لاؤیر اور ان و فرزند ان حمزہ نفیر المفرود للوسہ	چاند و جماعت ع نفیر المفرود للوسہ	ہمن و جماعت ع نفیر المفرود للوسہ
عبد اللہ و جماعت ع نفیر المفرود للوسہ	چاند و جماعت ع نفیر المفرود للوسہ	احمد و جماعت ع نفیر المفرود للوسہ
عبد اللہ و جماعت ع نفیر المفرود للوسہ	ابو و جماعت ع نفیر المفرود للوسہ	ابو و جماعت ع نفیر المفرود للوسہ
نظام و جماعت ع نفیر المفرود للوسہ	عبد الملک و جماعت ع نفیر المفرود للوسہ	برخوردار و جماعت ع نفیر المفرود للوسہ
حبیب و جماعت ع نفیر المفرود للوسہ	محمد اللہ و جماعت ع نفیر المفرود للوسہ	





در وقت فرمان عالیستان شرف مدد و غرور و یافت که اتقوی شعلین شیخ عبد الرحیم و شیخ دولار  
و جماعه خادمان روئے مسوره شاهنشاہ دستور سابق با مرتجاری و بار و کشتی ولایت انجام قیام و اقدام  
نمایند و دولت شار الیه بزرگ و خلایق پناه حاکم شده و امر بباری انجام اخلاص نمایند و برایشان  
باز گذارند می باید که حسب حکم جهانمطالع رزم الی شمشیر نمود و از قمر زده در نگذارند و درین باب  
قدغن لازم نمیزند تحسیر سستی استایرین ماه مهر الی شمس



بر سال امتداد الممالک العظمیٰ اعتماد الخلافت الکبریٰ رکن السلطنۃ القاهرہ مبارز الدین اعظم خان  
در جوئے سیادت پناہ تعابت دست گاہ نفی خان و بوقت واقعه لکھی رام رای کو لکھی (امستند)  
بتاریخ روز و نیاورہ



فے التاریخ  
از زبان الہی ششم

فے التاریخ  
۱۱ ماہ الہی ششم

امان مطالع  
۱۱ ماہ ابان الہی ششم

شرح یادداشتہ واقع روز صادر بتاریخ ۱۱ ماہ الہی ششم بر سال ملک دار اعظم ان  
و بموقت مستند الحفرت الخاقانی و دست خان و جوئے سیادت پناہ و نفی خان و بوقت  
واقعه نویسی کترین در گاہ رام رای لکھی حکمت کشیخ عبد الرحیم و شیخ دولار و  
جماعہ خادمان روضہ شاہمدار بدستور سابق مابرا بنما قیام داشتہ باشند  
مدولہ مشارالیه در حضور پیدائجا دخل نکند شرح عاشیہ بخدا واقع مولف  
واقعه است



اعلیٰ خلد الدار ملک ابدی<sup>الدع</sup> حکم نیک مانی ولی نعمت بیکم



حکام و جاگیر داران حال و استقبال چو در بیان و قانون گویان وعد  
 برگزیده بلیور سرکار قنوج بداند که چون مشیخت ماب  
 فتح الدین متولی روضه منوره تبرک فطاب الاقطاب حضرت سید بدیع الدین قطب المشرق  
 قدس سره دعاگوی این دو دمان عالی شان موازی پنجاه و پنج بیکه زمین بموجب اسناد  
 حکام از برگزیده مذکور در وجه مدد معاش مشارالیه مقرر است و تقبض و تصرف میدارد و بیاید  
 که چون در مضمون فرمان عالیہ اطلاع یابند از ارضی مذکور را بدستور قدیم تعلق  
 دانسته تغیر و تبدیل بقواعد آن راه ندهند که بقضای غلط  
 متصرف گردیده بدعاگوئے دوام دولت ابدی الاتصال بنندگان حضرت اشتغال  
 نماید و هر سال درین باب فرمان و پروا نیچه مجد و طلب ندارند و جبر کے و طمع و توقع  
 نمی نمایند و چون مومی الیه از قدیم دعاگوی این درگاه است همه ابواب رعایت  
 احوال اولانزم دانسته پیوسته کوشند که آثار شکر گذاری بدرگاه ظهور گرد و دو  
 درین باب قدغن تمام دانسته حسب الحکم عمل نموده بجهت قدیم ریاست  
 خمسہ ریضی التاریخ ۲۰ ماه اردی بهشت ۱۰۲۶ هجری  
 ۵ اربع اول ۱۰۲۶ هجری



السدع  
(حضرت مریم زمانی بیکم چو)

تحقیقا

چون شیخ خان جهان و علی حکیم و غیره فرزندان شیخ فتح الدین متولی  
بدرگاه خلایق پناه رسیده بذریعہ باریافتگان پایه سریر خلافت محیو بن اقدس رسانیدند  
که موازی پنجاه و پنج بیکه زمین بموجب نشان عالیشان من مواضع است پرگنه بلهور  
سرکارشاه آباد قنوج مقر است از انجمله موازی هفت بیکه زمین معانی سابق پرگنه و رقم  
از راه تعدی کشیده گرفته و خل جمع گردانیدند و موازی پنج بیکه زمین از جمله اراضی مذکور نمی غیره  
مقدمان که او انصاف و تصرف خود را آورده اند تا بر آن پروانه حسب الحکم الاثر و  
در دنیا که بنام رفعت و وزارت پناه رای مکنند اس بعد در پوسته که در بنو لا شیخ  
خان جهان سکنه مکنند و بواسطت باریافتگان محفل فیض منزل بعضی مقدس ساینده  
که عاملان سابق آنجا از روی ستم پنجاه و پنج بیکه زمین که بموجب نشان ایشان  
دارد از عفت بر آراضی هفت بیکه نیست و یک رویه بوجه مقرری و غیره ابواب ممنوعه  
مقر ساخته و سوارے آن نمی و غیره مقدمان آنجا پنج بیکه تعدی گرفتند لهذا حکم قضائیم  
زینت کند و ریافت که بحقیقت این مقدمه رسیده بر قصد وقوع و محبت اسناد و  
وحیات اشخاص و قبض و تصرف و صحیح صداقت احقاق حق نماید و رفع ابواب  
ممنوعه گردانند بدین موجب در ارت پناه پنجاه انت رام فلمی نمودند که در صورت  
صدق و انصاف و مستغنیست بر طبق حکم و الامثل آزد و زینتی که مقدمان گرفته باشند  
بود از ثبوت بعضی آنان بر آورده متعلق مستغنیست گردانند تا رافع بحق خود رسیده  
مکر استغاثه نکند و حاجه انت رام باین خادم شرح شریف محمد باشند که سند و کتابت













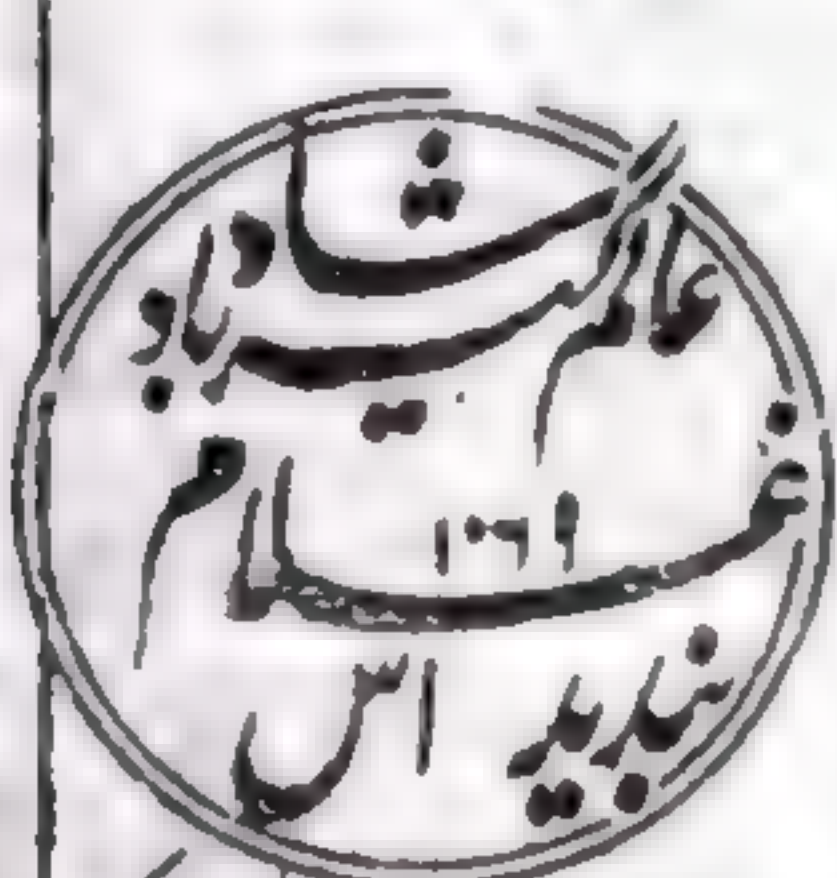


دو داشت واقعه بتاریخ روز شنبه یازدهم شهر رجب المرجب سه جلوس  
 میمنت مانوس موافق ۱۰۳۰ هجری مطابق ۱۷ ماه اسفند از مرآتیه بر ساله صدارت  
 و فضیلت پناه شرافت و نجابت و دستگاه سزاوار عنایت بادشاهیه قابل  
 محرم شاهنشاهی صرار رفیع القدر عابد خان و لعب واقعه نویسی کمترین بندگان  
 درگاه خلائق پناه محمد علی الحسن قلمی میگرد و کی چون بوضو شرف اقدس علی رسید که صلاح  
 آثار شیخ خواجه جمال و غیره محامدان روحیه متبرکه که قطب الاقطاب الکبار  
 مستحق و جمیع کثیر با خود و وابسته دارند و حسب کفایت و به عیشت مقررند از اندک  
 جهات منطلق آفتاب شعاع لازم الانقیاد واجب از تبع شرف نفاذ یافت که مواز  
 یک صد بیکه زمین افتاده لایق زراعت خارج جمع از برگه دیویمه سرکار شاه آباد قنوج  
 بمنافعات صوبه اکبر آباد در وجه مدد معاش مشارکیم محرمت فرمودیم و اگر در محله دیگری  
 داشته باشند امر اعتبار کنند واقعه بتاریخ ۲۹ شهر جمادی الثانی سه  
 جلوس بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد شرح بخط صدارت و فضیلت  
 پناه شرافت و نجابت و دستگاه سزاوار عنایت بادشاهیه قابل محرم شاهنشاهی  
 صرار رفیع القدر عابد خان آنکه داخل واقعه بیمار شرح بخط وزارت پناه  
 کفایت دستگاه را الصاد آنکه داخل واقعه بیمار شرح  
 حاشیه بخط واقعه نویس مطابق و افرست شرح بخط شایسته اضافت  
 مراسم و تفقدات سزاوار صنوف عواطف و تلطفات راجبه  
 رگه ها آنکه بعضی مکرر رسانند شرح بخط سیادت پناه رفعت و ماله  
 و دستگاه اشرف خان آن که خیمه شهر شعبان المعظم سه جلوس  
 مبارک از بغرن مقدس رسید شرح بخط وزارت پناه کفایت  
 دستگاه شایسته اضافت مراسم و تفقدات سزاوار صنوف عواطف



تلفات راجه رکھنا نمہ آن کے ازربیع تو سقائل مندرمان علی شان  
قلعے کا رب ۲۔ مابیکہ زمین افتادہ

سید عالم کیم  
مفتی  
مفتی محمد



۱۰۶۹  
شاہ  
عالم کیم  
نہید اس



۱۰۶۹  
شاہ  
عالم کیم  
نہید اس



۱۰۶۹  
شاہ  
عالم کیم  
نہید اس

صدارت و فضیلت پناہ شرافت و نجابت و سنگاہ  
بابر صدر رفیع القدر عابد خان و نوبت واقعہ نویسن محمد علی

بتاریخ ۱۵۔ رمضان ۱۰۶۳ جلوس مبارک  
موافق ۱۰۶۳ شمسی بحری مطابق ۵ ماہ اردی بہشت  
الہی نقل ۲۲ شہر شعبان المعظم ۱۰۶۳

بتاریخ ۲۲ رمضان ۱۰۶۳ جلوس و النقل بہت  
و یولان الصدارت موعز الدین سید

۱۰۶۳  
شاہ  
عالم کیم  
نہید اس







گماشتہائی جاگیر داران و کرد و زبان و جمہور سکنہ پر گنہ بلہور کار شاہ آباد قنوج سفاف مستحق الحاق تہ اسے آباد را اعلا م آن کہ۔  
حسب الحکم جہا منطاع آفتاب شعلہ گردون ارتقا ع منصب تولیت رونہ ۴ واقع قصبہ مکن پور غلہ پر گن

مسطور الفرس شاہ علی بسید غریب الدود لاسید سعید الدود مقدر و مقروض گشت کہ کیا عینے بلو از م منصب مذکور قریب م نمودہ و قبیحتہ زنی قاتی  
سرم و احتیاط مسیہ سرمے نگذازد و عملہ و فعلہ آنجا را از حسن سلوک خود اخنی و شاکر نگاہ دار و باید کہ بر طبق حکم فیض شیم  
عمل نمودہ ہر شاہ را الیہ راستو لے آنجا و المست دست قصدے موسیٰ الیہ در امور متعلقہ الحد مست مستقر و دانند و دیگرے را

سیم و شیر یکس او ندانند طریق عملہ و فعلہ آنجا آنکہ از سخن صلاح و صواب دید و بیرون نروند خد مہ آنجا بوجوب قصدین حلفی بہر  
او وجہ پیشرفت متصرف شوند و دین باب قدغن دانستہ حسب المسطور لعل آرزو بتاریخ بست و ختم ہر ربع الثانی سلسلہ جلوس

والا قلے شلاصم بتاریخ بست و کشف قسم ربع الثانی سلسلہ جلوس والا

بتاریخ بست و ختم ربع الثانی سلسلہ جلوس والا نقل آؤنق و یوان الصد ارت العالمیہ رسید

داخل سلسلہ ہر حصہ راست ام نقل آؤنق و ختم ہر کل رسید

و نقل سے معہ اوج مشا را الہ موافق نہر سست سست کہ





مقصود بیان و مقامات حال و استقبال برگزیده پور سرکار شاه آباد قنوج مضاف صوبه قنوج  
 اکبر آبادیدانند  
 بوضوح پوست که زمین انعامی درگاه و موضع پیریه و نسبت  
 من اعمال برگزیده مذکور بموجب اسناد حکام پیشین از قدیم الایام در وجه خرج روشنای  
 روضه منوره مقدسه مقرر است در بنوانیز مقرر و بحال داشته شد میاید که زمین موضع مذکور  
 بدستور سابق مطابق معمول حسب الشمن در لغت خادمان درگاه و گذشته بوجه من اوجه  
 متعمر من و مزاج نشوند و بهر سال سند مجید و تظلمند که حاصلات آنرا فصل الفصل سال  
 صرف چرخ و خرج مایحتاج روضه منوره نموده شب و روز بدعای از و ادعیه دولت  
 ابد مدت مشغول باشند زیاده درین باب تاکید دانند تاریخ پنجم شهر رمضان المبارک

۲۶

۱۱۶۹ هجری

بست و یکم شهر ربیع الثانی  
 نقل بدفتر حضور

۱۱۶۹ هجری

بست و یکم شهر ربیع الثانی  
 نقل بدفتر و ایوان



بسم الله الرحمن الرحيم (محمد ابوالفتح باغی و محمد نعمت الله خادمان درگاه مکنیور معلوم نمایند)  
 چون مبلغ یکصد و بیست و چهار روپیه و دو نیم آنه شش پائی مسکه کله دار سالانه بابت سایر مکنیور بنام گنما  
 حبس خراجات درگاه سید بدیع الدین شاه ملا حضور صاحبان عالی شان پور و گمشدگی تلخ چهارم  
 ماه جولای ۱۸۰۹ منظر گردیده است لذا بآن سند داده میشود که مبلغ موقوفه تاجین حیات خود با  
 لشکر طرودن خادم درگاه نصف در فل خریف و نصف در فل ربع از خزانه سرکار خواهند یافت  
 و از آنجا که بعد فوت آنها هر خادم درگاه خواهند بود و استحقاق یافتن سالیانه خواهند شد امر موقوفه  
 ماه نومبر ۱۸۰۹ مطابق ششم آبان ۱۲۱۷ فصلی -

بسم الله الرحمن الرحيم، محمد كريم الدين مصلی و امام بخش خادمان درگاه نكپور معلوم نمایند)  
چون مبلغ يكصد سبت چهار رويہ و نيم آن پنج پائی سكه كذا رسالیا نه بابت سائر نكپور بنام آنها  
جهت اخراجات درگاه سيد بلع الدين شاه هما را ز حضور صاحبان عاليشان پور و كمشنر تيارخ چهارم  
ماه جولای ۱۰۹۰ عيسوی منظور گرديده است لهذا بان مشدود او ميشود كه مبلغ مرقوم تا حين حيات  
خود با بشرط بون خام درگاه نصف فصل خريف و نصف فصل ربيع از خزانه سر كار خواهند داشت  
و از آنجا كه بعد فوت آنها هر كه خادم درگاه خواهد بود و تحت يا فتن رسالیا نه خواهد شد فقط - تحريفي  
است بهفتم ماه نومبر ۱۰۹۰ عيسوی مطابق ششم ماه اكن ۱۲۱۰ هـ - فصلی - تمت

فصل پنجم در تکمیل دستورالعمل خانانقاہ و توضیح فیاض خانانقاہ شریف و احوال و قصبہ پیر و فیاض خانانقاہ

محققان و کشف سید بیج الدین قطب قطب المذاهب و سوادات جعفریان  
زادگان و مضافات حلب است بایمانی سرور عالم صلعم تبقریب هدایت در هند تشریف آورده اند



و ما مور باقر تعالی گشتند با وجود چنین طول عمر شریف مقامی برای خویش مقرر نداشتند ایشان  
سیر همه روی زمین کرده اند جاییکه قیام و رزیده عقیده مند آن مکان چله بطور آبادگار ساختند  
یا سیر زمینیکه نشان کفت پای تو بود رساله سجده صاحب نظران خواهد بود و نموده حجره بنا کرده  
اند چنانکه هنوز ملنگان بیدار است معرفت و همگان دریانی وحدت سکونتی اختیار نمی کنند و به نیست  
شیخ غل نموده بمصدق سیرانی لاریض عمر عزیر سیر می نمایند و عند الاستفسار مقرر خویش مکن پور  
اطهار میکنند با الاخر صلیکه حضرت در مکن پور رخت اقامت انداختند از رفقا محال طلب شده اند  
فرمودند که منشی و مدفن خویشی بمن باشد نسبت پس از آن زمانه طرح آبادی مکن پور افتاد  
اسم تاریخ دی (خیر آباد است) چند نبوت سلطان ابراهیم شرقی جوهری که یکی از مردانش  
بود حاضر آستانه گردید و خواست که معافی علاقه کند مگر از صاحبزادگان که منطونند داشت  
و بر آراست که حالا از مکن پور نامی و نشانی برای نام باقیست رقبه دی (۵۶۵) بیکه است  
متصور فرمودند و وقتاً فوقتاً بادشاهان نامدار آنچه که موضوعات نند درگاه مدرسه و لنگر خانه  
و برای مدد معاش صاحبزادگان وقف فرموده و اسناد و فرائین ارقام کرده با وجود تلف  
شدن بعضی از آن نزد اعزام موجود است الا که رانتهای نمیدهند و در حفاظت کوشند  
و قهر طاعتها بیکه نزوم بود چند نقوش درج رساله نذاست باقی دستیاب نداشت پس وقتیکه  
زمانه و مصالح قریب رسید برای جلوس آستانه حکم داد و خلفا و اولادها را و صاحبزاده  
صاحبزادگان غنی حضرت خواجہ از غون و حضرت خواجہ منصور قدس سرار بهار اجات نشین خویش  
ساختند و از خلفا و خویش نذر گذارند و فرمودند که بعد من بجای من ایشان و اولاد ایشان  
تصور نمایند و نیز همین قاعده با هم نسل بعد نسل جاری خواهد ماند ان شاء الله تعالی چنانچه  
الی الان عزل و نصب رجال الله یعنی فقره هر چهار گروه مداریه با اختیار اولاد هر چه  
خواجگان است هر که ناقابل باشد یا اگر انی و رز و سازند خویش معزول کرده شود  
و جانشینی شیخ را شاید هنوز بموجب قواعد منطبقه قدیمه عمل در آمد میشود اگر احیاناً کسی



خلافت و سوز آن محل آرد موجب نفیر گردد و یک دستور العمل و را اولاد هر سه خواجگان  
 و نیز معارف خانقاه محدود است یعنی آمدنی خانقاه و مواضع و آمدنی سایر که بر آن  
 خانقاه عطیه میر کار دیگر زیاده است بعد وضع عمره درگاه شریف کعبه مسافری برای  
 خواجگان بدین تفصیل قسمت میشود یعنی در اولاد ایشان و قریب که پس از تولد میشود نصف حصه و نیکه  
 نقدش گردد تا حیات خود مسلم حصه باید و بقضای الهی هر که فوت شود زوجه اش تا حیات  
 همیشگی گیرد و در روزی حضرت قدس سره در باب سجاده نشینی ارشاد فرمودند: ولادت  
 بر دو نوع است یکی صلیبی و دیگر ارشادی صلیبی از نادر و پدر تعلق دارد و ارشادی پیرو مرشد  
 جانشینی آنکس را زید که مقدم شیخ باشد منتشر حضرت این بود که صاحبزادگان از اولاد برادر  
 بودند محض از خاندان عالی بود و بوجه خاص اختصاص یافتند و حصه از لی بود که نصیب شد  
 غالباً بهر لیاقت قرب و اختصاص محبت و خلافت و حصول نعمت بود بهین جهت جانشینی  
 در اولاد هر سه خواجگان منتقل میشود و از جانشینی مراد حصول فقر و نیاز است نه از ملک و معاش  
 سر و کاری دارد چون در زمان سبق تعلقی و اسبابی نبود ضرورت ناظم برای پیش نه قناده و قریب  
 تعلقی افزوده و بر آن نظامش یعنی خانقاه و خلافت و غیره از جانب ایشان تخصیص منتظم و منظم بود  
 بلیقب متولی مقرر میگشت اما آن عمره و بلیقب مقرر میزدل کردند ایشان بهر سه زوجه  
 بمسکن این که از آنجا سیر و مانند و بلیقب مقرر میزدل کردند ایشان از هر خاندان یعنی  
 از آن جماعت هر یکی از علم و دی شورش و متمدن قین و این نامزد می شدند و کار منصبی خویش  
 بحسن انتظام با نمانت و دیانت انجام میدادند و تخصیص صلیبی بکلیه مقدمند استند  
 بل از آنجا که هر که قابلیت داشت باشد با وی تفویض میکردند و آنی حضرات صاحبزادگان  
 اوقات عزیز را بفرایغ فاطری و طمانت طلب علم شریعت و طریقت بسر میبردند و بعد  
 فراغ و حصول اجازت و خلافت شیخ اکثر سلسله بیعت ناقد می داشتند پس با قانده  
 چون قانده بر سر قریب صورت نیز نیست که هر کس از وی نفی برگیرد سزاوارند خدای



به تساهل و تفاهل با کراه بطور کلی مل و درآمد میشد بدین جهت مهمات خانقاه خراب میا و دشواریها  
که میگذاشت و واقعات نادیده می و ناشنیده می که پیش آمد سو بهان بر حتم نشسته خستگی و درش پیش  
چه نگارم و چه قلم سپارم ازین گفت که بر جان زار دارم در سخت سوز و گدازم که کس مینماید و بیاید  
خاطر خسته نم و لکه چنین غم و الم میا و بهیات بهیات خانقاه و تعلقات خانقاه ازنی سر و سامان  
سامانی ندارد که ضروریات خود رفع کند یارش و عکسارش کجا که بجا بش کلمه خیر گوید و بگذرد  
کند ای این قبه نورانی که سراسر نور است تا قام قیامت قائم ماند و غیرت احدیت از دست  
ظالمان و نظر حاسدان مامون و معصون دارد حال هم با وجود بی سو سبایی در ایام عرس میل  
بسنت هزار بابها مبلغ جمع میشود مگر خانقاه و تعلقات خانقاه و بحبت بطمی ناظران خانقاه  
همه ابرو و بر باد گشته و بر عسرت چنین خانقاه غایب حسرت و حیرت فرازیدای وای جاروبی  
نیست که جاروب کشی گردد و زخمی نیست که فستیک روشن شود همان حضرت اگر سو آب بیا بد  
کس نیست که همان نوازی کند اطفالان صاحبزادگان که بگذرند بهالت برای و در تنجیدانی  
میروند مستحق نیست که بر حال تبادشان نمی خورد حرفه پرسد یا خبر گیری معلم خود را می بکند  
ازین آه بکا و تن سیاه ساختم و سوز که از قلبه اظهار کردم و وقت غم زار را انگان نمودم  
افاده آن جز طویل تقریر و واقعات ناگزیر جز اظهار سوز و گداز قلبه عاقبت کار نه بینم و بر سر  
قطاس گنجای هم نه بینم که تباہ کنم آری اگر سر کار را بگریه باد و ریاضت خانقاه محترم که تمام  
روی زمین نامور است و چنین بیاری و بیایگی و در ماندگی نظری ننگد و بقانون ذمه مل  
خانقاه توجه فرماید از نصفت و عدالتش چه بعید باشد یقین است که از پابندی قانون بذاک  
فر و گذاشت کرده اند و در تر کجالت اصلی خواهند آمد و خانقاه هم از دست نا عاقبت اندیش  
رسنه مفرح الحال خواهد شد اگر خدا نخواسته خدایه زمانه بدین و طیر و گذشت از ان یادگار ان  
بیشین نامی و نشانی نخواهد ماند از حق قانونیکه کمبند کردن مستعد و فقیر است بغرض بزرگی  
رمواد و اوجگان فقره او این و دمان غم مضطرب قدیمه خانقاه بیگار و و استخوان غایب بکلان



تفصیل کا مضمون ہر کس کا راز خانقاہ والا جاہ حضرت شاہد ارفا حجتہ اللہ علیہ

فرض منصبی مہتممان متعلقہ خدمت و رگاہ والا حیاہ

۱) بر مضمون رومی باید که بلا نافع قبل نماز فبر حاضر آستانه حضرت شده و فاتحه خوانده بشیند چون طلوع  
آفتاب شود در چهار جانب خطه کند که باز و گشتی نماید بعد از آن صفائی گرد و خاتمه شریف و تقضائش  
و یا بهار به بیند حاضری ملازمان خالقاه بگیرد جایکه ضرورت صفائی باشد صاف کنند  
و جایکه خاکروب کاری کنند تا کیدی شود که بحال مستعدی صفائی نماید - و در عمارت خاتمه  
جایکه مرمت طلب باشد از آن معمار حکم کنند که کار تعمیرات با و تفویض است - و در وقت  
خود ملاحظه کند بقیه وقت در حاضری آستانه گذارند و باز بوقت سه بهر باز و بیتی ملاحظه  
کنند تا صفائی قابل طمیان باشد -

نواب خلیفہ  
محمد شریف علی خان

منازل  
فانقلا

7

100

709)



قبل از یک و بیار به کنندگان را آموهند و از آن  
 (۷) و در هر سال خدمت غسل حزار شریف که مرتبه میشود کمال سعادی در اتمامش کوشیده پیش و کمالی است  
 (۸) از یک جمادی الاول آغاز عرس حضرت قلی میرا میشود و بعد طلوع مهر در شیرینی آمدن فاقه خوانند و وزن  
 (۹) بر اولاد خواجگان علی السویه تقسیم نمایند یعنی مادرای عقد شدگان و بیوگان هر کرا یک حلقه باشد  
 نصف حقه حسب معمول بدهند - هر کرا این حقه نیا به حصه میله بسنت داده نخواهد شد یعنی قبل عرس هر که  
 فوت شود حصه اش قطع گردد -

(۱۰) فاقه شریف تا هفت تاریخ جمادی الاول از قلعی محلا ساخته شود قبل مغرب از خدمت فاقه در  
 و شمس از فاقه شروع و شمس از آداب معینه سر و نگذارند -

(۱۱) بعد از کمال یک مرتبه فاقه از قلعی سپید نمایند -

(۱۲) در ایام عرس مادران که زمره مشایخ یا فقر حاضر شوند خبر گیری خورد و نوش وی کنند -

(۱۳) بتاریخ هفتم جمادی الاول یعنی روز قبل در راستگی فاقه کوشند قل خوانان او و اخط و کتاب  
 خوانان را ضروری شایسته سازند و بوقت قل شیرینی تقسیم نمایند کسی از زوار محروم نکند -

(۱۴) طلباء و مشایخ را اگر ضروری پیش آید حسب موقع اندو کرده شوند - و رسیدن و سپاسیده در فقر و ازند -

(۱۵) در حفاظت توشه خانه کوشند و غلامیه بوسیده باشند و در وقت حاجت و اگر ضرورت باشد چای و غذا بدهند -

(۱۶) در محافظت در میخانه سعی بلیغ ملحوظ دارند و کسی را اجازت نباشد که بیرون میخانه نکند بجز برود -

(۱۷) در میخانه نشان مای مرتبه غیر متعلقه درگاه کمال محافظت اند و اگر ضرورتی باشد جدیدتیار کنند -

(۱۸) از زمره مریدین معتقدین زوایه که حاضر استانه شود کمال خوش خلقی ملایمی شوند و کسی از سالکان یا به  
 طلبی نماید که باعث کلفت خاطرش باشد -

(۱۹) کسی را از اولاد خواجگان راه دانی نکند و نیا به چالپویی بکار نیاورد که از وضع فقر ابعید است -

کار منصبی حتمان متعلقه عرس شریف میله بسنت



(۱) قبل عرس شریف و میلہ سببت از حکام وقت تبرک پیش کرد و ملاقی شوند بعد از اطمینان حال متعلقه  
میلہ کرد و وقتاً فوقتاً از اہلکاران سرکار امداد سے گیرند و از دوکانداران و سوداگران ببری پیش کنند  
و نگرانی و دلالتان ملحوظ خاطر دارند تا خریدار از افریجا بدہند و بفروشدگان اشیاء توجہ خاص مبذول  
دارند۔ تا شہادتہ نشود۔

(۲) کاغذات محران ناکہ را روزمرہ ملاحظہ کنند تا از اید از رخنامہ گیرند و جہاں سوداگران محصول  
دیگر حیوانات نہ ستانند و از مسافران مزاحمتی نکند۔

(۳) از زواران و خریداران مویشی وغیرہ ہر جائیکہ فروش باشند ہیچ کس محصولی نگیرند و آزاری ندہند  
از گیادی از حیالہ گری گرفتہ باشد سرخی رسانیدہ حوالہ پولیس سازند۔

(۴) وقتیکہ میلہ با ختم نام رسد رآمدنی سایر بازار بعد وضع عرفہ میلہ و خزانہ فائقہ جمع کنند  
و از ان رقم مرمت چاہا و مساجد میلہ و شاہراہہای میلہ و نصب اشجار وغیرہ کنند تا قیام رقم و ر  
رقمی حساب اندا و بکار برند۔

(۵) نگرانی ملازمان جدید آن گردا و خوند کرد کہ بروایت واری شان مہمان اعمال و کلی دارند۔

(۶) مہمان را باید کہ عرس مہرہ خواجگان بکمال مہمان با انجام رسانند و فرو گذاشت نفرمایند۔

### کار متعلقہ مہمان متعلقہ علاقہ درگاہ شریف

(۱) نگرانی کاغذات ملازمان علاقہ نمایند و بعد ادای لگان سرکاری زمینہ آن بترقی جائداد مرمت  
خواہ شد۔ و جائداد موقوفہ خلاص نمود آید و جائدادیکہ غصب کسی تبصرہ خودا درود از وی گرفتہ شود۔

### کار متعلقہ مہمان یعنی نگرانی مدرسہ خانقاہ شریف

(۱) نگرانی خوراک پوشاک و استفسار صحت و عافیت طلبہ و کارگزاری متعلقہ تعلیم شان کردہ  
باشند و ضروریات مادی متباد از مدد بخوبی ہم کنند۔



## کار متعلقه حتمان متعلقه مرست تعمیر عمارات خانقاه

(۱) نگه داری کار عماران و مرقدوران و همیسانی ضروریات شیائعات طم و نظارت و تسهیل و تعافان کار بنزد  
(۲) دوکانی قائم کنند که در وی شیاء ضروری هر کار او کار باشد بجاییت دستیاب گردد و بجای فلتش  
کوشند تا در اندک مدت تعلی بر پرواز انتفاعش و دوکان ترقی گیرد.

## کار منصبی حتمان متعلقه فقر امر هر چهار گروه مداریه

(۱) محافظت اراضی بانی معانی و لگانی متعلقه خانقاه کنند و تعداد رقبه و آمدنی و در حیطه و فتر و درج  
سازند و آنکه بنام فقر باشد آنهم مع سکونت نگارند.

(۲) از طرز معاشرت و ساده نشینان خبردار باشند در صورت عدم حاضری ایام عرس باز پرس  
کرده شود اگر غذری معقول باشد و گذر فرمایند و اگر از او شان کسی بی طریق گردد معقول کرده  
بجایش دیگر لایق شخص بفرستند.

(۳) هر سرگروه برای تربیت نزد خود اطفالی که داشته باشند اول در مدرسه مداریه بفرستند و تا تکمیل  
تعلیم علم معینه با ختام رسد از مکتب و فرستاده شوند پس شیخ آنرا تعلیم علم معرفت کرده و جانشین خود  
تجویز نماید بعد وفات آن شیخ بمنظوری صاحبزادگان حسب معمول معونه سند مقرر کرده خواهد شد  
(۴) از رزچنده مدرسه فقر مداریه کمال مستعدی از فقر اصول کرده شود و رقم جهانه هم که ایشان  
با هم میگیرند تمام کمال و در مدرسه ارسال گردد.

(۵) و قتی که از ایشان زیب و ساده شیخ شود حسب لیاقت نزد (مدرسه فقر مداریه) داخل کنند  
از هر ساده نشین و سرگروه بابت اعانت مدرسه مداریه تا کید رود که از مریدین و متقین خویش  
تحرک کنند و یک حیطه و صولیانی از رزچنده هر کس نزد خود دارد و مشتی البصر روانه کند و خود هم شریک  
چند شوند.



(۶) هر ساد نشین را باید که خیریت خود مع جدید امور ما بهانه بصدد بنویسد و دستور تغافل تخص کنند

کار منصبی متمان متعلقه نگارنی حالات فقر و مداریه بیات حکیه دار

(۱) سرگروه مدایه از حلقه خویش خبردار باشند و فقر و بیات را ارکان نماز و روزه و کل خوانی و مسائل طلال و دمام و غیره بتاکید آموزانند و نه بجای وی دیگر لائق کس برگردانند و از ایشان چیده و زرجانه که با هم میگیرند سرگروه و وصول کرده و در آن مدسه داخل کنند.

پیمانه مستم و مجبوری تھو کدار

(۱) مستم خوانده باشد و بکار متعلقه هوشیار بود و منها و ن نبود و بسوویت و بیدار مغزی و متدین و کارگذاری کند. مجبر هم چنین صفت متصف هواخواه قوم باشد.

(۲) برود جمیع کار اجماع این جماعت میشود. و متمان و مجبران در بهر امری مشورتی به قضا هیت قومی و معاملات اشطامی متفق الرای شده میکنند. از پانصد جلسه کثرت رای هر یک از جوید تساهل نه و در دود

تنبیه

(۱) در صورت عدم توحی و غفلت و خیانت متمان را اصحاب و اول برادری مجاز مغفول کردن اند و از عدالت بکافالتش سر خواهد یافت. و بعد موقوفی اطلاعی بحاکم برگشته و ضلع را برسانند و نیز در صورت قابلیت لائق قائم مقام پیش کنند اگر اصحاب جلسه و متخبان پسند نمایند بهتر و در نماز برای خود و دیگر لائق کس مقرر خواهند کرد مگر بهر متهم را ضمانت با قاعده دخل کردن خواهد شد.

(۲) از اصحاب جلسه که متخبان برادری و متمان بوجه عذر قوی موقوف کردن خواهند میبایست کرد و اطلاعی موقوفی وی حاکم برگشته و ضلع را خواهند رسانید.

(۳) از متخبان برادری هرگز خلاف دستور عمل روشی اختیار کنند از باب جلسه و متمان و دیگر



بجای شخص مقرر کنند.

## تغذیه برای قوم

۱) خواجگان را پابند شریعت بودن فترت است و در صورت آزادی و خودرانی همسران و مهمان و منتخبان برادری نسبی مناسب خواهند داد خواه ذکر یا بشود خواه اثبات -  
 ۲) دختران ایشان را تا یکدک تعلیم ضروری مسائل و قرآن مجید خواهد شد تا از دین خود بی نصیب نباشند و در کسای خانگی مثل دوختن و طعام پختن و غیره بی بکار برند تا بی بهره نمانند -  
 ۳) جمله اولاد نرینه بعد تکمیل علم ضروری همتان و منتخبان برادری انتخاب کرده و میلان طبع هر یک اندازه کرده تفویض خواهند کرد و هرگز از صلاح و تقوی یا بند تعلیم علم طریقت خاندان عالیه را از آن شیخ که قبول فرماید جوع خواهند کرد و بعد حصول تعلیم علم طریقت اجازت و خلافت شیخ حاصل نموده مجاز نمانند کردن سلسله خواهند شد -

## حلقه ذکر

۱) مشایخ پاکبازان دودمان حلقه خواهند کرد و مریدین خویش را تعلیم ذکر و کار و فیض خواهند فرمود و هر که از مریدان آنحضرات اجازت بیعت حاصل خواهد کرد و برادر برای فیض نسلی خلق السالکین گردانند -

## تربیت یتیمان زمره حصه داران در گاه

۱) یتیمان این قوم هر قدر که موجود خواهند شد کفالت مصارف خوراک پوشاک و تعلیم علم شان از خانقاه شریف خواهد شد تا وقتیکه از تعلیم فارغ نشوند و از مدارس سند علم ضروری حاصل نمایند -  
 ۲) کاری تفویض خواهد شد بعد تکمیل و اجازت مدرسه همسران و همتان و منتخبان مأمور بکار خواهند کرد -



## کفالت بیوگان معذورین

۱) معذور بیوگان که از غریبه‌اش کسی کفالتی کردن نتواند کفیل شان خانقاه خواهد شد.

## کفالت بیوگان جوان

۱) حتی الامکان همسران و مهمان و اهل برادری بیوگان را آماده عقد ثانی ساخته کلیح کنند.  
و در صورت عذر شرعی در گذر کنند مگر کارهای فوری و کفالتی که به مقتضای اوقات بسوزانند طرز معاشرت  
خلایف شرع نباشد و این صورت کفیل مصادف خانقاه خواهد شد.

## کفالت ضعیف العمر مردمان معذورین

۱) معذورین مرد خواه جوان خواه پیر باشد بشرطیکه کسی از اعز امدادی نکند کفالت خوراک و  
پوشاک بعد مردن بجهیز و کفین و ایصال ثواب خانقاه خواهد کرد.

## حرم شماری ایشان

۱) حال حرم شماری ایشان معذور و اناث قریب بیکتر اگر خسودر انتظامی کرده آید اندنی  
کافی و وافی است بل در خزانه خانقاه پس انداز خواهد ماند بحسب بد نظمی خیر و برکت  
بمنظر نیاید. مگر انتظام خیر حاکم وقت بد بگوید نیاید زیرا که اکثر جائیداد غصباً تحت تصرف  
عامه میان درآمده است چگونه دستیاب خواهد شد. امید قویست که حق تبارک و تعالی  
قلوب ایشان بجمع باین حسنت خواهد کرد.

تمام شد